e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
# اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 111 Monday , January 20 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۱۱۱) لکھنؤ، بروز پیر ۲۰-جنوری ۲۰۲۵ء، مطابق ۱۹/رجب المرجب ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

## سال 2047 تک بھارت کو ترقی یافتہ ملک بنائیں گے: راجناتھ

جونپور۔وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے اتوار کو کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں آج ہندوستان سب سے بڑی ڈیجیٹل معیشت بن چکا ہے۔شہر سے گاؤں تک سب سے زیادہ 5جی یوجرس ہیں۔ہم 2047 تک ہندوستان کو ترقی یافتہ ملک بنائیں گے۔وزیر دفاع راجناتھ سے اتوار کو اترپردیش کے ضلع جونپور کے نظام الدین پور گاؤں میں بی جے پی کے سینئر لیڈر جگت نارائن دوبے کی رہائش پر منعقد تقریب میں شرکت کرنے کے بعد میڈیا نمائندوں سے بات کررہے تھے۔انہوں نے کہا کہ آج ہندوستان کچھ بولتا ہے تو ساری دنیا کان کھول کر سنتی ہے کہ ہندوستان بول کیا رہا ہے۔آرمی سے جڑے آلات ہندوستان کی سرزمین پر بن رہے ہیں اور دوسرے ممالک کو بھی ایکسپورٹ کررہے ہیں۔ملک میں 1.30 لاکھ اسٹارٹ اپ کام کررہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ آج ملک کے نوجوانوں کو ہندوستان کی تاریخ پڑھنی چاہئے۔ہمارے تاریخ میں ہر شعبے میں ہندوستان کی حصولیابی ہے۔

## آٹو ڈرائیور کی بیٹی ایم پی پی ایس سی کا امتحان پاس کرکے بنی ڈپٹی کلکٹر

نئی دہلی۔ایم پی پبلک سروس کمیشن (ایم پی پی ایس سی) امتحان 2022 کا حتمی نتیجہ آگیا ہے۔آٹو ڈرائیور کی بیٹی عائشہ انصاری نے اہل خانہ کے ساتھ ساتھ ریوا کا وقار بڑھایا ہے۔اس امتحان میں عائشہ انصاری کو ڈپٹی کلکٹر کے عہدے کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔نتائج کے بعد عائشہ کے گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، رشتہ داروں سے لے کر آس پڑوس کے لوگوں نے بھی عائشہ کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد دی۔عائشہ کے اہل خانہ خصوصاً ان کے والدین نے بیٹی کی اس کامیابی پر کافی خوشی کا اظہار کیا۔عائشہ کے والد نے اس موقع سے کہا کہ "وہ ہر وقت پڑھتی رہتی تھی اس لیے ہم نے اسے کبھی روکا ٹوکا نہیں۔ہم نے اس کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ جتنا چاہے پڑھے۔اس نے واقعی میں بہت محنت کی۔"عائشہ کے والد نے مزید کہا کہ "محلہ کے ہی ایک اسکول میں عائشہ کی پڑھائی کی شروعات ہوئی۔محنت ہماری نہیں اس کی تھی، ہم نے کچھ نہیں کیا۔

# مہاکمبھ میلہ میں زبردست آتشزدگی، کئی کیمپ جل کر خاکستر

## گیتا پریس کے 180 کاٹیج جل گئے، لوگ اپنے پیاروں کا حال جاننے کے لیے ادھر ادھر بھٹکتے رہے، پی ایم مودی نے آتشزدگی کے واقعہ کی جانکاری لی

پریاگ راج ۔یوپی کے پریاگ راج میں جاری مہاکمبھ میلے میں شدید آگ لگ گئی ہے۔آگ کی شدت کا یہ عالم تھا کہ دور سے ہی اس کی لپٹیں نظر آ رہی تھیں۔اس آگ میں متعدد ٹینٹ جل کر راکھ ہوگئے ہیں۔یہ آگ اکھاڑے سے آگے والی سڑک پر لوہے کے پُل کے نیچے لگی ہے۔آگ کی وجہ سے ٹینٹوں میں رکھے گیس سلنڈر بھی یکے بعد دیگرے بلاسٹ ہوتے چلے گئے جس کی وجہ سے آگ کی شدت میں مزید اضافہ ہوگیا۔بانس اور بھوسے سے بنی تقریباً 300 کاٹیجز جل کر راکھ ہو گئیں۔یہی نہیں بلکہ پانچ بائک اور پانچ لاکھ روپے کی نقدی بھی آگ کی لپیٹ میں آگئی۔حادثے کے دوران کاٹیج میں رکھے 10 سے زائد ایل پی جی سلنڈر پھٹ گئے۔خوش قسمتی سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا، تاہم ہریانہ اور سلی گوڑی کے دو افراد آگ میں جھلس گئے جنہیں اسپتال منتقل کیا گیا ہے۔حالانکہ انتظامیہ کی مستعدی کی وجہ سے آگ پر بہت جلد قابو پالیا گیا۔آگ بجھانے کے لیے فائر بریگیڈ کی کئی گاڑیوں کا استعمال کیا گیا ہے۔واضح ہو کہ سیکٹر 19 اور سیکٹر 5 کے بارڈر پر اولڈ جی ٹی روڈ کراسنگ کے پاس یہ خطرناک آگ لگی تھی۔سب سے پہلے وویکانند کیمپ میں آگ لگی تھی۔آگ لگنے کی اصل وجہ ابھی تک سامنے نہیں آئی ہے، کسی چنگاری یا بجلی کی شارٹ سرکٹ سے آگ لگنے کا امکان ہے۔

گیتا پریس کے ٹرسٹی کرشن کمار کھیمکا نے کہا، تقریباً 180 کاٹیجز بنائے گئے تھے۔ہم نے انہیں بہت احتیاط سے بنایا تھا۔ ہر کسی کو آگ سے متعلق کسی بھی قسم کا کام کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ جہاں ہم نے باؤنڈری بنائی، دوسری طرف کو گردشی علاقہ قرار دیا گیا تھا کہ انتظامیہ نے وہ جگہ کس کو دی تھی... اس طرف سے آگ ہماری طرف پھیل گئی اور ہمارا کچن کچھ نہیں بچا، ٹین شیڈ سے بنا تھا، یہ یقینی تھا۔"

وزیر اعظم نریندر مودی نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے مہاکمبھ میلہ علاقے میں آگ لگنے کے واقعہ کی پوری جانکاری لی۔یوگی نے وزیر اعظم کو پورے حقائق سے آگاہ کیا۔وزیر اعلی نے بتایا کہ فائر بریگیڈ اور این ڈی آر ایف، ایس ڈی آر ایف کی ٹیم نے وقت رہتے آگ پر قابو پالیا۔کوئی جانی نقصان نہیں ہوا ہے اور حالات پوری طرح سے کنٹرول میں ہیں۔سلنڈر دھماکے کے بعد گھر والوں اور جاننے والوں نے مہا کمبھ میں نہانے کے لیے آئے ہوئے عقیدت مندوں کا حال جاننے کے لیے فون کیا لیکن نیٹ ورک خراب ہونے کی وجہ سے لوگوں کو کچھ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔عہدیداروں کو مختلف اضلاع سے کالیں بھی موصول ہوتی رہیں۔ وہ زخمیوں کی معلومات لیتا رہا۔اتوار کو سیکٹر 19 کے ریلوے پل کے نیچے سلنڈر پھٹنے سے آگ بھڑک اٹھی۔سوشل میڈیا کے ذریعے جب یہ خبر لوگوں تک پہنچی تو انہوں نے اپنے پیاروں کے بارے میں جاننے کے لیے فون کیا۔میلے میں ہریانہ کے نیرج کمار، سلی گوڑی کے پدماستر ادھر اور کنڈا پرتاپ گڑھ کے رمیش تیواری کو معمولی زخم آئے۔ زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد فراہم کرنے کے بعد این ڈی آر ایف کی ٹیم انہیں اپنے کیمپ لے گئی۔ ٹیلی کام ذرائع کے مطابق مہا کمبھ میلے میں تقریباً 20 لاکھ لوگ فون استعمال کر رہے ہیں۔جس کی وجہ سے نیٹ ورک میں گڑبڑ پیدا ہوگئی ہے۔جس کی وجہ سے عوام کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوگیا۔

فائر بریگیڈ کی گاڑیاں آگ لگنے کے دو منٹ بعد پہنچیں۔دس منٹ کی کوشش کے بعد بھی آگ پر قابو نہ پایا جاسکا جس کے بعد دیگر ٹیموں نے بھی آگ بجھانے کا چارج سنبھال لیا۔آگ بڑھی اور 100 مربع میٹر سے زائد تک پھیل گئی۔ افراتفری کے درمیان شعلے 30 فٹ کی بلندی تک پہنچ رہے تھے۔

قابل ذکر ہے کہ نرمل آشرم کے سوامی شری گوپی ہری جی مہاراج نے آگ لگنے کے حوالے سے جانکاری دیتے ہوئے کہا کہ "مہاکمبھ میں لگی آگ میں 6 سلنڈر بلاسٹ ہوئے اور باقی کے سلنڈر نکال لیے گئے۔تقریباً 1000 اسکوائر فٹ ایریا میں آگ لگی تھی۔ پورے علاقے کا کپڑا جل گیا ہے صرف بانس-بلی بچی ہے۔اس آگ پر قابو پانے کے لیے تقریباً 20 فائر بریگیڈ کی گاڑیاں آئی ہیں۔"مہاکمبھ میں آگ کے واقعہ کے بعد سماجوادی پارٹی نے یوگی حکومت پر تنقید کیا ہے۔پارٹی نے کہا کہ "میلہ علاقہ میں انتظام کا جو ڈھنڈورا وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ پیٹ رہے تھے اور سب کو دعوت دے رہے تھے۔کیا یہ وہی انتظام ہے جو آج دکھائی دی ہے؟ سچائی یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے صرف ڈھنڈورا پیٹا ہے اور صرف بدعنوانی کی ہے، باقی حفاظتی انتظامات صرف رام بھگوان بھروسے ہی ہے۔"

### سی ایم یوگی نے صورتحال کا جائزہ لیا

مہاکمبھ میں لگی آگ کے معاملے کا اترپردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے نوٹس لیا ہے۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جائے حادثہ کا معائنہ کرنے پہنچ گئے۔انہوں نے متاثرہ علاقے کا معائنہ کیا اور عہدیداروں کو ضروری ہدایات دیں۔دریں اثناء وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی سی ایم یوگی سے بات کی ہے اور واقعہ کی جانکاری لی ہے۔وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر سینئر افسران موقع پر موجود ہیں۔واضح ہو کہ واقعہ میں ابھی تک کسی عقیدت مند کے جانی نقصان کی کوئی اطلاع سامنے نہیں آئی ہے۔وزیر اعلیٰ نے زخمیوں کے مناسب علاج کی ہدایات دی ہیں۔

# خلا میں مینوفیکچرنگ کے لیے نئی ٹیکنالوجی پر کام ہو رہا ہے

## ماہانہ پروگرام من کی بات میں پی ایم مودی کا اظہار خیال

نئی دہلی۔وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو کہا کہ 2025 کے اوائل میں ہی ہندوستان نے خلائی میدان میں بہت سی تاریخی حصولیابیاں حاصل کی ہیں اور ابھی انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (آئی آئی ٹی) مدراس کا ایکسٹیم سینٹر خلا میں مینوفیکچرنگ کے لیے نئی ٹیکنالوجیز پر کام کر رہا ہے۔آل انڈیا ریڈیو پر نشر ہونے والے اپنے ماہانہ پروگرام من کی بات میں مسٹر مودی نے کہا کہ آئی آئی ٹی مدراس کا ایکس ٹی ای ایم سینٹر خلا میں مینوفیکچرنگ کے لیے نئی ٹیکنالوجیز پر کام کر رہا ہے۔یہ مرکز خلا میں 3 ڈی پرنٹڈ بلڈنگ، دھاتی فوم اور آپٹیکل فائبر جیسی ٹیکنالوجیز پر تحقیق کر رہا ہے۔یہ مرکز پانی کے بغیر کنسنٹریٹ مینوفیکچر جیسے انقلابی طریقے بھی تیار کر رہا ہے۔ایکسٹیم کی یہ تحقیق ہندوستان کے گگنیان مشن اور مستقبل کے خلائی مرکز کو مضبوط کرے گی۔اس سے مینوفیکچرنگ میں جدید ٹیکنالوجی کی نئی راہیں بھی کھلیں گی۔وزیر اعظم نے کہا،" مجھے یہ بتاتے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ انڈین اسپیس اسٹارٹ اپ بنگلور کے پکسل نے ہندوستان کا پہلا نجی سیٹلائٹ کانسٹیلیشن فائر فلائی' کو کامیابی کے ساتھ لانچ کیا ہے۔یہ سیٹلائٹ کانسٹیلیشن دنیا کا سب سے ہائی ریزولوشن ہائپر اسپیکٹرل سیٹلائٹ کانسٹیلیشن ۔اس حصولیابی نے نہ صرف ہندوستان کو جدید خلائی ٹکنالوجی میں ایک رہنما بنایا ہے بلکہ خود انحصار ہندوستان کی طرف ایک بڑا قدم ہے۔ یہ کامیابی ہمارے نجی خلائی شعبے کی بڑھتی ہوئی طاقت اور جدت کی علامت ہے۔پوری قوم کی طرف سے، میں اس کامیابی کے لیے پکسل ٹیم، اسرو اور ان اسپیس کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔انہوں نے کہا کہ چند روز قبل ہمارے سائنسدانوں نے خلائی شعبے میں ہی ایک اور بڑی کامیابی حاصل کی۔ سائنسدانوں نے مصنوعی سیاروں کی خلا میں ڈاکنگ کرائی ہے۔جب خلا میں دو سیٹلائٹ جڑتے ہیں تو اس عمل کو اسپیس ڈاکنگ کہتے ہیں۔یہ ٹیکنالوجی خلا میں اسپیس سنٹر تک سپلائی بھیجنے اور اس میں گئے لوگوں کے لئے اہم ہے۔ ہندوستان یہ کامیابی حاصل کرنے والا چوتھا ملک بن گیا ہے۔وزیر اعظم نے کہا کہ سائنسدان خلا میں پودے اگانے اور انہیں زندہ رکھنے کے لیے بھی کوششیں کر رہے ہیں۔ اس کے لیے اسرو کے سائنسدانوں نے لوبیا کے بیج کا انتخاب کیا۔

# مہاکمبھ اتحاد اور سالمیت کا پیغام دے رہا ہے: سی ایم یوگی

مہاکمبھ نگر۔وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کو کہا کہ مہاکمبھ کا صاف پیغام ہے کہ یہ ملک اتحاد سے ہی 'اکھنڈ' رہے گا۔ اتحاد اور سالمیت کے پیغام کے ساتھ ہم سبھی جڑ رہے ہیں۔مونی اماوسیہ سے قبل تیاریوں کا جائزہ لینے کے بعد میڈیا نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک اور دنیا سے بڑی تعداد میں عقیدت مند مہاکمبھ آرہے ہیں۔ تمام غیر ملکی عقیدت مند بھی سنگم میں اسنان کر پرجوش نظر آرہے تھے۔ یورپی سے جڑے کچھ سیاح ملنے آئے تھے اور پریاگ راج کی عظمت کا جس انداز میں گن گان کر رہے تھے وہ سرشار کرنے والا تھا۔وہ ہندی نہیں جانتے تھے لیکن ہندی کی چوپائی، سنسکرت کے منتروں، ودھی کی چوپائیوں کو اور سناتن دھرم سے جڑے منتروں کو گنگنا رہے تھے۔گنگا اور یہاں کے دھاموں کے تئیں ایک عقیدت کا جذبہ ان میں دیکھنے کو مل رہا تھا۔یہی تو وزیر اعظم کا پیغام ہے۔مہاکمبھ کا ایک ہی پیغام، اتحاد سے اکھنڈ رہے گا یہ ملک۔ یکتا اور سالمیت کے پیغام کے ساتھ ہم سبھی جڑ رہے ہیں۔یوگی نے کہا کہ مہاکمبھ کا انعقاد جس کے لئے پریاگ راج انا جاتا ہے پوری عظمت کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔مہاکمبھ کے لیے وزیر اعظم کے دیے گئے ویژن کو مقامی سطح پر نافذ کرنے کے لیے ہر کوئی پوری عزم کے ساتھ کام کر رہا ہے۔اس کے لیے میں سب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انھوں نے پریاگ راج کی شبیہ کو مثبت انداز میں آگے لے جانے کے لیے کام کیا ہے۔پوش پورنیما اور مکر سنکرانتی کے میں اسنان ہو چکے ہیں اور اب مونی اماواسیہ 29 جنوری اور بسنت پنچمی 3 فروری کو دو بڑے مہااسنان ہونے ہیں جو اس مہاکمبھ کی خوبصورتی بھی ہیں۔اب تک سات ہزار سے زائد ادارے یہاں آچکے ہیں۔آج پورے مہاکمبھ علاقے کا فضائی سروے کیا گیا ہے۔اگر ہم صبح سے سنگم کے کنارے پر نہانے والوں اور یہاں رہنے والے کلپواسیوں کے ساتھ ساتھ دیگر تنظیموں سے وابستہ لوگوں کی کل تعداد کو دیکھیں تو تقریباً ایک کروڑ سے زیادہ لوگ یہاں موجود ہیں۔تمام مرکزی اور ریاستی محکمے یہاں موجود عقیدت مندوں کی اتنی بڑی تعداد کی سہولت اور حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے پوری تیاری کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔شاندار، عظیم اور ڈیجیٹل کمبھ کے وژن کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ، عقیدت مندوں کے عقیدے کا احترام کرنے اور اسے جدیدیت سے جوڑنے کا کام کیا جا رہا ہے۔یوگی نے کہا کہ ان تمام معاملات کو دیکھنے کے لیے چیف سکریٹری، ڈی جی پی اور ریاستی حکومت کے دیگر سینئر افسران کو یہاں بھیجا گیا تھا۔آج ایک بار پھر ہم نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ ہم نے کتنی ترقی کی ہے۔ 29 جنوری اور 3 فروری کو ہونے والے مہااسنان کو ذہن میں رکھتے ہوئے پورے انتظامات کو دیکھا گیا ہے۔ مجھے پورا بھروسہ ہے کہ بھگوان پریاگ راج اور ماں گنگا کے آشیرواد سے ہم یہاں ان دونوں اسنان کو بحفاظت مکمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔انہوں نے کہا کہ مہاکمبھ میں وزیر اعظم، صدر، نائب صدر اور وزیر داخلہ کے پروگرام بھی تجویز کیے گئے ہیں۔سابق صدر رام ناتھ کووند اس وقت مہا کمبھ کی تنظیم سے وابستہ ہیں۔

# غزہ جنگ بندی کا آغاز

## غزہ کے مکینوں کی گھروں کو واپسی، حماس نے معاہدے پر عمل کرتے ہوئے اسرائیلی یرغمالی خواتین کو رہا کیا، اسرائیل فوج کو حملے روکنے کا حکم

تل ابیب(ایجنسی) حماس نے غزہ جنگ بندی معاہدے پر عمل کرتے ہوئے 3 خواتین اسرائیلی یرغمالیوں کو ریڈ کراس کے حوالے سے کردیا۔عالمی خبررساں ادارے کے مطابق غزہ جنگ بندی معاہدے پر آج عمل درآمد ہونا تھا تاہم اسرائیل آخری لمحے تک جارحیت سے باز نہ آیا۔اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے حماس کی جانب سے آج رہا کیے جانے والے اسرائیلی یرغمالیوں کے نام جاری نہ کرنے کا بہانہ تراشتے ہوئے حملے جاری رکھے۔تازہ ترین پیشرفت میں حماس نے تین اسرائیلی یرغمالیوں کے نام جاری کرنے کے بعد رہا کرتے ہوئے انہیں ریڈ کراس کے حوالے کردیا۔قبل ازیں اسرائیلی حکومت نے بھی تصدیق کی تھی انھیں حماس کی جانب سے تین یرغمالیوں کے نام موصول ہوگئے جنھیں رہا کیا جارہا ہے۔

اسرائیل اور حماس کے درمیان 15 ماہ اور 12 دن بعد جنگ بندی کے معاہدے پر تقریباً 3 گھنٹے کی تاخیر کے بعد عمل درآمد شروع ہوگیا، چند گھنٹے کی تاخیر کی وجہ سے اسرائیلی حملوں میں مزید 19 فلسطینی شہید اور 36 زخمی ہوگئے۔قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کے مطابق اسرائیل نے معاہدے پر عمل درآمد کے پہلے دن رہا کیے جانے والے 3 قیدیوں کے نام ملنے کی تصدیق کی ہے۔اس معاہدے میں لڑائی کو روکنے اور پہلے دن 3 اسرائیلی قیدیوں اور تقریباً 95 فلسطینی قیدیوں کی رہائی کا اہتمام کیا گیا ہے۔اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو کے دفتر کا کہنا ہے کہ غزہ میں قید 3 قیدیوں کی رہائی مقامی وقت کے مطابق دن 2 بجے کے بعد کی جائے گی۔اسرائیلی وزیر اعظم کے آفس سے کہا گیا کہ 4 دیگر زندہ خواتین یرغمالیوں کو 7 دنوں میں رہا کردیا جائے گا۔6 ہفتوں پر محیط جنگ بندی کے ابتدائی مرحلے میں وسطی غزہ سے اسرائیلی افواج کا بتدریج انخلا اور بے گھر فلسطینیوں کی شمالی غزہ میں واپسی شامل ہے۔اس معاہدے کے تحت غزہ میں جنگ بندی کے بعد روزانہ 600 ٹرک انسانی امداد کی اجازت دی جائے گی، 50 ٹرک ایندھن لے کر جائیں گے جبکہ 300 ٹرک شمال کی جانب مختص کیے جائیں گے، جہاں شہریوں کے لیے حالات خاص طور پر سخت ہیں۔

اسرائیل کی جانب سے غزہ میں جنگ بندی کے بعد فلسطینی شہریوں نے اپنے تباہ حال گھروں کا رخ کرلیا، قطری نشریاتی ادارے کے مطابق غزہ کے تباہ حال علاقے جو کئی ماہ سے ملبے کا ڈھیر بنے ہوئے تھے، وہاں اب غزہ کے رہائشیوں نے واپسی کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔اپنے ہزاروں پیاروں کو کھودینے اور ڈیڑھ لاکھ سے زائد عزیزوں کے زخمی ہونے کے علاوہ گھر بار، مال ومتاع سے محروم فلسطینی ملبے کے ڈھیروں کو پھر سے مسکن بنانے کے لیے پرامید دکھائی دیتے ہیں۔

قطر نے غزہ میں جنگ بندی کے آغاز کی تصدیق کردی، قطر کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی کا آغاز ہو گیا ہے۔ماجد الانصاری نے کہا کہ غزہ میں جنگ بندی کب شروع ہوگی، ہم اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ آج رہا کیے جانے والے 3 یرغمالیوں کے نام اسرائیل کے حوالے کردیے گئے ہیں۔وہ تین اسرائیلی شہری ہیں جن میں سے ایک رومانیہ اور دوسرا برطانوی شہریت کا ہے اور اس طرح جنگ بندی کا آغاز ہوگیا ہے۔

غزہ میں سرکاری میڈیا آفس کا کہنا ہے کہ ہزاروں فلسطینی پولیس افسران کو مختلف علاقوں میں سیکورٹی اور نظم و ضبط کو برقرار رکھنے کے حکومتی منصوبے کے طور پر تعینات کر دیا گیا ہے۔بیان کے مطابق حکومت کی وزارتیں اور ادارے معمول کی زندگی کی تیز اور بتدریج واپسی کو یقینی بنانے کے لیے حکومتی منصوبے کے مطابق کام شروع کرنے کے لیے مکمل طور پر تیار ہیں، جنگ بندی کے نفاذ کے 7 دن بعد بے گھر افراد کی واپسی شروع ہوجائے گی۔بیان میں کہا گیا ہے کہ ہم اپنے لوگوں سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ سرکاری ذرائع سے معلومات حاصل کریں، ممکنہ خطرات سے بچنے کے لیے تباہ شدہ علاقوں سے دور رہیں، اچانک گرنے سے بچنے کے لیے گولہ باری سے گھروں سے گریز کریں اور مشکوک راکٹوں اور اشیا سے دور رہیں۔'

# ٹرمپ ہندوستان کا دورہ کرسکتے ہیں

نئی دہلی۔ڈونالڈ ٹرمپ 20 جنوری کو امریکی صدر کی حیثیت سے حلف اٹھائیں گے، نے عہدہ سنبھالنے کے فوراً بعد اپنے مشیروں کے ساتھ ممکنہ دورہ ہندوستان کے بارے میں بات چیت کی ہے، ایک میڈیا رپورٹ میں ہفتے کے روز کہا گیا کہ ریپبلکن رہنما چین کا دورہ بھی کرنا چاہتے ہیں۔ڈونلڈ ٹرمپ، جو اپنی افتتاحی تقریب کے لیے خاتون اول میلانیا اور بیٹے بیرن کے ساتھ خصوصی طیارے میں سوار واشنگٹن ڈی سی کے ڈلس انٹرنیشنل ایئرپورٹ پہنچے۔ٹرمپ، جس نے اپنی انتخابی مہم کے دوران چین پر اضافی محصولات عائد کرنے کی دھمکی دی تھی، بیجنگ کا سفر کرنا چاہتے ہیں تاکہ 'چینی درآمدات پر سخت محصولات عائد کرنے کی دھمکی سے کشیدہ شی جن پنگ کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنایا جاسکے۔'' رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ ٹرمپ نے اپنے قریبی لوگوں کے مطابق ہندوستان کے ممکنہ دورے کے بارے میں مشیروں سے بھی بات کی ہے۔یہ دورہ مبینہ طور پر اپریل کے اوائل میں یا اس سال کے آخر میں ہوسکتا ہے۔رپورٹ کے حوالے سے ذرائع کے مطابق، ابتدائی سطح کی بات چیت اس وقت ہوئی جب وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے گزشتہ ماہ کرسمس کے آس پاس واشنگٹن ڈی سی کا دورہ کیا۔ ایس جے شنکر ٹرمپ کی افتتاحی تقریب میں ہندوستان کی نمائندگی کر رہے ہیں جبکہ یہ معلوم ہوا ہے کہ مکیش اور نیتا امبانی کو 20 جنوری کو ہونے والے ٹرمپ کے صدارتی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لیے مدعو کیا گیا ہے۔

# مودی حکومت نے غریب اور محنت کش طبقوں سے اپنا منہ موڑ لیا ہے: راہل

نئی دہلی۔لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے اتوار (19 جنوری) کو ایک بار پھر مودی حکومت پر جم کر حملہ بولا ہے۔ انہوں نے مرکزی حکومت پر غریبوں اور محنت کشوں کو ان کے حال پر چھوڑنے کا الزام عائد کیا ہے۔ راہل گاندھی نے اس کے خلاف آواز اٹھانے کی اپیل کرتے ہوئے 'وہائٹ ٹی شرٹ موومنٹ' کی شروعات کا اعلان کیا ہے اور لوگوں سے اپیل کی ہے وہ اس تحریک سے جڑیں۔ اس تحریک سے جڑنے کے لیے راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کیا۔انہوں نے پوسٹ میں لکھا کہ "آج مودی حکومت نے غریب اور محنت کش طبقہ سے اپنا منہ موڑ لیا ہے اور انہیں پوری طرح سے ان کے حال پر چھوڑ دیا ہے۔'' راہل گاندھی نے پوسٹ میں آگے لکھا کہ "حکومت کی پوری توجہ صرف چند چنندہ سرمایہ داروں کو مالا مال کرنے پر ہے۔اس وجہ سے عدم مساوات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور خون پسینے سے ملک کی آبیاری کرنے والے محنت [illegible] لکھا کہ "ایسے میں، ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم مل کر انہیں انصاف اور حق دلانے کے لیے مضبوطی سے آواز اٹھائیں۔ اسی سوچ کے ساتھ ہم #WhiteTshirtMovement کی شروعات کرنے جا رہے ہیں۔''

کانگریس رہنما راہل گاندھی نے پوسٹ میں مزید لکھا کہ "میں اپنے نوجوان محنت کش طبقہ کے ساتھیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس تحریک سے جڑنے اور اس سے متعلق تفصیلی معلومات کے لیے اس لنک پر وزٹ کریں۔ https://whitetshirt.in/home/hin ... 9999812024 [illegible] معاملے میں صف اول میں رہے ہیں۔انہوں نے موجودہ حکومت کو غریبوں کو نظر انداز کرنے کا ہمیشہ مورد الزام ٹھہرایا ہے۔غریبوں کی آواز اٹھانے کے معاملے میں ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے راہل گاندھی نے اس 'وہائٹ ٹی شرٹ موومنٹ' کی شروعات کی ہے۔

# مظاہرین کسانوں اور مرکز کے درمیان 14 فروری کو میٹنگ

## طبی امداد کے لیے ڈلیوال راضی، بھوک ہڑتال ختم نہیں کریں گے

نئی دہلی۔مرکزی حکومت 14 فروری کو چنڈی گڑھ میں پنجاب کے مظاہرین کسانوں کے ساتھ میٹنگ کرے گی جس میں ان کے مختلف مطالبات کو لے کر بات چیت ہوگی۔ مرکزی حکومت کے سینئر افسر نے یہ جانکاری دی۔ مظاہرین کسان فصلوں کے لیے ایم ایس پی پر قانونی گارنٹی کی مانگ کر رہے ہیں۔ مجوزہ [illegible] سے کم حمایتی قیمت (ایم ایس پی) پر قانونی گارنٹی دیے جانے تک ڈلیوال اپنی بھوک ہڑتال ختم نہیں کریں گے۔اس سے پہلے جوائنٹ سکریٹری پریہ رنجن کی قیادت میں مرکزی وزارت زراعت کے افسروں کے ایک نمائندہ وفد نے ڈلیوال سے ملاقات کی اور سنیوکت کسان مورچہ (غیر سیاسی) اور کسان مزدور مورچہ کے نمائندوں کے [illegible]

# سیف پر قاتلانہ حملہ: ملزم کو پانچ دن کیلئے پولیس تحویل میں بھیجا گیا

ممبئی۔(یو این آئی) فلم اداکار سیف علی خان پر انکی رہائش گاہ پہونچ کر ان پر قاتلانہ حملہ کرنے کے معاملے کے کلیدی ملزم کو ممبئی پولیس نے گرفتار کرنے کا دعوی کیا ہے گرفتاری کے بعد اسے مقامی تعطیلی عدالت میں پیش کیا گیا جس نے اسے پانچ دنوں تک پولیس تحویل میں رکھے جانے کا حکم جاری کیا۔ملزم کی شناخت محمد شریف الاسلام شہزاد کے طور پر ہوئی ہے پولیس کا دعوی ہے کہ ملزم بنگلہ دیشی شہری ہے اور اس نے اپنی شہریت اور شناخت کو پوشیدہ رکھکر وجئے داس [illegible] پیش کیا گیا جس کے دوران پولیس ریمانڈ کی درخواست پیش کرتے ہوئے کہا کہ ملزم نے بالی ووڈ اداکار سیف علی خان پر مبینہ طور پر حملہ کیا تھا، اور وہ بنگلہ دیشی شہری ہے۔ پولیس نے ملزم سے تفتیش کے لیے 14 دن کی ریمانڈ کی درخواست کی تاہم عدالت نے اسے مسترد کرتے ہوئے صرف پانچ دنوں تک 24 جنوری کی پولیس تحویل دی۔تاہم، ملزم کے وکیل نے ان دعووں کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ انکا موکل بنگلہ دیشی شہری نہیں ہے اور اس کے پاس اپنی [illegible] کیس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ملزم شہزاد کے خلاف دفعہ 311 (شدید چوٹ پہنچانے یا موت کا سبب بننے کے ارادے سے ڈکیتی یا ڈکیتی)، 331(4) (گھر توڑنا) اور بھارتیہ نیا سنہیتا اور پاسپورٹ ایکٹ، 1967 کی دیگر متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔دریں اثنا، باندرا پولیس اور ممبئی کرائم برانچ کے افسران نے ملزم سے کھار پولیس اسٹیشن کے ایک کمرے میں پوچھ گچھ کی جہاں ملزم نے مبینہ طور پر جرم کا اعتراف کرلیا تھا۔تفتیش [illegible]

# غزہ جنگ بندی: نفاذ میں تاخیر کے سبب اسرائیل نے 8 فلسطینیوں کو کیا شہید

تل ابیب (ایجنسی) غزہ میں جنگ بندی کے نفاذ میں تقریباً ایک گھنٹے کی تاخیر ہوئی۔ دراصل حماس کی طرف سے آج رہا کیے جانے والے یرغمالیوں کے نام فراہم کرنے میں کچھ تاخیر ہوگئی۔ معاہدے میں دیا گیا وقت نکلنے کے بعد اسرائیلی فوج نے بمباری بھی شروع کردی تھی جس میں کم سے کم آٹھ فلسطینی جاں بحق ہو گئے۔ محصور پٹی میں فلسطینی عوام اپنی سانسیں روکے بے چینی اور خوشی کے ملے جلے جذبات کے ساتھ آنے والے وقت کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔ وہیں دنیا بھر کے لوگ بھی بے چینی کے ساتھ اس وقت غزہ پر نظریں جمائے ہوئے ہیں۔ دراصل حماس ابھی تک آج رہا کیے جانے والے یرغمالیوں کا نام وقت پر فراہم نہیں کر سکی۔ اسی کے پیش نظر اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے اعلان کیا کہ جنگ بندی اس وقت تک شروع نہیں ہوگی جب تک کہ اسرائیل کو رہائی پانے والے یرغمالیوں کے نام نہیں مل جاتے۔ خیر فی الوقت اسرائیل کو یرغمالیوں کے نام مل چکے ہیں اور جنگ بندی کا نفاذ شروع ہو چکا ہے۔ وہیں تاخیر کے بیچ اسرائیلی فوج نے اعلان کیا کہ حماس جنگ بندی معاہدے پر عمل نہیں کر رہی ہے، اس لیے وہ غزہ میں اپنے حملے جاری رکھے گی۔ وہیں آج اسرائیلی فوج نے غزہ میں جنگ بندی شروع ہونے کے لیے دیا گیا وقت نکلنے کے بعد حملے دوبارہ شروع کر دیے ہیں۔ ذرائع کے مطابق آج ہندوستانی وقت کے مطابق بارہ بجے کے بعد اسرائیلی حملوں میں آٹھ فلسطینی جاں بحق ہو گئے۔ اس سے قبل وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو نے کہا کہ جب تک حماس اسرائیل کو یرغمالیوں کے نام فراہم نہیں کر دیتی تب تک جنگ بندی شروع نہیں ہوگی۔ نیتن یاہو نے گذشتہ رات یرغمالیوں کی فہرست سے متعلق صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد یہ بیان جاری کیا۔ نیتن یاہو نے کہا " آئی ڈی ایف کو ہدایت دی ہے کہ جنگ بندی کے نفاذ کا وقت غزہ کے مطابق صبح 8:30 ہندوستان کے مطابق 12 بجے (بجے ہے، اس وقت تک شروع نہیں ہوگی جب تک کہ اسرائیل کو یرغمالیوں کی فہرست نہ مل جائے، جسے حماس نے فراہم کرنے کا وعدہ کیا ہے"۔ غزہ سے تین خواتین یرغمالیوں کو آج جنگ بندی کے پہلے دن رہا کیا جانا ہے، حالانکہ اسرائیلی حکام کے مطابق حماس نے ان کے نام ابھی تک فراہم نہیں کیے ہیں جب کہ جنگ بندی کا وقت شروع ہو چکا ہے۔ ہندوستانی وقت کے مطابق غزہ جنگ بندی کے شروع ہونے کا ٹائم دوپہر 12 بجے ہے۔ نیتن یاہو کے بیان کے فوراً بعد تحریک مزاحمت حماس نے تکنیکی وجوہات کا حوالہ دیتے ہوئے یرغمالیوں کے نام جاری کرنے کی سمت میں کوششیں جاری ہیں۔ حماس کا کہنا ہے کہ وہ "جنگ بندی معاہدے کی شرائط پر عمل درآمد کے لیے وعدہ بند ہے۔ یہ تاخیر کچھ تکنیکی مسائل کی وجہ سے ہو رہی ہے۔" ممکنہ طور پر یہ تکنیکی وجوہات تنظیم کے کمیونیکیشن سسٹم سے متعلق ہیں۔ دراصل حماس کے بات چیت کرنے کا طریقہ جدید نہیں ہے۔ غالب امکان ہے کہ اس کے ارکان فون اور دیگر مواصلاتی آلات کا استعمال نہ کر رہے ہوں۔ خاص طور سے حزب اللہ اور حماس کے کئی سرکردہ رہنماؤں کی ہلاکتوں کے بعد ان تنظیموں نے فی الوقت مواصلاتی آلات سے دوری بنائی ہو۔ حماس باہمی مشورے اور بات چیت کے لیے انسانی سفیروں کا استعمال کر رہی ہے اور وہ بھی بہت پیچیدہ طریقے سے۔ ایسے میں جب آسمان پر جاسوس ڈرونز اور جنگی طیارے ہمہ وقت پرواز کر رہے ہوں تو نقل و حرکت میں بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ ممکنہ طور پر یہ وہ تکنیکی وجوہات ہو سکتی ہیں جن کی طرف حماس نے اشارہ کیا ہے۔ اب ایک ایسے طریقہ کار کا تصور کریں جس میں زمین پر جانا شامل ہو، خاص طور پر اگر آپ کسی فہرست میں شامل ہیں، اگر آپ مطلوب ہیں، اگر آپ لڑنے والے گروہوں کے رکن ہیں اور آپ ہدایات کی بنیاد پر آگے بڑھ رہے ہیں، پیغام رساں کی ایک زنجیر جو پیغامات منتقل کرتی ہے اور اس پر بات چیت کرتی ہے۔ زمین اس میں کافی وقت لگتا ہے۔ معاہدے کی شرائط کے مطابق دونوں فریق کو رہا کیے جانے والے یرغمالیوں اور قیدیوں کے نام ان کی رہائی سے کم از کم 24 گھنٹے پہلے فراہم کرنے تھے لیکن حماس اب تک وہ نام فراہم نہیں کر سکا ہے جب اسرائیل فلسطینی قیدیوں کے نام کل ہی جاری کر چکا ہے۔ جنگ بندی میں ہو رہی تاخیر کے پیش نظر اسرائیلی فوج نے غزہ میں نقل و حرکت پر فی الوقت پابندی لگا دی ہے۔ فوج نے ایک بیان جاری کر کے کہا ہے کہ غزہ کے رہائشیوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ اگلے اطلاع تک فوج کی موجودگی والی جگہوں کے پاس نہ جائیں۔ بیان کے مطابق ہم باشندوں کو فورسز کی موجودہ کارروائیوں کی روشنی میں نیٹزارم کے محور تک پہنچنے کے خلاف خبردار کرتے ہیں۔ آپ کو رفح کراسنگ کے علاقے، فلاڈیلفی کوریڈور اور ان تمام علاقوں تک جانے سے گریز کرنا چاہیے جہاں فوج تعینات ہے۔ غزہ کی پٹی کے ساحل پر ماہی گیری یا تیراکی ممنوع ہے، اور آنے والے دنوں میں آپ کو سمندر میں داخل نہیں ہونا چاہیے۔ اپنے آپ کو خطرے سے دوچار کرنے سے بچنے کے لیے اسرائیلی علاقے اور بفرزون کے قریب جانا یا وادی غزہ کے راستے جنوب سے شمال کی طرف جانا فی الوقت منع ہے۔

## اسرائیل جنوبی لبنان سے دستبردار ہو جائے گا: گوتریس

لبنان کے نئے صدر جوزف عون کی جانب سے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریس پر زور دیا گیا ہے کہ نومبر میں اسرائیل اور حزب اللہ گروپ کے درمیان جنگ بندی کے خاتمے کے معاہدے کے مطابق جنوب سے اسرائیلی افواج کے انخلاء کی ضرورت ہے۔ جوزف عون کے اس بیان پر اقوام متحدہ کا ردعمل آگیا ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل گوتریس نے کہا ہے کہ اسرائیل نے لبنانی سرزمین سے بتدریج انخلاء شروع کر دیا ہے۔ گوتریس نے دارالحکومت بیروت سے ایک پریس کانفرنس میں مزید کہا کہ انخلاء کے باوجود اب بھی تباہی اور حملے جاری ہیں۔ انہوں نے یہ بھی وضاحت کی کہ چھوٹے ملک میں حکام کے ساتھ ان کی ملاقاتوں کا مرکزی موضوع یہ ہے کہ لبنان کے موقع کو حقیقت میں کیسے بدلنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ افق پر چیلنجز منڈلا رہے ہیں خاص طور پر جنوب میں بڑی تباہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعمیر نو کی ضروریات بہت زیادہ ہیں تاہم انہیں پورا کرنا مشکل نہیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ دشمنی کا خاتمہ نازک ہے لیکن جاری ہے۔ انہوں نے فریقین سے جنگ بندی کے خاتمے پر عمل کرنے کا مطالبہ کیا۔ یونیفیل کے کام کے بارے میں گوتریس نے وضاحت کی کہ اس نے 50 مقامات پر لبنانی فوج کی تعیناتی میں سہولت فراہم کی ہے۔ انہوں نے 60 دن کی مدت سے آگے دیکھنے اور قرارداد 1701 کو نافذ کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ گوتریس نے عالمی برادری سے لبنانی فوج کی حمایت کرنے کا بھی مطالبہ کیا اور اس بات پر زور دیا کہ اسرائیل نے معاہدے پر دستخط کیے ہیں اور اسے اس کا احترام کرنا چاہیے۔ یاد رہے حزب اللہ اور اسرائیلی فریق کے درمیان جنگ بندی کا فیصلہ امریکہ کی سرپرستی میں 27 نومبر کی صبح سے نافذ العمل ہو گیا تھا لیکن اسرائیل نے جنگ بندی کے اعلان کے بعد سے اس پر عمل نہیں کیا ہے۔ اس فیصلے نے اقوام متحدہ کی سابق قرارداد 1701 پر عمل درآمد کی اہمیت پر زور دیا اور جنوب میں لبنانی فوج کی تعیناتی کے ساتھ ساتھ دریائے الملیطانی کے شمال میں مسلح گروپوں خاص طور پر حزب اللہ کے انخلا کی اہمیت کو بیان کیا۔ انہوں نے کراسنگ کو کنٹرول کرنے والی مسلح افواج کی اہمیت پر بھی زور دیا اور کہا کہ اسلحہ کی درآمد کی تمام کارروائیاں ریاست کے کنٹرول میں واپس آ جانا چاہئیں۔ معاہدے میں یہ شرط بھی رکھی گئی تھی کہ اسرائیل بتدریج 60 دنوں کے اندر اندر لبنان کو الگ کرنے والی بلیولائن کے جنوب میں پیچھے ہٹ جائے گا۔ اس شق پر ابھی تک عمل نہیں ہوا ہے۔

## حماس کے ساتھ معاہدے پر اسرائیل کی قومی سلامتی کے وزیر سمیت 3 وزرا مستعفی

تل ابیب (ایجنسی) اسرائیل کے سخت گیر قومی سلامتی کے وزیر اتمار بن گویر اور ان کی قوم پرست مذہبی جماعت سے تعلق رکھنے والے 2 دیگر وزرا نے غزہ جنگ بندی معاہدے پر وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو کی کابینہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ سعودی نشریاتی ادارے عرب نیوز کے مطابق 'اوٹزما یہودت' پارٹی اب حکمران اتحاد کا حصہ نہیں ہے، لیکن اس نے کہا ہے کہ وہ نیتن یاہو کی حکومت کو گرانے کی کوشش نہیں کرے گی۔ ایک بیان میں اوٹزما یہودت نے جنگ بندی کے معاہدے کو 'حماس کے سامنے ہتھیار ڈالنے' کا نام دیا اور غزہ میں 'سیکڑوں قاتلوں کی رہائی' اور 'جنگ میں (اسرائیلی فوج کی) کامیابیوں کو ترک کرنے' کی مذمت کی۔ اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو اپنے وزرا کے استعفے کے باوجود اسرائیلی پارلیمنٹ میں معمولی اکثریت برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ تاہم اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو کی حکومت سے یہودی سخت گیر پارٹی کے نکلنے سے نہ تو اتحاد میں کمی آئے گی، اور نہ ہی جنگ بندی متاثر ہوگی، لیکن اتحادی وزرا کے جانے سے اتحاد غیر مستحکم ہو گیا ہے۔ قبل ازیں قومی سلامتی کے وزیر اتمار بن گویر نے جمعرات کی شام کو کہا تھا کہ اگر کابینہ غزہ کی پٹی میں حماس کے ساتھ یرغمالیوں کی جنگ بندی کے معاہدے کی منظوری دی تو ان کی پارٹی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو کے حکمران اتحاد سے دستبردار ہو جائے گی۔ واضح رہے کہ اس سے قبل اسرائیل اور حماس کے درمیان 15 ماہ اور 12 دن بعد جنگ بندی کے معاہدے پر تقریباً 3 گھنٹے کی تاخیر کے بعد عمل درآمد شروع ہو گیا تھا، چند گھنٹے کی تاخیر کی وجہ سے اسرائیلی حملوں میں مزید 19 فلسطینی شہید اور 36 زخمی ہوئے تھے۔ قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کی رپورٹ میں کہا گیا تھا اسرائیل نے معاہدے پر عمل درآمد کے پہلے دن رہا کیے جانے والے 3 قیدیوں کے نام ملنے کی تصدیق کی ہے۔ اس معاہدے میں لڑائی کو روکنے اور پہلے دن 3 اسرائیلی قیدیوں اور تقریباً 95 فلسطینی قیدیوں کی رہائی کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو کے دفتر کا کہنا تھا کہ غزہ میں قید 3 قیدیوں کی رہائی مقامی وقت کے مطابق دن 2 بجے کے بعد کی جائے گی۔ اسرائیلی وزیر اعظم کے آفس سے کہا گیا کہ 4 دیگر زندہ خواتین یرغمالیوں کو 7 دنوں میں رہا کر دیا جائے گا۔ ثالثی میں شریک رہنے والے ملک قطر کی جانب سے بھی غزہ میں جنگ بندی کی تصدیق کی گئی تھی۔

## اسرائیلی فوج نے غزہ پٹی کے رفح سے اپنے فوجی اور سازوسامان واپس بلا لیا

یروشلم، 19 جنوری (یو این آئی) اسرائیل کی دفاعی افواج (آئی ڈی ایف) نے جنوبی غزہ پٹی کے رفح شہر کے مرکز سے فوجیوں اور سازوسامان کا انخلاء شروع کر دیا ہے۔ الجزیرہ نے یہ اطلاع دی۔ چینل کے مطابق اسرائیلی افواج فلاڈیلفی کوریڈور کی طرف پسپائی اختیار کر رہی ہیں جو مصر اور غزہ پٹی کی سرحد پر واقع ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو نے ہفتہ کے روز کہا تھا کہ حماس تحریک کے ساتھ معاہدے کے تحت غزہ پٹی اور مصری سرحد پر واقع فلاڈیلفی کوریڈور سے اسرائیلی افواج کے مبینہ انخلاء کے بارے میں میڈیا رپورٹس کے برعکس اسرائیل نے نہ صرف اپنی فوجیں غزہ سے واپس بلائی ہیں۔ غزہ پٹی سے بھی حکومت نہ صرف ملک میں فوجی موجودگی برقرار رکھنے کا ارادہ بلکہ اسے مضبوط کرنے کا بھی منصوبہ رکھتی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ فلسطینی غزہ کی پٹی میں تنازع کے فریقین، اسرائیل اور حماس تحریک نے قطر، مصر اور امریکہ کی ثالثی سے 19 جنوری سے 42 دن کے لیے جنگ بندی پر اتفاق کیا تھا اور بالآخر اس کے خاتمے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ یہ دشمنی گزشتہ 15 مہینوں میں 46,000 فلسطینیوں اور تقریباً 1,500 اسرائیلیوں کی موت اور اسرائیل اور ایران کے درمیان میزائل حملوں کا باعث بنی ہے۔ معاہدے کے پہلے مرحلے میں تقریباً ایک ہزار فلسطینی قیدیوں کے بدلے 33 اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی ہوئی۔ اسرائیلی فوجیوں کو غزہ کی پٹی کی سرحدوں پر واپس جانا پڑے گا، حالانکہ وہ ابھی تک ان کے اندر ہی رہیں گے۔ جنگ بندی کے پہلے دن سے انسانی امداد کی تقسیم 600 ٹرکوں تک بڑھ جائے گی، جس میں ایندھن کے 50 ٹرک بھی شامل ہیں۔ فلسطینیوں کو 200 ہزار خیمے اور 60 ہزار موبائل ہوم ملیں گے۔ معاہدے کے ضامن قطر، مصر اور امریکہ ہیں جو قاہرہ میں ایک رابطہ مرکز بنائیں گے۔ جنگ بندی کے 16ویں دن، اسرائیل اور حماس نے معاہدے کے دوسرے مرحلے پر بات چیت شروع کرنے کا عہد کیا، جس میں ممکنہ طور پر بقیہ یرغمالیوں کی رہائی، مستقل جنگ بندی اور مکمل اسرائیلی انخلاء شامل ہوگا۔ امن عمل کے ضامن تیسرے مرحلے کے بارے میں بھی بات کر رہے ہیں جس میں باقیات کا تبادلہ، غزہ کی پٹی کی تعمیر نو اور اس کی ناکہ بندی کا خاتمہ شامل ہے۔

## ٹرمپ حلف برداری کے بعد پہلے دن 100 ایسے احکامات پر دستخط کریں گے جس سے پوری دنیا ہوگی متاثر

واشنگٹن (ایجنسی) جب ڈونلڈ ٹرمپ اپنی حلف برداری کے فوراً بعد پیر کی سہ پہر وائٹ ہاؤس میں داخل ہوں گے تو ان کے آفس ڈیسک پر 100 سے زیادہ انتظامی حکمنامے ان کے منتظر ہوں گے، جو ان کی ٹیم نے دن رات کی محنت سے ٹرمپ کی دوسری مدت کار کے دھماکے دار آغاز لیے تیار کیے ہیں۔ ان ایگزیکٹو آرڈرز کا مقصد بنیادی طور پر ٹرمپ کے انتخابی وعدوں کو پورا کرنا ہے۔ این بی سی نیوز کے ساتھ ایک انٹرویو میں ٹرمپ نے کہا کہ وہ پہلے دن انتظامی حکمناموں کے "ریکارڈ نمبر پر دستخط کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ جب ٹرمپ سے پوچھا گیا کہ کیا یہ ایگزیکٹو آرڈرز 100 سے زیادہ ہوں گے تو انہوں نے کہا، بالکل، اس زمرے میں کم سے کم اتنے تو ہوں گے ہی۔ ایک ایگزیکٹو آرڈر ایک ایسا حکمنامہ ہوتا ہے جو امریکی صدر کی طرف سے یکطرفہ طور پر جاری کیا جاتا ہے اور یہ قانون کی طاقت رکھتا ہے۔ قانون سازی کے برعکس، ایگزیکٹو آرڈرز کو کانگر (پارلیمنٹ) کی منظوری کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن انہیں عدالت میں چیلنج کیا جا سکتا ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ "ہمارے پاس دستاویزات کی ریکارڈ تعداد موجود ہے جس پر میں اس (افتتاحی) تقریر کے فوراً بعد دستخط کروں گا۔" وہ کل 20 جنوری کو امریکہ کے 47ویں صدر کی حیثیت سے حلف اٹھائیں گے۔ ان کے ایک قریبی ساتھی اسٹیفن ملر نے ایک نیوز چینل کو بتایا کہ یہ حکمنامے بنیادی طور پر پانچ موضوعات سے متعلق ہوں گے جیسے کہ ایک جنوبی سرحد کو سیل کرنا، بڑے پیمانے پر غیر قانونی تارکین وطن کی ملک بدری، خواتین کے کھیلوں میں خواجہ سراؤں پر پابندی، توانائی کی توسیع پر پابندیوں کو ہٹانا اور حکومتی کارکردگی کو بہتر بنانا۔ ان سب کے علاوہ وہ اپنی سابقہ حکومت کی طرح کچھ مسلم ممالک کے لیے ویزے پر دوبارہ پابندی لگا سکتے ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ آفس سنبھالنے کے پہلے دن اپنی پہلی مدت کار کے اس ایگزیکٹو آرڈر کو بحال کر سکتے ہیں جس میں انہوں نے کئی مسلم ملکوں کے شہریوں کے امریکہ میں داخل پر پابندی لگا دی تھی۔ اس پابندی کو صدر جو بائیڈن نے اپنے دور میں ختم کر دیا۔ ٹرمپ پہلے دن شام، لیبیا، یمن اور سوڈان سمیت متعدد مسلم اکثریتی ممالک کے لوگوں کے امریکہ میں داخلے پر پابندی دوبارہ لگا سکتے ہیں۔ اس بار کی پابندی میں غزہ پٹی کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اپنی نئی مدت کے دوران پابندی کو بحال کرنے کے ساتھ ساتھ "مہاجرین کے داخلے کو معطل کرنے، دوبارہ آبادکاری کو روکنے اور دہشت گردوں کو ہمارے ملک سے باہر رکھنے کا وعدہ کیا ہے۔ ٹرمپ نے انتخابی تشہیر کے دوران بار بار کہا کہ یوکرین اور غزہ میں جنگیں ان کے ہوتے ہوئے کبھی نہیں شروع ہوتیں۔ غزہ جنگ بندی معاہدہ تو آج اتوار سے شروع ہو رہا ہے لیکن یوکرین میں لڑائی جاری ہے۔ ٹرمپ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنی دوسری مدت کے دوران یوکرین جنگ کو تیزی سے ختم کر دیں گے۔ ایک انٹرویو میں ٹرمپ نے کہا کہ ان کے اقتدار سنبھالنے کے "24 گھنٹے" کے اندر یہ جنگ ہو جائے گی۔ ان کے ایگزیکٹو آرڈرز میں امریکی کیپیٹل حملہ معاملے میں گرفتار ان کے حامیوں کو معاف کرنا بھی شامل ہے جنہیں چار سال قبل چھ جنوری کو ہوئے حملے میں ان کے کردار کے لیے گرفتار کیا تھا۔ 78 سالہ ٹرمپ سبکدوش ہونے والے صدر جو بائیڈن کے کچھ ایگزیکٹو آرڈرز اور اقدامات کو واپس بھی لے سکتے ہیں۔ ان میں نمایاں طور پر پیرس ماحولیاتی معاہدہ، جیواشم ایندھن کی پیداوار پر پابندیاں ہٹانا اور تیل کے لیے گھریلو کھدائی میں توسیع شامل ہیں۔ امریکی اہلکار سارہ کارٹر نے کہا کہ "طاقت کا یہ جھکاؤ ان کے ایجنڈے کے زیادہ تر حصے کو تیزی سے نافذ کرے گا۔" بائیڈن نے اپنے پہلے دن نو ایگزیکٹو آرڈر جاری کیے تھے۔ ان میں سے چھ میں انہوں نے اپنے پیشرو ٹرمپ کے فیصلوں کو پلٹنے کا حکم دیا تھا۔ بائیڈن نے پہلے ہفتے میں 22 ایگزیکٹو آرڈرز پر دستخط کیے تھے۔ صدر بائیڈن نے چھ جنوری کو جاری کیے گئے ایک ایگزیکٹو آرڈر میں 625 ملین ایکڑ سے زیادہ سمندری علاقے پر امریکی توانائی کی تلاش پر پابندی لگا دی تھی۔ امید کی جا رہی ہے کہ ٹرمپ اپنے ایگزیکٹو آرڈر کے ذریعے اس حکم کو پلٹ دیں گے۔ دسمبر میں این بی سی نیوز کے ساتھ ایک انٹرویو میں ٹرمپ نے کہا کہ وہ امریکہ کے سب سے بڑے تجارتی شراکت داروں سے درآمدات پر محصولات لگانے کے مہم کے وعدے کو پورا کریں گے۔ امکان ہے کہ وہ چین، میکسیکو اور کینیڈا جیسے ممالک پر پہلے اعلان کردہ محصولات پر ایگزیکٹو آرڈرز پر دستخط کریں گے۔ اپنی انتخابی مہم کے دوران ٹرمپ نے اپنے پہلے دن کے ایگزیکٹو آرڈرز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ "پہلے دن، میں امریکہ کی تاریخ میں مجرموں کی ملک بدری کا سب سے بڑا پروگرام شروع کروں گا۔"

## جنوبی کوریا: شواہد کو مٹانے کا خدشہ، صدر یون سک یول کی حراست میں توسیع

سیول (ایجنسی) جنوبی کوریا کی عدالت نے تحقیقات کے دوران شواہد مٹانے کے خدشے کے پیش نظر صدر یون سک یول کی حراست میں 20 دن تک توسیع کر دی۔ ڈان اخبار میں شائع غیر ملکی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق عدالت نے صدر کی جانب سے مارشل لا کے اعلان کی تحقیقات کے دوران شواہد کو مٹانے کے امکان کے پیش نظر ان کی حراست میں توسیع کی۔ جنوبی کوریا کے تفتیش کاروں نے جمعہ کو سیئول کی ایک عدالت سے صدر کی جانب سے تفتیشی سوالات کا جواب دینے سے انکار کی وجہ سے درخواست کی کہ وہ صدر کی حراست میں مزید توسیع کریں۔ سیئول ویسٹرن ڈسٹرکٹ کورٹ نے کہا کہ اس نے اعلیٰ عہدے داروں کی بدعنوانی کی تحقیقات کے دفتر (سی آئی او) کی جانب سے درخواست کردہ حراست کا وارنٹ منظور کر لیا ہے۔ عدالت نے جاری بیان میں کہا کہ 'حراست میں توسیع اس لیے دی گئی کیونکہ صدر کی جانب سے اہم شواہد کو مٹائے جانے کا خدشہ تھا۔' اس نئے وارنٹ کے تحت یون سک یول کو 20 دن تک مزید حراست میں رکھا جا سکتا ہے۔ سی آئی او نے ایک بیان میں کہا زیر حراست صدر سے قانونی تقاضوں کو مد نظر کو تفتیش کی جائے گی۔ جنوبی کوریا کی سرکاری خبر رساں ایجنسی یون ہاپ کے مطابق حراست میں توسیع کے حوالے سے خبر سننے کے بعد ان کے کچھ حامیوں نے رات 3 بجے کے قریب عدالت پر دھاوا بولا، املاک کو نقصان پہنچایا اور پولیس اہلکاروں کو تشدد کا نشانہ بنایا۔ ان مناظر کو براہ راست ٹی وی پر بھی دکھایا گیا جہاں پولیس اہلکاروں کو عمارت کے اندر موجود اہلکاروں کو مظاہرین کے ساتھ مزاحمت کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ خیال رہے کہ جنوبی کوریا کے صدر یون سوک یول کو (15 جنوری) کو مارشل لا کی ناکام کوشش کے بعد بغاوت کے الزام میں بدھ کے روز گرفتار کیا تھا۔ یون سکو یول کے حامی بڑی تعداد میں عدالت کے باہر جمع ہوئے جنہوں نے صدر کو رہا کرو کے پلے کارڈ اٹھائے تھے، اس دوران 16 مظاہرین کو عدالت میں زبردستی داخل ہونے کی کوشش کے بعد

## جب تک بائیڈن یقین دہانی نہیں کراتے، ٹک ٹاک بند رہے گا

لاس اینجلس، 18 جنوری (یو این آئی) ٹک ٹاک نے اعلان کیا ہے کہ اگر امریکی صدر جو بائیڈن نے یقینی یقین دہانی نہیں کروائی تو وہ اتوار کو امریکہ میں 170 ملین صارفین کے لیے اپنی خدمات بند کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ یہ اعلان اس وقت سامنے آیا جب بائیڈن انتظامیہ نے اشارہ کیا کہ وہ مقبول ویڈیو پلیٹ فارم پر ملک گیر پابندی عائد کرنے کے مقصد سے قانون سازی کو فوری طور پر نافذ نہیں کرے گی۔ ٹِک ٹِک، جس کا صدر دفتر لاس اینجلس میں ہے، نے اپنی ویب سائٹ پر ایک مختصر بیان میں متنبہ کیا ہے کہ جب تک بائیڈن انتظامیہ پلیٹ فارم پر ضروری خدمات فراہم کرنے والی امریکی کمپنیوں کو یقین دلانے کے لیے فوری کارروائی نہیں کرتی، تب تک شٹ ڈاؤن کا عمل ناگزیر ہوگا۔ ٹک ٹاک نے کہا، "جب تک بائیڈن انتظامیہ فوری طور پر انتہائی اہم سروس فراہم کرنے والوں کو عدم نفاذ کی یقین دہانی کے لیے کوئی حتمی بیان نہیں دیتی، ٹک ٹاک کو بدقسمتی سے 19 جنوری کو بند کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔"

## نائیجیریا کا اقتصادی ترقی کو آگے بڑھانے کے لیے برکس پلیٹ فارم کا استعمال کرنے کا فیصلہ

ابوجہ، 19 جنوری (یو این آئی) نائیجیریا کی وزارت خارجہ نے ہفتہ کو کہا کہ نائیجیریا اپنے ترقیاتی مقاصد کے مطابق اسٹریٹجک شراکت داری کو آگے بڑھانے کے لیے برکس بلاک کا شراکت دار ملک ہونے کے موقع سے فائدہ اٹھائے گا۔ ایک پارٹنر ملک کے طور پر برکس میں شمولیت کی دعوت کو باضابطہ طور پر قبول کرتے ہوئے وزارت نے ایک بیان میں کہا۔ ''نائیجیریا تجارت اور سرمایہ کاری، توانائی کی حفاظت، بنیادی ڈھانچے کی ترقی، ٹیکنالوجی اور موسمیاتی تبدیلی میں مشترکہ اہداف کے حصول کا منتظر ہے۔ اس پلیٹ فارم سے فائدہ اٹھانے کے لیے تیار ہیں۔ شراکت دار ملک کے طور پر شرکت کی رسمی قبولیت بین الاقوامی تعاون کو فروغ دینے اور اقتصادی مواقع سے فائدہ اٹھانے کے نائیجیریا کے عزم کو واضح کرتی ہے''۔ برکس، بڑی ترقی پذیر معیشتوں کے ایک گروپ کے طور پر نائیجیریا کے لیے رکن ممالک کے ساتھ تجارت، سرمایہ کاری اور سماجی و اقتصادی تعاون کو بڑھانے کے لیے ایک منفرد پلیٹ فارم پیش کرتا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ شراکت داری جامع ترقی، علاقائی انضمام اور تزویراتی خود مختاری کے اصولوں کے مطابق ایک منصفانہ اور مساوی معاشی نظام کی تشکیل میں فعال شرکت کے لیے نائیجیریا کی قومی امنگوں کے مطابق ہے۔

## ایران نے زیر زمین بحری اڈے کی نقاب کشائی کی

تہران، 19 جنوری (یو این آئی) پاسداران انقلاب فوج کی بحریہ کے بحری جہازوں کے ایک زمین دوز مرکز کی رونمائی آئی آر جی سی کے کمانڈر میجر جنرل حسین سلامی کی موجودگی میں کی گئی۔ اس تقریب میں سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کے کمانڈر جنرل سلامی نے ایک خطاب میں کہا: " آج ہم نے پاسداران انقلاب اسلامی کی بحریہ کے معزز کمانڈر کے ساتھ جس کمپلیکس کا معائنہ کیا، وہ ان بہت سے کمپلیکسز میں سے ایک ہے جہاں پاسداران انقلاب اسلامی کے جنگی بحری جہاز اور میزائل لانچ کرنے والے اور بارودی سرنگ بچھانے والے بحری جہاز رکھے جاتے ہیں۔ میجر جنرل سلامی نے مزید کہا: "اگرچہ یہ کمپلیکس جس کا آج عزیز ایرانی قوم مشاہدہ کر رہی ہے ایک شاندار کمپلیکس ہے، لیکن یہ آئی آر جی سی کی بحریہ کی پوری دفاعی طاقت کے سامنے ایک چھوٹا سا نمونہ ہے۔" انہوں نے سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کی بحریہ کی جنگی اور دفاعی صلاحیت میں روز بروز اضافے کا ذکر کرتے ہوئے مزید کہا: "ان بحری جہازوں کی جنگی صلاحیت اور ان پر نصب میزائل سسٹم ان متعدد جنگی جہازوں کے علاوہ ہیں جو اس وقت خلیج فارس میں ہمارے وطن کی آبی سرحدوں کے تحفظ کے لیے گشت کر رہے ہیں۔

## پاکستانی، چینی کمپنیوں کے درمیان 25 کروڑ ڈالرز مالیت کی مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط

اسلام آباد، 8 جنوری (یو این آئی) پاکستان اور چین کی کمپنیوں نے میڈیکل اور سرجیکل کے شعبہ جات میں تجارت کو فروغ دینے کے لیے تقریباً 25 کروڑ ڈالر کی مفاہمت کی یادداشتوں (ایم او یوز) پر دستخط کر دیے۔ یہ بات ملک کے سرکاری خبر رساں ادارے 'ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان (اے پی پی)' کی رپورٹ میں بتائی گئی۔ اے پی پی نے 'چائنا اکنامک نیٹ' کے حوالے سے بتایا کہ پاکستان کی ڈینٹل اور سرجیکل انسٹرومنٹس بنانے والی سوات سرجیکل نے چینی فارماسیوٹیکل کمپنی یو پی اچ بائیوفارما کے ساتھ ایم او یوز پر دستخط کیے گئے۔ چائنا اکنامک نیٹ (سی ای این) کی رپورٹ کے مطابق اس تعاون کا مقصد یہ ہے کہ طبی آلات کے شعبہ میں مزید چینی کمپنیوں کے ساتھ جوائنٹ وینچرز کیے جائیں۔ بیجنگ میں پاکستانی سفارتخانے نے بھی اس کی تصدیق کی کہ کانفرنس کے دوران 25 کروڑ ڈالر مالیت کے 3 ایم او یوز پر دستخط کیے گئے ہیں۔ سفارتخانے کا کہنا تھا کہ بورڈ آف انویسٹمنٹ (بی او آئی) کے تعاون سے بزنس ٹو بزنس سطح پر 6 کانفرنس منعقد کی گئی، جس میں پاکستان اور چین کے درمیان طبی شعبے میں سرمایہ کاری کی شراکت داری پر توجہ دی گئی۔ مزید بتایا گیا کہ 80 سے زائد چینی کمپنیوں، ایسوسی ایشنز اور 20 سے زائد پاکستانی کمپنیوں نے ذاتی یا آن لائن شرکت کی۔ اس موقع پر چین میں پاکستانی سفارتکار خلیل ہاشمی نے پاکستان میں میڈیکل کی صنعت کے بڑھتے پوٹینشل پر روشنی ڈالتے ہوا کہا کہ گنجائش 60 کروڑ ڈالر سے زائد کی ہے۔

# مولانا جعفر مسعود حسنی ندوی روایات اکابر کے امین تھے

## لکھنؤ اسلامک اکیڈمی اور جامعہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات کے زیر اہتمام تعزیتی اجلاس منعقد

لکھنؤ: مولانا سید جعفر مسعود حسنی ندوی کا سانحہ ارتحال ایک ایسا تکلیف دہ واقعہ ہے جو ذہنوں سے فراموش نہیں کیا جا سکتا، مولانا موصوف ایک بہترین انسان ہونے کے ساتھ ساتھ عظیم خانوادے کے چشم و چراغ نیز علمی وفکری صلاحیتوں سے بھرپور تھے، مرحوم کی شخصیت سادگی تواضع اور للٰہیت کا پیکر تھی، علم، حلم اور بردباری انکی شخصیت کے نمایاں اوصاف تھے درج بالا خیالات کا اظہار مدرسۃ الحرم لکھنؤ کے ناظم مولانا نجیب الحسن صدیقی نے کیا موصوف دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظر عام مولانا سید جعفر مسعود حسنی ندوی کے سانحہ ارتحال پر لکھنؤ اسلامک اکیڈمی اور جامعہ خدیجۃ الکبری کے زیر اہتمام منعقدہ تعزیتی اجلاس سے بحیثیت صدر خطاب کر رہے تھے تعزیتی اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے راشٹریہ علماء کونسل کے صدر مولانا عامر رشادی صاحب نے کہا کہ مولانا مرحوم کی شخصیت کے مختلف نمایاں کردار تھے، وہ بہترین منتظم بھی تھے، وہیں شاندار صلاحیت کے حامل خطیب اور مدرس بھی تھے، انکا انتقال ایک ایسا خلا پیدا کر گیا جس کا پر ہونا ظاہری طور پر ناممکن سا معلوم ہوتا ہے، النور فاؤنڈیشن کے صدر مولانا مصطفی مدنی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ مولانا جعفر حسنی صلاحیت وصالحیت کا مجسمہ تھے، وہ عالم اسلام میں مقبول عربی جریدہ 'الرائد' کے مدیر اعلی، عربی زبان وادب کے ممتاز صاحب قلم، ماہر و کہنہ مشق انشاء پرداز تھے۔ مولانا کی شخصیت کا علمی پہلو یقیناً بلندیوں کا حامل تھا، ان کی تصنیفات اور تحریریں ہمیشہ زندہ رہینگی اور کثیر تعداد میں اہل علم استفادہ کرتے رہیں گے اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا ذکی نور عظیم ندوی مرحوم کی شخصیت کے مختلف گوشوں پر مفصل گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ حادثہ صرف ایک فرد کی موت کا نہیں بلکہ علم وادب کی دنیا کا ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ مولانا حسنی ندوی نے اپنی انشا پردازی اور عربی زبان کے منفرد اسلوب سے دنیا کو روشناس کرایا، مرحوم اپنے اخلاقی اقدار سے سدا لوگوں کے دلوں میں زندہ رہینگے دارالعلوم فرنگی محل لکھنؤ کے ترجمان مولانا سفیان نظامی نے کہا کہ آپ کی ذات زہد وتقوی، سادگی وسنجیدگی، علم وعمل کی جامع تھی، آپ کی رحلت امت اسلامیہ کے لیے بہت بڑا خسارہ ہے، مولانا مرحوم کی شخصیت نگاہ کی بلندی، سخن کی دلنوازی اور جاں کی پرسوزی کا پیکر تھی، جامعہ حفصہ للبنات لکھنؤ کے ناظم قاری رضی الدین صدیقی نے کہا کہ مولانا مرحوم علم، حلم اور شائستگی کا پیکر تھے، اوصاف حمیدہ سے معمور اور اخلاق حسنہ کا مجسمہ تھے، خورد نوازی انکا منفرد وصف تھا، حاجی شیراز الدین نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ مولانا جعفر مسعود حسنی کا انتقال اس وقت ہوا جب ان کی علمی خدمات کے پھل کھانے کا وقت تھا۔ ان کے جانے سے ندوۃ العلماء کا دامن ایک ایسے چراغ سے خالی ہوگیا جس کی روشنی نسلوں کو راہ دکھاتی رہی تعزیتی اجلاس کی نظامت کرتے ہوئے لکھنؤ اسلامک اکیڈمی کے ڈائریکٹر مولانا محمد علی نعیم رازی نے کہا کہ مولانا جعفر حسنی کی شکل میں ملت اسلامیہ نے ایک ایسا عظیم قائد سے محروم ہوگئی جو صاحب بصیرت و بصارت تھی، دوراندیش نگاہیں، متواضع مزاج، سادہ طرز زندگی، خلوص ومحبت سے معمور ہونا یہ وہ نمایاں اوصاف تھے جو مولانا مرحوم کو ممتاز کرتے تھے، مولانا نجیب الحسن صدیقی کی صدارت میں منعقدہ اجلاس کی نظامت لکھنؤ اسلامک اکیڈمی کے ڈائریکٹر مولانا محمد علی نعیم رازی نے انجام دیے۔ احمد عثمان کلمات تشکر جامعہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات لکھنؤ کے ناظم مولانا عباد الرحمٰن صدیقی ندوی نے ادا کئے۔ پروگرام میں ڈاکٹر امجد سعید، ایڈووکیٹ نجم الثاقب خان، مولانا خالد اعظمی، مولانا عبداللہ شرقی، مولانا قمر الزماں ندوی، قاری سید محمد انس، مولانا محمد ناظم ندوی، مولانا فضیل اختر قاسمی، مولانا عطاء الرحمان ندوی، حافظ محمد اکبر عرفانی، ڈاکٹر عادل خان، سہیل خان، مولانا محمد مرغوب الرحمن ندوی وغیرہ معززین شہر کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔

# طالب علم کے رزق کا ضامن پروردگار عالم ہے: مولانا مصطفیٰ علی خاں

## حسینیہ جنت مآب سید تقی صاحب میں غفران مآبؒ کی یاد میں مجلس دیسہ

لکھنؤ 19 جنوری 2025 دلدار علی غفران مآبؒ فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام حسینیہ جنت مآب سید تقی صاحبؒ، اکبر گیٹ، لکھنؤ میں مجدد شریعت آیۃ اللہ العظمیٰ سید دلدار علی نقوی المعروف بہ غفران مآبؒ کی یاد ایک مجلس دیسہ کا انعقاد کیا گیا۔ مجلس کا آغاز جناب ناصر کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد جناب ظفر بنارسی، مولانا رہبر عسکری نے منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا مصطفیٰ علی خاں نے کہا کہ علم ایسی نعمت ہے کہ اگر انسان اس کو حاصل کرلے تو وہ خود صاحب فضیلت وعظمت ہو جاتا ہے لیکن یاد رہے کہ جب تک علم کے ساتھ عمل ہوگا تبھی وہ اپنے صاحب کو فائدہ پہنچائے گا۔ علم کو اس وجہ سے شرافت وعظمت حاصل ہے کہ علم، زہد وتقویٰ تک پہنچنے کا وسیلہ ہے جس کے سبب بندہ پروردگار عالم کے حضور بزرگی اور ابدی سعادت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ جو شخص علم کی طلب میں رہتا ہے پروردگار عالم اس کے رزق کا ضامن ہے۔ مولانا مصطفیٰ علی خاں نے کہا کہ حضرت غفران مآب نے برصغیر میں شرعی عدالت، نماز جمعہ و جماعت کا قیام اور عزاداری کا فروغ آپ ہی کا کارنامہ تھا، شیعہ فقہی اور کلامی مکتب کو تقویت پہنچائی۔ حوزہ علمیہ لکھنؤ کو قائم کیا۔ نہ صرف حوزہ علمیہ لکھنؤ بلکہ حوزہ علمیہ نجف اشرف کو بھی تقویت پہنچائی۔ اخباریت اور دیگر سماج دشمن عناصر کے خلاف علمی جہاد کیا اور شیعیت کو ان سے پاک کیا تاکہ گروہ حق میں کوئی حق چھپ نہ پائے اور نہ ہی کوئی باطل داخل ہو پائے۔ صاحب جواہر کے تحریر کردہ خطوط تذکرہ کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ ہندوستان کے حوزات جس طرح سے ماضی میں خدمت دین انجام دے رہے تھے آخر میں مولانا مصائب سید الشہداءؑ بیان کیا۔ مجلس میں مولانا محمد رضا ایلیا مبارکپوری، مولانا افضال حسین کاظمی، مولانا کاظم واحدی، مولانا مشرقین، مولانا شفیق عابدی، مولانا سید مولانا تصور حسین، مولانا نفس اختر،،، مولانا سہیل عباس، مولانا مرزا واحد حسین، وغیرہ شامل ہیں۔

# حسینیہ پنجتنی میں جشن مولودِ کعبہ منعقد

لکھنؤ۔ انجمن پنجتنی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی طرحی محفل مقاصدہ میں شہر لکھنؤ کے منتخب شعراء نے کلام پیش کئے آغاز قاری فرقان حسین نے تلاوت کلام ربانی سے کیا جس کے بعد خطیب انقلاب علامہ عباس ارشاد نقوی نے کیا محفل کو خطاب موصوف کی تقریر کے بعد شاعر اہلبیت حیدر رضا لکھنوی کی نظامت میں مندرجہ ذیل شعراء میں اعجاز زیدی، مختار لکھنوی، حسن فراز، فدوی نقوی، حیدر رضا لکھنوی، ڈاکٹر انجم غدیری، شموم عارف، خوشنود مصطفی، فراز علوی، سرور دبیری، اظہار حسین، فیضان جعفر، فرقان لکھنوی، وغیرہ نے طرحی قصیدے بارگاہ جناب امیر مولانا ومقتدانا حضرت علی ابن ابی طالبؑ میں پیش کئے اس موقع پر معززین شہر میں اصغر لکھنوی، لاڈلے برتن فروش ودیگر حضرات نے شرکت کی یہ اطلاع محفل کے کنوینر سید حسین نے دی ہے۔

# راجدھانی لکھنؤ سمیت ریاست کے بیشتر اضلاع میں نکلی دھوپ

## جنوری میں پہلی بار کہرے کے بارے میں کوئی الرٹ نہیں

لکھنؤ: 19 جنوری (پی این ایس) اتوار کو اتر پردیش کے بیشتر علاقوں میں اچھی دھوپ تھی۔ اس سے دن کے درجہ حرارت میں اضافے کے ساتھ گلن سے راحت ملی ہے۔ تاہم صبح کے وقت کئی علاقوں میں گھنا کہرا چھایا ہوا تھا اور کانپور میں حد نگاہ صفر ہوگئی تھی۔ راجدھانی لکھنؤ میں حد نگاہ 50 میٹر تک گرگئی۔ جیسے جیسے دن چڑھتا گیا، یہاں بھی گرم دھوپ نمودار ہونے لگی۔ محکمہ موسمیات کے مطابق اتر پردیش میں چل رہی پچھوا ہوا کی رفتار پیر سے مزید بڑھ جائے گی۔ 20 سے 30 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی یہ پچھوا ہوا کہرے کو ختم کردے گی۔ جنوری کے مہینے میں یہ پہلا موقع ہے جب محکمہ موسمیات نے پیر کے لیے ریاست میں کہیں بھی گھنے کہرے کی وارننگ جاری نہیں کی ہے۔ علاقائی موسمیاتی مرکز لکھنؤ کے سائنسدان اتل کمار سنگھ کا کہنا ہے کہ اگلے تین دنوں تک، تیز پچھوا ہوا اس کی وجہ سے کہرا صاف ہو جائے گا اور جیسے جیسے دن چڑھے گا سورج تیز ہو جائے گا۔ 22 جنوری سے نئی ویسٹرن ڈسٹربنس کے اثر کی وجہ سے مغربی اتر پردیش میں ہلکی بونداباندی کا امکان ہے۔ 22 جنوری کے بعد بارش کی وجہ سے ریاست میں ایک بار پھر کہرا اور دھند پڑنے کا امکان ہے۔

# زمین ریونیو سیٹلمنٹ نمٹانے کے معاملے میں ریاست کے شراوستی ضلع نے ماری بازی

لکھنؤ 19 جنوری (پی این ایس) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ہدایت پر ریاست میں زمین ریونیو سیٹلمنٹ سے متعلق تنازعات کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جارہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پچھلے ساڑھے سات سالوں میں ریاست میں زمین ریونیو سیٹلمنٹ سے متعلق تنازعات کے معاملات میں کمی آئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی سی ایم یوگی کی ہدایت پر ہر ماہ لینڈ ریونیو سے متعلق معاملات کے حل کے سلسلے میں اضلاع کی درجہ بندی جاری کی جاتی ہے۔ اس کے تحت ماہ دسمبر کی رپورٹ میں شراوستی نے زمین ریونیو سیٹلمنٹ کے تنازعات کے تصفیہ میں پوری ریاست میں پہلا مقام حاصل کیا ہے۔ شراوستی کو یہ مقام سیکشن-67 اور سیکشن-116 کے تحت زیر التواء کیسوں کے تصفیہ میں ملا ہے۔ شراوستی کے ضلع مجسٹریٹ اجے کمار دویدی نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی خواہش کے مطابق زمینی محصول سے متعلق تنازعات کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کی مہم چلائی جارہی ہے۔ اسی سلسلے میں شراوستی نے دسمبر میں دفعہ 116 کے تحت منصوبہ بند مقدمات کی کل تعداد کے سلسلے میں زیر التواء مقدمات کو نمٹا کر ریاست میں پہلا مقام حاصل کیا ہے، جب کہ مین پوری نے دوسری اور ہاپوڑ نے تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اسی طرح شراوستی کے ساتھ مین پوری، ہاپوڑ وغیرہ 5 سال سے زائد عرصے سے زیر التواء مقدمات کو نمٹانے میں لیڈر بن کر ابھرے ہیں۔

# کنیز فاطمہ چیریٹیبل ایجوکیشنل اینڈ سوشل ویلفیر سوسائٹی، کریلی، الہ آباد کی جانب سے تہنیتی پروگرام کا انعقاد

پریاگ راج (پریس ریلیز) ۱۹؍ جنوری ۲۰۲۵ء کنیز فاطمہ چیریٹیبل ایجوکیشنل اینڈ سوشل ویلفیر سوسائٹی کی جانب سے ایک تہنیتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس کے تحت مس شیرین ثمر کو نیٹ ۲۰۲۴ء میں ۸۹ء۹۹ فی صد نمبر لا کرے اویں پوزیشن حاصل کی ہے۔ شیرین ثمر نے انٹیگرل یونیورسٹی لکھنؤ سے اپنی بی ٹیک اور ایم ٹیک کی پڑھائی کی ہے۔ دونوں ہی امتحانات میں انھیں نمایاں کامیابی ملی اور اب وہ ڈیری پروڈکٹس میں ریسرچ کا ارادہ رکھتی ہیں۔ ان دنوں وہ اپنی ریسرچ سناپسس کی تیاری میں مشغول ہیں۔ ان کی محنت اور لگن کی ستائش اور بہتر مستقبل کی تمنا کرتے ہوئے کنیز فاطمہ سوسائٹی کے سرپرست جناب احسان اللہ انصاری صاحب نے غوث نگر واقع ان کی رہائش پر اس تہنیتی پروگرام کا انعقاد کیا جس کی صدارت معروف ادیب جناب کاظم عابدی نے کی اور پروفیسر صالحہ رشید بطور مہمان خصوصی موجود رہیں۔ اس موقعہ پر شیرین کے والد جناب ثمر علی خان اور ان کی اہلیہ محترمہ کی گلپوشی اور شال پوشی کر توصیفی سند پیش کی گئی۔ انھیں ایسی ہونہار بیٹی کی تعلیم و تربیت کرنے کی داد و ستائش کرتے ہوئے مبارکباد پیش کی گئی۔ مس شیرین ثمر اس پروگرام میں آن لائن موجود رہیں۔ دراصل کنیز فاطمہ سوسائٹی نے ایک نئی رسم کا آغاز کیا ہے کہ وہ ہونہار طلبہ کے والدین کی ان کی رہائش گاہ پر پہنچ کر تہنیت پیش کرے گی۔ اس سلسلہ کا یہ پہلا پروگرام تھا۔ جناب اسرار انصاری، محترمہ رضیہ خاتون، مس مریم احسان اللہ و ان کی والدہ، تبئی فاطمہ زہرا، جناب محمد آفاق احمد و دیگر شرکاء نے اس محفل کو رونق بخشی اور اس نئی شروعات کی خوب ستائش کی ساتھ ہی شیرین کو روشن مستقبل کی دعا دی۔

# علی گڑھ ٹرپل مرڈر کیس: درندگی کی انتہا باپ کے پیروں میں لپٹ گیا تھا سات سال کا معصوم

علی گڑھ: 19 جنوری (پی این ایس) 12 جولائی 2014 کی دوپہر 2.30 بجے علی گڑھ کے میلروج بائی پاس پر کیول وہار کالونی میں جس مکان کے آس پاس سب کچھ معمول کے مطابق تھا۔ جس مکان میں فوجی کرائے پر رہتا تھا اچانک اس مکان سے فائرنگ اور چیخ و پکار کی آوازیں رک رک کر آنے لگیں اندر کے خوفناک منظر سے سب بے خبر اور حیران تھے۔ سات سالہ معصوم بیٹا باپ کے قدموں سے لپٹ رہا تھا لیکن اس کے سر خون سوار تھا۔ اس نے بچے کو بھی مار ڈالا۔ اس واردات کے بعد پکڑے جانے کے بعد فوجی منوج اور اس کی زخمی بیٹی اسمیتا نے جو کچھ کہا، وہ سن کر لوگ حیران رہ گئے۔ اسمتا نے بتایا کہ لڑائی کے دوران باپ نے ماں کو قتل کیا تو سات سالہ معصوم بچہ باپ کے پاؤں سے چمٹ گیا۔ لیکن معصوم بچے کی فریاد بھول کر اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ بعد ازاں اس نے پڑوسی کو قتل کیا اور پھر اپنی بیٹی کو گولی مار کر فرار ہوگیا۔ تاہم ہجوم نے اسے پکڑ لیا۔ اس واقعے کے دوران رک رک کر ہو رہی فائرنگ سے قریبی پڑوسی بھی خوفزدہ ہوگئے۔ پولیس موقع پر پہنچی اور فیلڈ یونٹ نے تفتیش شروع کی تو سیما کی لاش بیڈ پر پڑی تھی۔ پڑوسی ششی بالا کمرے کی دہلیز پر مردہ پڑی تھی جبکہ بیٹا کمرے کے اندر مردہ پڑا تھا۔ تینوں کے سر، کنپٹی اور گردن پر گولیوں کے نشان تھے۔ موقع پر ایک کونے سے ایک رائفل ملی۔ ریوالور زمین پر پڑا تھا۔ قریب ہی پندرہ خالی کارتوس پڑے پائے گئے۔ منوج، جو اصل میں بلند شہر کوتوالی دیہات کے ہرتولی کا رہنے والا ہے، کی شادی 1998 میں لودھا کے بروت پھجمل کے وجے پال سنگھ کی بیٹی سیما سے ہوئی تھی۔ منوج کے والد راجندر پال سنگھ اور کسان بھائی یشپال سنگھ بھی ان کے گاؤں میں رہتے ہیں۔ شادی کے بعد دونوں کے بچے ہوئے۔ سیما نے اپنے والدین کے گھر لڑائی جھگڑے کی شکایت کی۔ اس کے بعد وہ آکر اپنے والدین کے گھر رہنے لگی۔ 2011 میں ان کی ریٹائرمنٹ کے بعد، جوڑے میں اتفاق ہوگیا اور وہ کیول وہار میں چوراہے کے قریب اپنے بہنوئی کے گھر میں کرائے پر اپنے خاندان کے ساتھ رہنے لگے۔ بہنوئی اپنے خاندان کے ساتھ غازی آباد میں رہتے ہیں۔ بیٹی نے بلیو برڈ اسکول میں تعلیم حاصل کی اور بیٹے نے OLF میں کلاس 3 میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ کھیر گاؤں موکے رہنے والے کے پی سنگھ اپنی بیوی ششی بالا کے ساتھ کرائے پر ایک ہی مکان میں رہتے تھے۔ ششی بالا پہلے ہی ایک پانچ سالہ بیٹے نشانت کی ماں تھی جب کہ قتل سے تین ماہ قبل اس نے ایک بیٹے کو بھی جنم دیا تھا۔ جس نے اس واقعے میں اپنی ماں کا سایہ کھو دیا۔ شراب پی کر بیوی اور بچوں کو مارتا تھا۔ واقعے کی مرکزی عینی شاہد زخمی بیٹی اسمیتا کے عدالت میں دیے گئے بیان کو دیکھیں تو واقعے کے وقت اس کی عمر 14 سال تھی۔ وہ جی ٹی روڈ پر واقع بلیو برڈ اسکول میں ساتویں جماعت کی طالبہ تھی۔ وقوعہ کے دن 2 بجے اسکول ختم ہونے کے بعد وہ 2:15 کے قریب گھر آئی تو اس کی ماں اور باپ آپس میں لڑ رہے تھے۔ اس دوران اس کے والد نے الماری سے اپنا لائسنس یافتہ ریوالور اور رائفل نکالی اور پہلے ماں کو گردن اور کمر میں گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ فائرنگ کی آواز سن کر پڑوس میں رہنے والی ایک کرایہ دار آنٹی ششی بالا اسے بچانے آئیں لیکن انہیں بھی سر میں گولی مار کر قتل کر دیا گیا۔ اسی دوران اس کا چھوٹا بھائی مانویندر جو دوسرے کمرے میں کھیل رہا تھا، آیا اور اپنے والد کے قدموں پر گر گیا اور اسے بھی سر میں گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد وہ خود کو بچانے کے لیے گھر سے باہر بھاگی لیکن اسے بھی گولی لگی جس کی وجہ سے وہ زخمی ہو کر وہیں نل کے قریب گر گئی۔ اس کے بعد جب پاپا ہتھیار لے کر بھاگے تو بھیڑ نے انہیں پکڑ لیا۔ جرح کے دوران لڑکی نے اعتراف کیا کہ اس کا باپ تقریباً ہر روز نشے کی حالت میں گھر آتا تھا اور ماں سے جھگڑا کرتا تھا۔ ماں کے ساتھ ساتھ وہ ہم دونوں بچوں کو بھی مارتا تھا۔ واردات کے بعد جب پولیس فوجی کو تھانے لے گئی اور اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے اپنے بیان میں کہا کہ وہ ایک بیماری میں مبتلا ہے جس میں اسے خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ اسے لگتا ہے کہ مستقبل قریب میں اسے اور اس کے خاندان کو کچھ نقصان پہنچے گا۔ اس پر اس کی بیوی نے اصرار کیا کہ آپ ڈپریشن میں مبتلا ہیں، اپنا علاج کروائیں۔ فوج سے ریٹائر ہونے کے بعد اس نے میرٹھ میں ایک پبلشنگ کمپنی میں گارڈ کے طور پر کام کیا۔ اس واقعے سے تین دن پہلے بھی جب اس نے چھٹی لی تو اس کی بیوی نے اس پر علاج کرانے کے لیے دباؤ ڈالا۔ بس اسی معاملے پر جھگڑا شروع ہوا۔ اس نے اپنا ریوالور لیا اور خودکشی کرنے کے لیے خود کو باتھ روم میں بند کر لیا۔ جب اس کی بیوی اسے باہر لے گئی تو غصے میں اس نے پہلے اپنی بیوی کو اس وقت گولی ماردی جب وہ بستر کے سہارے کھڑی تھی۔ جب وہ پہلی گولی سے بچ گئی تو دوسری گولی چلائی گئی۔ پھر کرایہ دار نے اپنے پڑوسی، اس کے بیٹے اور اس کی بیٹی کو گولی ماردی۔ یہ کرتے ہوئے اس نے سوچا کہ اگر وہ مر گیا تو ان کی زندگی کیسے گزرے گی۔ اس کے بعد وہ اپنی زندگی کا خاتمہ کرنے کے لیے بھاگا۔ لیکن ہجوم نے اسے پکڑ لیا۔ اس واقعے سے اگر کسی کو سب سے زیادہ صدمہ پہنچا ہے تو وہ اسمیتا ہے۔ وہ اپنے زندہ باپ سے کس حد تک نفرت کرتی ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آج تک اس نے اپنے والد کا ذکر تک نہیں کیا جس نے اس کے بھائی اور ماں کو قتل کیا تھا، اس سے ملنے جانے کو چھوڑ دیا۔ ہاں، وہ کبھی کبھی اپنی ماں اور بھائی کو یاد کر کے پریشان ہو جاتی ہے۔ تاہم اسمیتا، جو کہ اب 23 سال کی ہے، نے ایم بی اے کرنے کے بعد بی ایڈ میں داخلہ لے لیا ہے۔ اس واقعے کے بعد سے اب تک ماموں دلیپ سنگھ کے گھر نانی کے گھر میں زندگی گزاری جارہی ہے۔ وہ اس کے محافظ ہیں۔ فیصلے کے حوالے سے ان سے بات کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن گھر والوں نے جذباتی وجوہات کی بنا پر بات کرنے سے انکار کر دیا۔

# ریاست میں جی ایس ٹی سود اور جرمانے کی معافی کی اسکیم چلائی جارہی ہے

لکھنؤ: 19 جنوری (پی این ایس) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ہدایت کے مطابق، حکومت ہند کی جی ایس ٹی سود اور جرمانے کی معافی کی اسکیم ریاستی ٹیکس محکمہ، اتر پردیش کے ذریعے چلائی جارہی ہے۔ تمام تاجر اور خدمات فراہم کرنے والے اور چھوٹے، متوسط اور بڑے صنعت کار اس اسکیم سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ اسکیم صرف تاجروں کو ریلیف دینے کے لیے نافذ کی گئی ہے۔ یہ اطلاع دیتے ہوئے پرنسپل سکریٹری اسٹیٹ ٹیکس ایم دیوراج نے آج کہا کہ اتر پردیش میں کام کرنے والے تاجروں اور خدمات فراہم کرنے والوں کو سود میں چھوٹ دینے کے انتظام کے تحت سال 2017-2018، 2018-19 اور 2019 کے لیے سامان اور خدمات کے ذخائر 2020. ایسا کرنے پر سود اور جرمانہ معاف کیا جارہا ہے، انہوں نے کہا کہ یہ سکیم 31 مارچ 2025 تک نافذ ہے۔ انہوں نے تمام ٹیکس دہندگان پر زور دیا کہ وہ فوری طور پر حکومت ہند کی اس اسکیم سے فائدہ اٹھائیں۔ ٹیکس دہندگان اس سلسلے میں مزید معلومات کے لیے ریاستی محکمہ ٹیکس کے مقامی عہدیداروں سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ پرنسپل سکریٹری جی ایس ٹی نے کہا کہ تقریباً 1.84 لاکھ ٹیکس دہندگان کو اس اسکیم کا فائدہ ملے گا اور حکومت کی آمدنی حاصل کرنے کا ہدف بھی حاصل کیا جائے گا۔ محکمہ کی طرف سے متعلقہ ٹیکس دہندگان کو بھی انفرادی طور پر آگاہ کیا جارہا ہے۔ پرنسپل سکریٹری نے کہا کہ ریاستی ٹیکس محکمہ ریاست کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ حکومت تاجروں کے مفادات کے لیے پرعزم ہے۔ انہیں کسی صورت نقصان نہیں پہنچنے دیں گے۔

# بہرائچ: ٹائیگر کے حملے میں کسان کی موت

بہرائچ: 19 جنوری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بہرائچ کے تھانہ سجولی علاقے کے ایک کسان کی ٹائیگر حملے میں موت ہوگئی۔ موصول اطلاع کے مطابق کسان شودھر چوہان (55) کھیت کی رکھوالی کے لئے گئے تھے۔ ہفتہ کیش ام کو کھیت پر گئے شیودھر دیر رات تک واپس نہیں لوٹا۔ جس سے ان کے کنبے میں تشویش بڑھ گئی۔ اتوار کی صبح کنبے کے اراکین اور مقامی افراد نے مل کر شیودھر کی تلاش بین شروع کی۔ تلاش کے دوران ان کی لاش جنگل کے نزدیک پائی گئی۔ لاش کی حالت سے واضح ہوگیا کہ ان پر ٹائیگر نے حملہ کیا تھا جس نے ان کے چہرے اور جسم کے دیگر حصوں کو شدید طور سے نقصان پہنچایا تھا۔ اس واقعہ نے مقامی افراد کو گہرے صدمے میں ڈال دیا ہے۔ دوسری جانب پولیس نے لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا ہے۔ کترنیا گھاٹ وائلڈ لائف ڈویژن کے ڈی ایف او بی شیوشنکر نے بتایا کہ کسان کی موت بڑے جنگلی جانور کے حملے میں ہوئی ہے اور فی الحال ٹائیگر اور تیندوے کے پیروں کے نشانات کی جانچ کی جارہی ہے۔ سردست ٹائیگر کا ہی حملہ مانا جارہا ہے۔ وہیں محکمہ جنگلات کے سرکل افسر نے متوفی کنبے کو پانچ ہزار روپے کی معاشی مدد فراہم کی ہے۔

# کاشی ہندو، بدھ، جین سرکٹ کا مرکز بنے گا

وارانسی۔ کاشی کو منی ہندوستان بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں تمام مذاہب کے لوگ رہتے ہیں۔ اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے، جین مت کے آٹھویں تیرتھنکر، بھگوان چندر پربھو کی جائے پیدائش چندراوتی میں اب سیاحت کے نقطہ نظر سے توسیع کی جائے گی۔ بھگوان چندر پربھو: کاشی ہندو، بدھ اور جین مذاہب کے سرکٹ کا مرکز بن جائے گا۔ کاشی وشوناتھ، سارناتھ کے بعد، چندراوتی (چندر پوری) کے گنگا کنارے، جین مت کے آٹھویں تیرتھنکر، بھگوان چندر پربھو کی جائے پیدائش، کو سیاحتی مقام کے طور پر تیار کیا جارہا ہے۔ 07.17 کروڑ روپے کی لاگت سے تیار ہونے والا سیاحتی مقام مارچ تک تیار ہو جائے گا۔ چندراوتی گھاٹ وارانسی ہیڈ کوارٹر سے تقریباً 25 کلومیٹر دور وارانسی غازی پور NH 31 پر گنگا کے داہنے کنارے پر واقع ہے۔ یہ جین مت کے آٹھویں تیرتھنکر بھگوان چندر پربھو کی جائے پیدائش ہے۔ آج بھی یہاں شوتمبر اور دگمبر مندر موجود ہیں۔ دنیا بھر سے جین پیروکار یہاں یاترا کے لیے آتے ہیں۔ ایسے گھاٹ پر جین سرکٹ کی تعمیر سے سارناتھ بدھ سرکٹ اور قریبی عمر ہن سوارید مہندر دھام اور مارکنڈے مہادیو مندر سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کریں گے۔ جین سرکٹ کی تعمیر سے یہاں روزگار کے مواقع بھی بڑھیں گے۔ جین سرکٹ تین مذاہب کا سرکٹ ہوگا۔ آبی گزرگاہ سے جڑے ہونے سے ملک اور بیرون ملک سے کاشی آنے والا ہر سیاح آسانی سے یہاں آسکتا ہے۔ یہاں ترقی ہوگی اور مقامی لوگوں کو روزگار بھی ملے گا۔ ابھی تک، دنیا بھر سے خود انحصار جین یہاں یاترا کے لیے آتے ہیں، جب یہ سرکٹ شروع ہو جائے گا، تینوں مذاہب کے لوگ آنا شروع ہو جائیں گے۔ مرکزی اور ریاستی محکمہ سیاحت کے ذریعہ چندراوتی گنگا کنارے پر گھاٹ کے ساتھ سیاحتی سہولیات تیار کی جارہی ہیں۔ جین سرکٹ پروجیکٹ کے تحت خوبصورت گھاٹ کی تعمیر کا کام 60 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔ اس کا سنگ بنیاد پچھلے سال سابق مرکزی وزیر ڈاکٹر مہندر ناتھ پانڈے نے رکھا تھا۔ یہاں 200 میٹر لمبا گھاٹ بنایا جارہا ہے۔ اس میں تین پلیٹ فارم کی سیڑھیاں بنائی جارہی ہیں۔ گھاٹ کی تعمیر میں گیبیون اور ریٹیننگ وال کا استعمال کیا جارہا ہے۔ یہ بالکل کاشی کے پرانے گھاٹوں کی طرح نظر آئے گا۔ گھاٹ پر آنے والے سیاحوں کے لیے سہولیات تیار کی جارہی ہیں۔ اس میں ٹوائلٹ بلاک، ریسٹ ہاؤس، سولر لائٹ، پورٹیبل چینجنگ روم تعمیر کیا جائے گا۔ اس علاقے میں مختلف مقامات پر اشارے لگائے جائیں گے۔

# باندہ: دو ٹرکوں میں ٹکر، دونوں ڈرائیوروں کی جلنے سے ہوئی موت

باندہ: 19 جنوری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع باندہ کے تندواری تھانہ علاقے میں اتوار کو دو ٹرک میں ہوئی خوفناک ٹکر میں آگ لگ جانے سے دونوں ٹرک جل کر تباہ ہوگئے اور دونوں ڈرائیوروں کی موت ٹرکوں کے اندر آگ سے جل کر ہوگئی۔ اس ضمن میں جانکاری دیتے ہوئے پولیس سرکل افسر بھیر وسور بھ سنگھ نے بتایا کہ ضلع رائے بریلی کے مہاراج گنج تھانہ علاقے کی پہاڑ پور گاؤں کے چری پوروا باشندہ ٹرک ڈرائیور 23 سالہ نیرج یادو ٹرک میں کبرئی (مہوبہ) سے گٹی لے کر رائے بریلی جارہے تھے۔ وہی امیٹھی ضلع کے منشی گنج تھانہ علاقے کے کاری کری گاؤں کے ددو پوروا باشندہ 24 سالہ ٹرک ڈرائیور سنیل یادو فتح پور سے کبرئی گٹی لینے جارہے تھے۔ راستے میں باندہ۔ فتح پور شاہراہ میں واقع جسئی پور گاؤں کے پہلوان بابا آشرم کے نزدیک گھنے کہرے میں مخالف سمت میں چل رہے تیز رفتار کے دونوں ٹرک آپس میں ٹکرا گئے اور اچانک دونوں ٹرک آگ لگنے سے جلنے لگے۔ اطلاع ملنے پر فوراً موقع پر پہنچی پولیس و فائر بریگیڈ نے آگ پر قابو پایا لیکن تب تک دونوں ٹرک کے ڈرائیوروں کی ٹرک کے اندر پھنسے رہ جانے سے جل کر موقع پر ہی موت ہوگئی جبکہ رائے بریلی کے مہاراج گنج تھانہ علاقے کے پہاڑ پور گاؤں کی چری کا پوروا باشندہ 22 سالہ ٹرک کنڈکٹر سمت نے ٹرک سے کود کر اپنی جان بچائی۔ پولیس نے بتایا کہ اس حادثے کے بعد باندہ۔ فتح پور شاہراہ پر موقع واردات پر بھاری جام لگ گیا۔ آنے جانے والے دونوں جانب سڑکوں پر گاڑیاں جام میں پھنس گئیں۔ جہاں جام کھلوانے میں پولیس کو گھنٹوں کی مشقت کرنی پڑی۔ پولیس کے مطابق دونوں ڈرائیوروں کی لاشیں ٹرک سے باہر نکال کر پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج کر آگے کی کاروائی شروع کی گئی ہے۔

# جیسا دکھائی دینے کی کرتے ہو کوششیں

رشیدالدین

جموں وکشمیر میں اسمبلی انتخابات کا وعدہ تو پورا ہوگیا لیکن ریاست کا درجہ کب بحال ہوگا؟ جموں وکشمیر کے عوام وزیراعظم نریندرمودی سے یہ سوال کررہے ہیں۔ اسمبلی انتخابات اور نئی حکومت کی تشکیل کے بعد وزیراعظم نریندرمودی نے وادی کا پہلا دورہ کیا اور ترقیاتی اسکیمات کا افتتاح انجام دیا۔ چیف منسٹر عمر عبداللہ نے نریندرمودی کو ریاست کے موقف کی بحالی کا وعدہ یاد دلایا اور واضح کیا کہ ریاست کا موقف ہر کشمیری عوام کے دل کی آواز ہے۔ نریندرمودی نے ایک چالاک سیاستداں کی طرح جواب دیا کہ اگر وعدہ کیا گیا تو ضرور پورا کیا جائے گا اور صحیح وقت پر صحیح فیصلہ ہوگا۔ مرکز میں بی جے پی برسراقتدار آنے کے بعد جموں وکشمیر سے ناانصافیوں کا سلسلہ شروع ہوا جو آج تک جاری ہے۔ بی جے پی نے مسلم اکثریتی واحد ریاست کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہوئے وادی میں زعفرانی پرچم لہرانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا لیکن اسمبلی انتخابات کے نتائج سے مایوسی ہوئی۔ لہٰذا ریاست کے موقف کی بحالی کا فیصلہ فوری طور پر دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ بی جے پی ایجنڈہ میں کشمیر کے خصوصی موقف سے متعلق دفعہ 370 کی برخواستگی کا مسئلہ ابتداء سے شامل تھا۔ اٹل بہاری واجپائی ملک کے وزیراعظم رہے لیکن انہوں نے دفعہ 370 کو نہیں چھیڑا۔ نریندرمودی نے نہ صرف بابری مسجد کی اراضی رام مندر کے لئے حاصل کرلی بلکہ دفعہ 370 کی برخواستگی کے ذریعہ ایجنڈہ کے دو اہم امور کی تکمیل کردی اور اب یکساں سیول کوڈ کے نفاذ کی تیاریاں ہیں۔ نریندرمودی نے کشمیر کے بارے میں اٹل بہاری واجپائی کے انسانیت، جمہوریت اور کشمیریت کے نعرہ پر عمل آوری کا اعلان کیا تھا۔ نریندرمودی نے کشمیر میں قیام امن کیلئے گولی کے بجائے میٹھی بولی کے استعمال کا وعدہ کیا تھا۔ وعدوں پر کس حد تک عمل کیا گیا، اس سے عوام اچھی طرح واقف ہیں۔ کشمیریت کے جذبہ کی کوئی قدر نہیں کی گئی اور کشمیریوں کے ساتھ رویہ انسانیت کا نہیں رہا۔ رہی بات جمہوریت کی تو ریاست کے موقف کو ختم کرتے ہوئے دو مرکزی زیرانتظام علاقوں کی تشکیل جمہوریت کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ ملک کی آزادی اور تقسیم کے موقع پر کشمیری عوام نے ہندوستان کے ساتھ وابستہ رہنے کا فیصلہ کرتے ہوئے نظریہ پاکستان کو مسترد کردیا تھا۔ ان کے اس جذبہ کا احترام کرتے ہوئے دستور میں دفعہ 370 کے تحت خصوصی مراعات دی گئیں۔ کشمیریوں کا خصوصی موقف بی جے پی اور سنگھ پریوار کو کھٹک رہا تھا اور مرکز میں اقتدار ملتے ہی کشمیر کے ساتھ ناانصافی کی گئی۔ کشمیریت، انسانیت اور جمہوریت تینوں میں کسی ایک کو بھی برقرار نہیں رکھا گیا۔ خصوصی موقف کی برخواستگی اور ریاست کا درجہ ختم کرتے ہوئے دو مرکزی زیرانتظام علاقوں کی تشکیل کے پانچ سال بعد ستمبر 2024 میں اسمبلی انتخابات کرائے گئے۔ دفعہ 370 کی بحالی کیلئے عوامی احتجاج کو کچل دیا گیا۔ قائدین اور جہد کاروں کو برسوں جیلوں میں محروس رکھا گیا۔ دراصل بی جے پی کو یقین تھا کہ ملک کی واحد مسلم اکثریتی ریاست کا موقف ختم کرتے ہوئے اقتدار حاصل کرلے گی۔ مرکزی زیرانتظام علاقوں میں تقسیم کے علاوہ اسمبلی حلقہ جات کی نئی حد بندی کے ذریعہ مسلم آبادی والے حلقہ جات کو نشانہ بنایا گیا۔ مودی حکومت نے اقتدار کی امید میں اسمبلی انتخابات منعقد کئے اور اسے وعدہ کی تکمیل کے طور پر پیش کیا گیا۔ اسمبلی چناؤ میں وادی کے رائے دہندوں نے بی جے پی کو سزا دی اور اسے صرف جموں تک محدود کردیا۔ وادیٔ کشمیر میں بی جے پی کو ایک بھی نشست حاصل نہیں ہوسکی۔ 90 رکنی اسمبلی میں نیشنل کانفرنس، کانگریس اور سی پی ایم اتحاد کو 49 نشستوں کے ذریعہ اقتدار حاصل ہوا۔ کشمیر میں اقتدار کا خواب بکھر جانے کے بعد مودی حکومت سے باقی وعدوں کی تکمیل کی فوری طور پر توقع نہیں کی جاسکتی۔ ڈسمبر 2014 میں آخری اسمبلی چناؤ ہوئے

## کشمیر...... 370 کی بحالی تک انصاف نہیں
## موہن بھاگوت...... حقیقی چہرہ بے نقاب

تھے۔ پی ڈی پی سے اتحاد کرتے ہوئے بی جے پی نے مخلوط حکومت قائم کی تھی لیکن جون 2018 میں محبوبہ مفتی حکومت کی تائید سے دستبرداری اختیار کرتے ہوئے صدر راج نافذ کردیا گیا۔ 2019 میں دفعہ 370 کی برخواستگی اور دو مرکزی زیرانتظام علاقوں کے حق میں پارلیمنٹ میں قانون سازی کی گئی۔ پانچ سال تک عوام کو اپنی پسند کی حکومت کی تشکیل کے حق سے محروم رکھا گیا۔ بی جے پی کو جب یقین ہوگیا کہ دفعہ 370 اور ریاست کے موقف کی بحالی کا مطالبہ کمزور پڑچکا ہے تو اس نے وعدہ کی تکمیل کے نام پر الیکشن کا اعلان کیا۔ مودی اور امیت شاہ کو یقین تھا کہ پہلی مرتبہ بی جے پی تنہا اپنی طاقت پر اقتدار حاصل کرے گی لیکن کشمیری عوام نے ثابت کردیا کہ کشمیریت کا جذبہ ابھی زندہ ہے۔

آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت کو 78 سال بعد ملک کی آزادی دکھائی دی ہے۔ آر ایس ایس سربراہ کے حالیہ عرصہ میں بعض بیانات سے عوام میں یہ تاثر پیدا ہوا تھا کہ موہن بھاگوت جارحانہ فرقہ پرستی کے خلاف ہیں۔ بھاگوت نے ماب لنچنگ کی مخالفت کی تھی اور گزشتہ دنوں ہندو تنظیموں کو مشورہ دیا تھا کہ وہ ہر مسجد کے نیچے مندر کی تلاش کا کام ترک کردیں۔ موہن بھاگوت کے بیانات کا سیکولر طاقتوں نے خیرمقدم کرتے ہوئے امید ظاہر کی تھی کہ موہن بھاگوت ملک میں جاری فرقہ وارانہ سیاست کی مہم کے خلاف حکومت کو پابند کریں گے۔ ابتداء میں یہ تاثر پیدا ہوا کہ آر ایس ایس کو نریندرمودی حکومت کی پالیسیوں سے اختلاف ہے۔ موہن بھاگوت کے بیانات سے متاثر ہوکر بھولے بھالے مسلم رہنماؤں نے آر ایس ایس سربراہ سے ملاقات کی اور ملک کو فرقہ واریت سے نجات دلانے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ یہ سب کچھ چلتا رہا لیکن موہن بھاگوت کا حقیقی چہرہ گزشتہ دنوں اس وقت بے نقاب ہوا جب انہوں نے خود اپنے چہرہ کی نقاب الٹ دی۔ بھاگوت نے کہا کہ ملک کو آزادی 1947 میں حاصل نہیں ہوئی بلکہ ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر کے بعد ملک حقیقی معنوں میں آزاد ہوا ہے۔ بھاگوت نے دستور ہند کو آزادی کی علامت تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔ سوال یہ پیدا ہوا ہے کہ موہن بھاگوت 15 اگست 1947 سے آج تک کیا غلامی کی زندگی بسر کررہے تھے؟ اگر رام مندر کی تعمیر سے ملک کو حقیقی آزادی حاصل ہوئی تو پھر ہندوستان پر کیا انگریزوں کا راج برقرار تھا؟ اٹل بہاری واجپائی اور نریندرمودی ملک کے وزیراعظم کے عہدہ پر فائز ہوئے تو کیا انگریزوں نے انہیں وزیراعظم بنایا تھا؟ موہن بھاگوت نے آزادی کے بارے میں آر ایس ایس اور سنگھ پریوار کے حقیقی نظریہ کی ترجمانی کی ہے۔ دراصل جدوجہد آزادی سے آر ایس ایس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ مجاہدین آزادی میں سنگھ پریوار کا کوئی لیڈر شامل نہیں تھا برخلاف اس کے انگریزوں کی تائید اور مجاہدین آزادی کی مخبری کے واضح ثبوت منظر عام پر آئے ہیں۔ آر ایس ایس کے نظریہ ساز قائدین کے مکتوب منظر عام پر آئے جس میں انہوں نے جیل سے رہائی کیلئے انگریزوں سے معذرت خواہی کی تھی۔ رام مندر کی تعمیر کو ملک کی حقیقی آزادی سے جوڑتے ہوئے موہن بھاگوت نے ملک میں نفرت کی ایک نئی لہر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ ایسے وقت جبکہ نریندرمودی حکومت کی سرپرستی میں ملک میں فرقہ پرستی کا زہر تیزی سے پھیل رہا ہے، موہن بھاگوت نے جلتے پر تیل چھڑکنے کا کام کیا ہے۔ موہن بھاگوت کا یہ بیان کوئی سیکولر یا مسلم قائد دیتا تو اس کے خلاف ملک سے غداری کا مقدمہ دائر کیا جاتا لیکن جدوجہد آزادی اور مجاہدین آزادی کی توہین کے باوجود وزیراعظم نریندرمودی اور وزیرداخلہ امیت شاہ کی زبان بند ہے۔ ان دونوں کی خاموشی دراصل موہن بھاگوت کے بیان کی تائید کے مترادف ہے۔ اگر موہن بھاگوت کا بیان درست ہے تو پھر نریندرمودی کو یوم آزادی کے موقع پر 78 سال کی تقاریب کے بجائے رام مندر کی تعمیر سے آزادی کے برسوں کا تعین کرنا چاہئے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ملک کا قومی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا موہن بھاگوت کے بیان پر خاموش ہے۔ دراصل گزشتہ 10 برسوں میں نریندرمودی نے میڈیا کو گودی میڈیا میں تبدیل کردیا ہے۔ کوئی مسلمان یا سیکولر قائد بیان دے دے تو ٹی وی چیانلس پر دن رات مذمت اور مباحث کے ذریعہ تنقید کی جاتی ہے لیکن کسی بھی ٹی وی چیانل نے موہن بھاگوت کے بیان پر تبصرہ کی جسارت نہیں کی۔ ویسے بھی مجاہدین آزادی اور جدوجہد آزادی کے بارے میں آر ایس ایس کے نظریات پہلے ہی سے مختلف ہیں۔ آر ایس ایس کے ہیڈکوارٹر پر قومی پرچم لہرانے کی روایت نہیں ہے اور نہ ہی مجاہدین آزادی کو خراج پیش کیا جاتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ موہن بھاگوت ملک میں بی جے پی کو مستحکم کرنے کیلئے نفرت کی ایک نئی مہم چھیڑنے کی تیاری میں ہیں تاکہ آئندہ عام انتخابات میں بی جے پی تنہا واضح اکثریت حاصل کرے۔ پروفیسر وسیم بریلوی نے کیا خوب کہا ہے۔

جیسا دکھائی دینے کی کرتے ہو کوششیں
میں خوب جانتا ہوں کہ ویسے نہیں ہو تم

☆☆☆



# آئینی اصولوں کی جگہ مذہبی شناخت مسلط کرنے کی کوشش

**بی جے پی آئینی اصولوں کے بجائے مذہبی شناخت کو فروغ دے رہی ہے، جس کا اقلیتوں پر خطرناک اثر ہوگا اور جمہوری اقدار کو کمزور کرے گا**

اشوک سوین

آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت کا حالیہ بیان کہ ہندوستان کو مکمل آزادی 1947 میں نہیں بلکہ ایودھیا میں رام مندر کے بننے پر ملی، واضح طور پر یہ بتاتا ہے کہ قوم پرستی کے حوالے سے آر ایس ایس کے نظریات اور کثیر الثقافت نظریہ میں گہرا فرق ہے۔ یہ نقطہ نظر آر ایس ایس کی 'ہندوتوا قوم پرستی' کے تئیں وفاداری کی علامت ہے، جو انتہائی تنگ نظر اور اخراجی ہے اور ہندوستان کے آئین اور اس کی شاندار آزادی کی جنگ کے لیے مرکزی طور پر شامل اور سیکولر عوامی اخلاقیات کی بجائے ایک یکجہتی ہندو شناخت کو ترجیح دیتا ہے۔ کے بی ہیڈگیوار کی 1925 میں قائم کی گئی آر ایس ایس نے ہمیشہ اپنے آپ کو ہندو ثقافتی بالادستی کے محافظ کے طور پر پیش کیا ہے۔ وی ڈی ساورکر کی ہندوتو کے تصور سے متاثر ہوکر آر ایس ایس ہندو ورثہ، ثقافت اور مذہب کے حوالے سے ہندوستانی شناخت کو متعین کرتا ہے۔ ہندو مذہب کے برعکس، ہندوتو ایک سیاسی نظریہ ہے جو ہندوستان کو ایک ایسے ہندو ریاست میں تبدیل کرنے کی کوشش کرتا ہے جہاں مسلمان، عیسائی اور سکھ جیسے اقلیتی گروہ کمتر درجے کے ہوں گے۔ یہ اخراجی نقطہ نظر مہاتما گاندھی، جواہر لال نہرو اور بی آر امبیڈکر جیسے رہنماؤں کے اقدامات کے بالکل مخالف ہے جنہوں نے ایک سیکولر، جمہوری اور شمولیتی ہندوستان کا خواب دیکھا تھا۔

آر ایس ایس کے تاریخی کردار کا مطالعہ کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں یہ بالکل غائب رہی۔ جبکہ گاندھی نے عدم تشدد کے ذریعے لاکھوں لوگوں کو منظم کیا اور نہرو نے تنوع میں اتحاد کا نظریہ پیش کیا، آر ایس ایس چالبازی سے الگ تھلگ رہا۔ ہیڈگیوار سمیت اس کے رہنماؤں نے نوآبادیاتی مخالف تحریکوں میں شرکت کی بجائے نظریاتی تعلیم کو ترجیح دی۔ 'بھارت چھوڑو تحریک' جیسے اہم مواقع پر آر ایس ایس نے برطانوی سامراج کے خلاف لڑنے کی بجائے اپنے تنظیمی دائرہ کو بڑھانا پسند کیا۔ آزادی کی جنگ میں اس کی عدم شرکت کی کمی آر ایس ایس کے ہندوستانی قوم پرستی کے حق میں اس کے دعوں کو کمزور کرتی ہے۔ اس کے علاوہ، آر ایس ایس کا نظریاتی ڈھانچہ وہی ہے جو دوقومی نظریہ کے متنازعہ دلائل کا ہے۔ جبکہ مسلم لیگ نے مذہبی شناخت کی بنیاد پر ایک الگ پاکستان کا مطالبہ کیا، آر ایس ایس کے ہندو قوم کے نظریے نے اس خیال کو کھل کر تسلیم کیا کہ مذہب قوم پرستی کو متعین کرسکتا ہے۔ ساورکر کے تحریروں نے ہندو قوم سے مسلمانوں اور عیسائیوں کے اخراج کو کھل کر تسلیم کیا۔ اس نظریاتی رویے نے حقیقت میں شامل اور کثیر الثقافتی ہندوستانی شناخت کے امکان کو ختم کردیا۔

آزادی کے بعد ہندوستانی قوم پرستی کے اہم علامات کے بارے میں آر ایس ایس کی مخالفت سے اس کا تنگ نظر نقطہ نظر اور بھی واضح ہوگیا۔ منواسمرتی کے حامی کے طور پر جانے جانے والے آر ایس ایس نے ہندوستانی آئین کی سیکولر ساخت اور جمہوری اقدار پر تنقید کی اور ان اصولوں کو ہندو قوم کے قیام کے خلاف سمجھا۔ بی آر امبیڈکر کی جانب سے ایک ایسا آئین بنانے کی کوششوں کو جس میں ذاتی حقوق کا تحفظ اور برابری برقرار رکھی جائے، ہندوتو کے دانشوروں کی تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ آر ایس ایس نے قومی ترانہ 'جن گن من' پر بھی اعتراض کیا اور 'وندے ماترم' کی وسیع پذیرائی پر سوالات اٹھائے اور ایسے علامات کی حمایت کی جو اس کے ہندو مرکزیت کے نقطہ نظر سے ہم آہنگ ہوں۔ قومی علامتوں کو اس طرح منتخب طریقے سے اپنانے سے یہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہ آر ایس ایس کو کثیر الثقافتی ہندوستان کے بارے میں کسی باہمی سمجھوتے والے نقطہ نظر اپنانے میں کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ ہندوستانی قوم پرستی کے بارے میں مرکزی خیال سے مختلف ایک اور اہم مثال ترنگے کو ہندوستان کے قومی پرچم کے طور پر تسلیم کرنے سے انکار کرنا ہے۔ آر ایس ایس نے ترنگے پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہندو ثقافت کی مناسب نمائندگی نہیں کرتا۔ آزاد ہندوستان کے نشان کے طور پر ترنگے کو اپنایا گیا لیکن آر ایس ایس نے تقریباً پانچ دہائیوں تک اپنے ناگپور ہیڈکوارٹر میں اسے لہرانے سے پرہیز کیا۔ قومی پرچم کی اس طویل مدت تک مخالفت نے تنظیم کی اجتماعی قومی شناخت کے علامات کو اپنانے کی عدم خواہش کو اجاگر کیا جو اس کی ہندوتو نظریہ سے ہم آہنگ نہیں تھے۔

ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر اور یہ دعویٰ کہ یہ ہندوستان کی آزادی کے مکمل ہونے کا نشان ہے، ہندوتو کو ہندوستانی قوم پرستی کے برابر کھڑا کرنے کی کوششوں کا اشارہ ہے۔ آر ایس ایس اور اس کے اتحادیوں کی جانب سے چلائی جانے والی ایودھیا تحریک نے آئینی اقدار اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی پر مذہبی اکثریتی قوم پرستی کو ترجیح دی۔ 1992 میں بابری مسجد کا انہدام، ایک غیر قانونی عمل جس نے فرقہ وارانہ تقسیم کو مزید گہرا کیا، یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہندوتو طاقتیں اپنے غلبہ کو قائم کرنے کے لیے کس حد تک جاسکتی ہیں۔ رام مندر کو قومی فخر کے اعلیٰ نشان کے طور پر پیش کرکے آر ایس ایس مذہبی بنیاد پر ہندوستانی شناخت کو دوبارہ متعین کرنا چاہتا ہے، جمہوریہ کی سیکولر بنیادوں کو تباہ کرنا چاہتا ہے اور آئین کے مقاصد کو کمزور کرنا چاہتا ہے۔ آزادی کی لڑائی کے دوران جس ہندوستانی قوم پرستی کا قیام ہوا، وہ تنوع میں اتحاد کے تصور پر مبنی ہے۔ یہ ہندوستانی ذیلی براعظم کی تشکیل کرنے والی ثقافتوں، زبانوں، مذاہب اور شناختوں کی کثرت کو تسلیم کرتا ہے اور اس کا جشن مناتا ہے۔ آئین میں موجود سیکولرازم یہ یقینی بناتا ہے کہ ریاست مذہب کے معاملات میں غیر جانبدار رہے اور تمام شہریوں کے ساتھ یکساں سلوک کرے، جبکہ ہندوتو قوم پرستی یکساں شناخت مسلط کرنا چاہتی ہے جو ایک کمیونٹی کو خصوصی مراعات دیتی ہے اور ہندوستانی جمہوریت کی بنیاد بنانے والے شامل کرنے والے اصولوں کو کمزور کرتی ہے۔

آر ایس ایس کا نظریہ قوم کی یکجہتی اور سالمیت کے لیے سنگین خطرات پیدا کرتا ہے۔ ہندوستانی شناخت کو ہندو شناخت کے برابر مان کر، ہندوتو قوم پرستی اقلیتی گروہوں کو الگ تھلگ اور حاشیے پر ڈالتی ہے، تفریق اور غصے کو بڑھاوا دیتی ہے۔ ہندو قوم پرستی پر زور دینا جدید ہندوستان کو متعین کرنے والے سیکولر اور جمہوری اقدار کو خطرے میں ڈالتا ہے جس سے اکثریتی قوم پرستی اور اخراج کا راستہ ہموار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، تاریخ کے حوالے سے آر ایس ایس کا ترمیمی نقطہ نظر ہندو ثقافتی غلبہ کی تعریف کرتا ہے جبکہ مختلف کمیونٹیز کے کردار کو نظرانداز کرتا ہے اور یہ ہندوستان کے بھرپور اور پیچیدہ ورثے کو مسخ کرتا ہے۔

راہل گاندھی نے موہن بھاگوت کے بیان کو ہندوستان کے جمہوری اور اس کے آئین کے بنیادی اصولوں کے ساتھ غداری قرار دیا۔ یہ دعویٰ کہ رام مندر کے بغیر ہندوستان کی آزادی مکمل نہیں تھی محض بیانات بازی نہیں بلکہ ہندوستانی قوم پرستی کے جوہر کو دوبارہ متعین کرنے کی کوشش کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس کا سادہ مطلب یہ ہے کہ آئینی اصولوں کی بجائے مذہبی شناخت کو ترجیح دینا جو قوم کے کثیر الثقافتی تانے بانے کو خطرے میں ڈال دیتا ہے۔ ایسا نقطہ نظر فرقہ وارانہ تقسیم اور مختلف کمیونٹیز کے درمیان عدم اعتماد کو فروغ دینے والا ثابت ہورہا ہے۔ جیسے جیسے ہندوستان اپنے مستقبل کی جانب بڑھ رہا ہے، ہندوتو اور قوم پرستی کو آپس میں جوڑنے کی کوششوں کے خلاف مزاحمت کا کھڑا ہونا قدرتی ہے۔ یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ہندوستانی تجربے کی کامیابی تنوع کو اپنانے، سیکولرازم کو برقرار رکھنے اور تمام شہریوں، چاہے ان کا ایمان اور پس منظر کچھ بھی ہو، کے لیے انصاف اور مساوات کو یقینی بنانے میں مضمر ہے۔

# حماس اسرائیل جنگ بندی، غزہ کے عوام کو سلام!

خورشید عالم داؤد قاسمی

یاسر عرفات کی وفات کے بعد، ابو مازن محمود عباس فلسطین کے صدر بنے۔ عالمی سطح پر انھیں فلسطین کا صدر اور نمائندہ سمجھا جاتا ہے۔ وہ سن 2005 سے فلسطین کے صدر ہیں۔ انھوں نے فلسطین کی آزادی، فلسطینی عوام کے حقوق اور ان کی خودمختاری کے مسئلے کو عالمی سطح پر اس لب ولہجہ اور حکمت عملی کے ساتھ نہیں اٹھایا، جس کے وہ متقاضی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ فلسطین کے مسئلے کو اٹھانے کے لیے جو قوت ایمانی اور جذبۂ صادق چاہیے، وہ ان میں مفقود ہے۔ "آپریشن طوفان الاقصیٰ" بہت سوچ سمجھ کر کیا گیا تھا۔ اگر وہ آپریشن نہیں کیا جاتا؛ تو مسجد اقصیٰ کی موجودہ پوزیشن میں بہت کچھ تبدیلی آگئی ہوتی، قضیہ فلسطین آج بہت ہی پیچیدہ ہوگیا ہوتا، انضمامی پروگرام بڑی سرعت سے بڑھتا اور لوگ فلسطین کو بھول گئے ہوتے۔ آپریشن طوفان الاقصیٰ کے بعد، نہ صرف مشرق ومغرب اور شمال وجنوب کے بے شمار ممالک کے عوام کے درمیان فلسطین اہم موضوع بنا، بلکہ بہت سے ممالک کے سیاستدانوں نے بھی فلسطین کے حوالے سے گفتگو شروع کردی، بلکہ متعدد ممالک نے فلسطین کو ایک ریاست کے طور پر تسلیم بھی کیا۔ بہت سے یورپی، امریکی، ایشیائی اور افریقی ممالک میں عوام نے فلسطین کے حق میں بڑے بڑے مظاہرے کیے؛ تاکہ فلسطینیوں کو ان کا جائز حق مل سکے۔ صہیونی ریاست نے اس جنگ میں غزہ کو ملبے میں تبدیل کردیا۔ غزہ کے عوام نے اپنے جان ومال کی قربانیاں پیش کی۔ جنگ دوران ان کو دو وقت کے کھانے بھی وقت پر نصیب نہیں ہوئے۔ ان کو پینے کا پانی بھی آسانی سے میسر نہیں تھا۔ وہ شمالی غزہ سے جنوبی غزہ اور جنوبی غزہ سے شمالی غزہ کا چکر کاٹتے رہے۔ اس طویل مدت میں انھیں ایک دن کے لیے بھی سکون میسر نہیں ہوا۔ وہ سب پریشان رہے۔ یہ دہشت گردانہ حملہ صرف چند گھنٹے اور چند دنوں کے لیے نہیں تھا، بلکہ یہ ساڑھے پندرہ مہینے تک جاری رہا، مگر غزہ کے عام لوگوں نے صبر کا مظاہرہ کیا۔ انھوں نے اپنے قائدین کی مخالفت نہیں کی۔ انھوں نے اپنے لیڈر کے خلاف بغاوت نہیں کی۔ اس جنگ بندی کے موقع پر غزہ کے ان بہادر اور صابر عوام کو سلام۔ ان کے دلیر قائدین و مجاہدین کو سلام کہ انھوں نے مسجد اقصیٰ کی حفاظت کے لیے اور فلسطین کے وجود کے لیے اپنے جانوں کی قربانیاں پیش کی، مگر صہیونی قابض ریاست کے خطرناک ایجنڈے کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔

جنگ بندی کے معاہدے کے اعلان کے بعد، حماس کی طرف سے مذاکراتی کمیٹی کے سربراہ، ڈاکٹر خلیل الحیہ نے اپنے تفصیلی بیان میں کہا: اس تاریخی لمحے میں، جو ہمارے عوام کی جدوجہد اور مسلسل صبر کا نتیجہ ہے، جو دہائیوں سے جاری ہے اور جس کے بعد، ایک نیا دور شروع ہوگا، ہم غزہ کے عظیم عوام کو فخر اور عظمت کے تمام الفاظ پیش کرتے ہیں۔ "انھوں نے کہا: "اے اہل غزہ، اے عظمت کے حامل لوگو، اے شہداء، زخمیوں، اسیران اور مفقودین کے اہل خانہ، جنھوں نے وعدہ سچ ثابت کیا، صبر کیا اور وہ تکالیف برداشت کیں جن کا کسی نے بھی پہلے سامنا نہیں کیا اور آپ نے وہ سب کچھ جھیلا جو کسی اور نے نہ جھیلا۔ آپ صبر کے ہر موقع پر ثابت قدم رہے، جہاد کے میدان میں لڑے اور اللہ کے حکم سے عظیم ترین عزت حاصل کی۔ خوشی ہے کہ آپ کے عزم، جدوجہد، صبر، قربانیوں اور آپ کی بے شمار خدمات کا صلہ ملے گا۔ ہم اس عظیم لمحے میں، عظیم شہداء کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، جن میں بچے، خواتین، بزرگ، علماء، مجاہدین، ڈاکٹرز، صحافی، دفاعی اہل کار، حکومت اور پولیس کے ارکان اور قبائلی افراد شامل ہیں۔"

اس جنگ میں غزہ کے عوام کو شدید نقصان پہنچا۔ صہیونی ریاست کی طرف سے شہری علاقوں میں بمباری اور زمینی حملوں کی وجہ سے غزہ کے تقریباً چھیالیس ہزار چھ سو افراد کی شہادت ہوئی ہے۔ برطانوی محققین کی قیادت میں کام کرنے والے گروپ نے اندازہ لگایا ہے کہ ان میں 59 فی صد کے قریب بچے، خواتین اور بزرگ ہیں۔ برطانیہ سے شائع ہونے والا مشہور طبی جریدہ: "دی لینسیٹ" کی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ غزہ کی وزارت صحت کی جانب سے جنگ میں شہید ہونے والے لوگوں کی جو تعداد بتائی گئی ہے، وہ تقریباً چالیس فی صد کم ہے۔ تقریباً ایک لاکھ دس ہزار لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ مادی نقصان بھی بڑے پیمانے پر ہوا ہے۔ غزہ میں انفراسٹرکچر، جیسے مکانات، مدارس، اسکول، اسپتال، مسجدیں، شفاخانے، چرچ سڑکیں وغیرہ تباہ اور مسمار کیے جاچکے ہیں۔ بجلی اور پانی کے فراہمی کے نظام کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ غزہ کے عوام اپنے گھروں کو چھوڑ کر، پناہ گزیں بن چکے ہیں اور خیموں میں زندگی گذار رہے ہیں۔ معاشی طور پر بھی غزہ کے عام لوگوں کو بڑا نقصان پہنچا ہے۔ ان کے کاروبار، شوپ، کارخانے، فیکٹریاں وغیرہ تباہ ہوچکے ہیں۔ اس جنگ میں صہیونی

ریاست کے حملے میں 224 سے زیادہ انسانیت کی خدمت انجام دینے والے کارکنان کی بھی موت ہوئی جن میں "انروا" کے ملازمین بھی شامل ہیں۔ اس جنگ میں وہ صحافی جو غزہ کی پٹی میں اپنے فرائض انجام دے رہے تھے، ان کی ایک بڑی تعداد شہید ہوئی ہے۔ "رپورٹرز ود آؤٹ بارڈرز" بین الاقوامی تنظیم ہے جو صحافیوں کے دفاع کے لیے کام کرتی ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر فرانس کے شہر پیرس میں ہے۔ اس تنظیم کے ڈائریکٹر جنرل تھیباؤٹ برٹن نے ایک بیان میں کہا ہے کہ "غزہ میں ایک سال اور تین ماہ سے جاری کھلی جارحیت کے دوران قابض اسرائیلی فوج نے دو سو سے زائد فلسطینی صحافیوں کو قتل کیا، جن میں سے کم از کم اکتالیس اپنے فرائض کی انجام دہی کے دوران شہید ہوئے۔" خیال رہے کہ غزہ میں سرکاری میڈیا آفس کے اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ پٹی میں نسل کشی کے آغاز سے اب تک شہید صحافیوں کی تعداد دو سو پانچ تک پہنچ چکی ہے۔ انھوں نے زور دے کر کہا کہ "اسرائیل اور حماس کے درمیان پندرہ جنوری کو طے پانے والے جنگ بندی کے معاہدے کے تحت صحافیوں کو غزہ کی پٹی میں داخل ہونے کی اجازت دی جانی چاہیے۔" انھوں نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ سرحدیں کھولی جائیں اور قابض اسرائیلی فوج کو ان کے جرائم کی سزا دی جائے۔ روش نے کہا ہے کہ جنگ بندی کے معاہدے کے بعد، مقامی اور بین الاقوامی نامہ نگاروں کا کام پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ لہذا بین الاقوامی صحافیوں کو محصور پٹی تک فوری اور آزادانہ رسائی کی اجازت ہونی چاہیے۔

اس جنگ میں صہیونی ریاست اسرائیل کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ اسرائیل نے چار سو پانچ افواج کے قتل کا اعتراف کیا ہے؛ جب کہ مبینہ طور حماس اور حزب اللہ کے راکٹ حملے میں، ان کے تقریباً چودہ سو شہری اور دو ہزار کے قریب فوجی اہل کار ہلاک ہوئے ہیں۔ حماس، حزب اللہ اور حوثیوں کے راکٹوں سے اسرائیل کے کئی علاقوں میں انفراسٹرکچر کو نقصان پہنچا ہے۔ اسرائیل کی کچھ عمارتیں، سڑکیں اور کچھ بنیادی سہولتیں متاثر ہوئی ہیں۔ اس جنگ کی وجہ سے اسرائیل میں کاروبار، سیاحت اور دیگر شعبے بڑی مشکلات کا شکار ہیں جس کی وجہ سے اسرائیلی معیشت بہت حد تک متاثر ہوئی ہے۔ اسرائیل کی سکیورٹی صورت حال پیچیدہ ہوگئی ہے۔ حماس اور حزب اللہ کے حملوں کی وجہ سے اسرائیل کے سرحدی علاقوں کے لوگ پر نفسیاتی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ وہ خوفزدہ ہیں۔ مبینہ طور پر بہت سے ممالک کے عوام اسرائیل کو ایک دہشت گرد اور نسل کشی کا مرتکب شمار کررہے ہیں۔

حماس اور صہیونی ریاست کے درمیان جنگ بندی کے معاہدہ پر اتفاق 15/جنوری 2025 کو ہوا۔ اس جنگ بندی کے معاہدہ میں، قطر، امریکہ اور مصر نے ثالثی کا کردار ادا کیا۔ قطر کے وزیراعظم شیخ محمد بن عبدالرحمن بن جاسم الثانی نے اس معاہدہ کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ دونوں فریقوں نے یرغمالوں اور قیدیوں کے تبادلے اور دیرپا امن کی بحالی کا معاہدہ کیا ہے، جس کے نتیجے میں مستقل جنگ بندی ہوگی۔ اسرائیلی سکیورٹی کابینہ نے 17/جنوری کے اجلاس کے دوران، قطری وزیراعظم کی جانب سے اعلان کیے گئے غزہ جنگ بندی کے معاہدے کی منظوری دی اور 18/جنوری کو اسرائیلی کابینہ نے اسے منظور کرلیا۔ کابینہ کے آٹھ ممبران نے اس معاہدہ کے خلاف ووٹ دیا، جن میں سرفہرست داخلی سلامتی کے وزیر، اتمار بین گویر اور سموٹریچ تھے۔ یہ معاہدہ بروز: اتوار، 19/جنوری 2025 کو صبح ساڑھے آٹھ بجے سے نافذ ہوگا۔ اس معاہدے کے مطابق، پہلا مرحلہ چھ ہفتے یعنی بیالیس دنوں کا ہوگا، جس میں حماس 33 یرغمالوں کو رہا کرے گی جن میں خواتین، بچے اور بزرگ ہوں گے۔ صہیونی ریاست ہر ایک خاتون یرغمال فوجی کے بدلے پچاس اور باقی ہر ایک یرغمال قیدی کے بدلے تیس فلسطینی قیدیوں کو رہا کرے گی۔ ایک رپورٹ یہ بھی ہے کہ صہیونی ریاست مجموعی طور پر ایک ہزار نو سو فلسطینی قیدیوں کو رہا کرے گی۔ قابض افواج غزہ سے واپس جائے گی اور غزہ کے لوگ اپنے گھر کو لوٹیں گے۔ اسرائیل یومیہ چھ سو امدادی سامان والے ٹرکوں کو غزہ پٹی میں داخلے کی اجازت دے گا۔ دوسرے مرحلے میں، صہیونی ریاست سیکڑوں فلسطینی قیدیوں کو رہا کرے گی اور حماس اس کے بدلے میں، باقی یرغمال قیدیوں کو رہا کرے گی۔ تیسرے مرحلے میں، غزہ کی تعمیر نو کی بات ہوگی اور یرغمال اسرائیلی جو قید کے دوران فلسطین میں ہلاک ہوئے ہیں، ان کی باقیات واپس کی جائے گی۔ دوسرے مرحلے میں یرغمال قیدیوں کی رہائی کی تفصیلی بات پہلے مرحلے کے سولہویں دن شروع ہوگی۔ اسرائیلی قیدیوں کے اہل خانہ کا حکومت سے مطالبہ ہے کہ دوسرے مرحلے میں قیدیوں کی واپسی کے حوالے سے مذاکرات شروع کرنے میں 16 دن کا انتظار نہ کیا جائے، بلکہ حکومت فوراً بات چیت شروع کرے۔

اب ایک نظر صہیونی ریاست کے کچھ پرانے دعوے پر ڈالتے ہیں۔ اسرائیلی حکومت نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ حماس کو ختم کرکے ہی جنگ بند کرے گی، مگر آج وہ اسی حماس سے معاہدہ کررہی ہے اور حماس اپنے کچھ بڑے قائدین کی شہادت کے باوجود میدان میں موجود ہے۔ مزید اس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ اپنے یرغمال لوگوں کو حماس کے قید سے آزاد کرانے تک جنگ جاری رکھے گی، مگر اس حوالے سے بھی وہ ناکام رہی کہ وہ اپنے یرغمال بنائے گئے قیدیوں میں سے دو چار کے سوا کسی کو آزاد نہیں کرا سکی۔ صہیونی ریاست قیدیوں کی رہائی کے لیے حماس کے ساتھ مذاکرات کرنے پر مجبور ہوئی۔ اسرائیلی انٹیلیجنس کی ہر طرف تعریف ہوتی تھی۔ حماس کے آپریشن طوفان الاقصیٰ کے بعد، لوگوں کو یہ سمجھ میں آگیا کہ اسرائیلی انٹیلیجنس سے بھی زیادہ طاقتور کچھ لوگ ہیں، جو اپنی کارروائی اسرائیل کے خلاف انجام دیں گے اور اسرائیل کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔ اس حملے نے صہیونی ریاست کو نفسیاتی اور مادی طور پر بہت کمزور کیا ہے۔ ٹرمپ کے صدی کی ڈیل کے بعد، صہیونی ریاست نے انضمامی کارروائی بہت تیزی سے شروع کی تھی۔ اب صورت حال یہ ہے کہ صہیونی آبادکار سرحدی علاقے میں رہنے سے گھبرا رہے ہیں۔ وہ خود کو غیر محفوظ سمجھ رہے ہیں۔ ایک اسرائیلی اخبار "اسرائیل ہیوم" کے مطابق: اسرائیلی حکومت لبنانی سرحد کے قریب واقع شہر سے اپنے لوگوں کو نکال کر، محفوظ مقامات پر منتقل کرنے پر مجبور ہوئی۔ صہیونی ریاست نے سرحد کے قریب شمالی شہر کریات شمونا سے اپنے شہریوں کو نکال کر، سرکاری خرچ پر چلنے والے کیمپوں میں منتقل کیا ہے۔ انسان کوشش کرتا ہے۔ انسان منصوبے بناتا ہے۔ مگر کوئی ضروری نہیں ہے کہ انسان ہمیشہ اپنے منصوبے کے مطابق کامیاب ہوجائے۔ جنگ کے بارے میں مسلمہ اصول ہے: "ایک دن آپ کے مفاد میں اور ایک دن آپ کے خلاف"۔ کبھی جنگ میں آپ کی جیت ہوگی اور کبھی آپ کے دشمن کی جیت ہوگی ہے۔ اس سے آدمی کو گھبرانا نہیں چاہیے۔ وہ بھی ایک وقت تھا کہ حماس کے بہادر لوگوں نے ایک شالیط کے بدلے میں، ایک ہزار پینتالیس مظلوم فلسطینی قیدیوں کو اسرائیل کی جیل سے آزاد کروایا تھا۔ ☆

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

# زندہ اپنی باتوں میں

# بیدی، عصمت اور عباس سے ادبی مصافحہ

**بیدی، عصمت اور عباس** کے انٹرویوز پر مبنی شائع شدہ کتاب ہے "زندہ اپنی باتوں میں" بھی جہاں تین اہم ترین ادبی شخصیتوں، کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے وہیں فیاض رفعت کا فنکار بھی گفتگو کے بہانے کھلتا ہے۔ جیسے راجندر سنگھ بیدی سے انٹرویو کے دوران فیاض رفعت کہتے ہیں کہ "میں سمجھتا ہوں، بیدی صاحب: افسانے میں جو زبان ہوتی ہے وہ آرائشی زبان نہیں ہونی چاہئے وہ تو اس کیریکٹر کی زبان ہونی چاہئے جو وہ بول رہا ہے۔ اب اس میں میں نے آپ کے یہاں ایک چیز محسوس کی ہے، لفظوں کو جہاں توڑا مروڑا (جیسا کہ لوگ کہتے ہیں) تو اس سے تخلیقیت بڑھی ہے، اس سے تو کردار میں ایک قوت پیدا ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں، زبان کے تعلق سے یہ اعتراض بالکل بے جا ہے۔ بڑا ادیب تو اپنی زبان لے کر خود پیدا ہوتا ہے۔"

**قاسم خورشید**

راجندر سنگھ بیدی سے اس انٹرویو کے دوران فیاض رفعت کے ساتھ عصمت چغتائی بھی موجود تھیں۔ اب اس ماحول میں جب فیاض رفعت کہہ دیتے ہیں کہ "بڑا ادیب تو خود اپنی زبان لے کر پیدا ہوتا ہے" تو اس جملے سے بیدی کو کافی تقویت ملتی ہے۔ اس لئے کہ بیدی جہاں اردو کے قد آور افسانہ نگار تصور کئے جاتے ہیں وہیں ان کی زبان کو لے کر نام نہاد قدین کا رویہ غیر ذمہ دارانہ کہا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اگر تخلیق کار کے پاس اپنی زبان نہیں ہو تو پھر اس کے گھر مانگے کا اجالا ہی نظر آسکتا ہے۔ بیدی ہوں یا پریم چند، قرۃ العین حیدر ہوں یا کرشن چندر، منٹو ہوں یا عصمت چغتائی۔ آپ اگر انہیں غور سے پڑھنے کی کوشش کریں تو یہ احساس ضرور ہوگا کہ ان کے پاس اپنی تخلیقی زبان بھی ہے۔ بیدی کو فیاض رفعت کے فتوئی نما سوال سے جب تحریک ملی تو انہوں نے بہت ایمانداری سے دہرایا کہ میں وہیں لفظ استعمال کرتا ہوں جو میرے ذہن میں آتے ہیں۔ بیدی کے یہاں پھر عورت کا ذکر چھڑتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بیدی کی عورت نئی ہندوستانی عورت نہیں ہے اور بیدی جس احترام کے ساتھ عورت کو اپنے افسانے کا کردار بناتے ہیں ہیں قاری اس کردار پر یقین کرتا ہوا نظر آتا ہے جب کہ عصمت نے اپنی روایت اپنی وراثت سے انتقام کے جذبے کے ساتھ عورت کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ فیاض رفعت نے شاید ایسے ہی تضاد پر گفتگو کے لئے بھی دونوں کو یکجا کیا۔ دونوں نے عورت کو اپنے اپنے ڈھنگ سے پیش کرنے کی کوش کی ہے۔ بیدی کی عورت بھلے جدوجہد کرے، کچھ دبی دبی سی بھی نظر آئے۔ مگر وہ عورت جھاگ کی طرح نہیں ہو سکتی۔ مگر عصمت جب عورت کے حوالے سے جدت پر اتر آتی ہیں تو نگاہ شرم سے جھک جاتی ہے۔ وہ یہ کہنے سے گریز نہیں کرتیں کہ "مرد کھوتا ہے اور عورت پاتی ہے۔ عورت اگر پاتی ہے تو اسے پاپ کیوں کہا گیا ہے" ایسی گفتگو عصمت ہی کر سکتی ہیں۔ چونکا دینے والی گفتگو۔ سیکس پر تو بہتوں نے لکھا لوگ آج بھی لکھ رہے ہیں۔ منٹو کو بھی بہت بولڈ کہا جاتا ہے۔ مگر وہاں بھی عورت اس طرح بے آبرو نہیں ہوتی۔ بعض افراد تو جملے تراشنے میں ماہر ہیں۔ کچھ بھی لکھ کر چونکا دیتے ہیں۔ ممکن ہے حقیقت بھی ہو مگر مجموعی تاثر اگر دیر پا نہیں ہوتا تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسے فن پارے زندہ نہیں رہتے۔

بیدی کے اس انٹرویو کی پیش کش بہت دلچسپ ہے اور اس میں تین فنکار ابھرے ہیں۔ خود بیدی اور پھر عصمت کے ساتھ فیاض رفعت۔ یہاں تکرار بھی ہے، احتجاج بھی، احترام بھی ہے۔ ادبی گفتگو کے ساتھ فلم بھی ہے۔ دوستوں کا ذکر اور بیدی کی معصومیت سے بھی آپ محظوظ ہو سکتے ہیں۔

اس کے بعد دوسرا انٹرویو عصمت چغتائی کا ہے۔ فیاض رفعت نے انٹرویو سے پہلے لکھا ہے کہ "عصمت آپ کی شخصیت اپنی تمام تر انفرادیتوں کے باوجود کہیں کہیں سے مجروح اور نا آسودہ شخصیت تھی۔ شاید اسی پس منظر میں اپنی تشنہ کام محروم و محزون شخصیت کے ادھورے پن کی تکمیل کے لئے متوسط طبقے کی عورت کی کچلی ہوئی شکست خوردہ شخصیت کو توانائی عطا کرنے کی خاطر ایسے ٹیڑھے میڑھے کردار تراشے، جن کی بنیادی پہچان ان کی جنوں خیزی اور ابنارملٹی بن جاتی ہے۔ غالباً اسی بنا پر یہ کردار اپنی مفروضہ انا پسندی کی تسکین کے لئے کسی بھی ڈرامائی سچویشن کو جنم دینے کے لئے تیار نظر آتے ہیں۔" عصمت آپا کی موت کے فوراً بعد لکھے گئے مضمون کے اس اقتباس کو ہم پیش نظر رکھیں تو عصمت چغتائی سے متعلق کوئی رائے بنانے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ جب شفیقہ فرحت اور سلطانہ جعفری کے ساتھ فیاض رفعت نے عصمت آپا سے غیر رسمی گفتگو کا سلسلہ شروع کیا تب ہی عصمت کے مخصوص نظریے کو نئے تناظر میں پیش کرنے کی دعوت دے دی گئی۔ یہ بحث ہوئی کہ بیس برس (1990ء سے پہلے) (میں افسانے کا منظرنامہ بالکل بدل گیا۔ یعنی جب عصمت نے لکھا تو اس وقت عورت مظلوم تھی، استحصال ہوتا تھا، چار دیواری کے اندر محصور تھی اور اسے ساری سہولیات فراہم نہیں تھیں جو اس وقت (1990ء) عورتوں کے ساتھ جڑ گئی تھیں۔ یعنی عورت مین اسٹریم میں آچکی تھی۔ بعض ایسے کارنامے بھی ہوئے جس کا تصور عصمت شاید نہیں کرسکتی تھی۔ اب اس وقت یا آنے والی نئی صدی میں کیا عصمت کی عورت زندہ ہوگی عورت کا روپ مستقبل میں کیا ہوگا۔ یہ بھی شاید ہمیں نہیں معلوم۔ مگر یہ تو طے ہے کہ عورت، عصمت کے افسانے سے نکل کر حقیقت کی زمین پر آچکی ہے۔ جو عورت، عصمت کو وراثت میں ملی تھی وہ سچ ہو سکتی ہے۔ مگر تخلیق کار جب وراثت کی بات کرتا ہے تو اسے زندہ رہنے والی تاریخ کے تناظر میں بھی کرداروں کو دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب فیاض رفعت نے عصمت آپا کو اور بھی کریدنے کی کوش کی تو انہوں نے سچ اور جھوٹ کی وضاحت اپنی سطح پر شروع کردی۔ ہوسکتا ہے آپ ان کی وضاحت سے متفق نہ ہوں، کیونکہ بقول فیاض رفعت سچ اور جھوٹ میں بہت کم فاصلہ رہتا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ جھوٹ اور سچ کا تصور بھی بدلتا رہتا ہے۔ حالانکہ اس گفتگو میں عصمت آپا نے فیاض رفعت کے ساتھ شفیقہ فرحت اور سلطانہ جعفری کو بھی مطمئن کرنے کی کوشش کی۔ مگر میرا مجموعی تاثر یہ ہے کہ احتراماً تینوں کہیں کہیں عصمت آپا کو سن کر چپ ہو گئے یا عصمت آپا کی عینک نہ پہن کر اپنی شناخت کو مجروح ہونے سے بچا لیا ہے۔ فیاض رفعت نے کوئی بھی سوال مصلحتاً نہیں کیا ہے لیکن کبھی کبھی پتہ نہیں کیوں محسوس ہوتا رہا کہ عصمت آپا ان کی اہم ترین سوالوں کو ٹالنے کی بھی کوشش کر رہی تھیں۔ جیسے قرۃ العین حیدر کے ناول "آگ کا دریا" پر جب گفتگو ہوئی تو محض طباعت کے تنازع میں ہی یہ ناول الجھ کر رہ گیا۔ حالانکہ اس انٹرویو میں فیاض رفعت خود بھی مانتے ہیں کہ ہم کسی خاص نتیجے پر نہیں پہنچے۔ مگر یہ طے ہے کہ عصمت آپا کی شخصیت ابھر کر ضرور سامنے آئی وہ زیادہ تر برتی ہی رہیں اور برسنے کی کوئی خاص وجہ سمجھ میں نہیں آسکی۔ فیاض رفعت کبھی کبھی بول بھی گئے کہ یہ آپ کا حق ہے۔ جدید افسانہ نگاروں کے حوالے سے بھی ہونے والی گفتگو کے دوران فیاض نے کوشش کی کہ وہ اپنی کوئی رائے پیش کریں۔ جب کھل نہیں پائیں تو فیاض خود بول جاتے ہیں کہ آپ کو فلاں افسانہ پسند نہیں؟ اب ایسے میں انہیں کہنا پڑتا ہے کہ انہیں بھی اچھا کہنے سے گریز نہیں ہے۔ ایسا بھی محسوس ہوا کہ عصمت آپا ان لوگوں کو شاید بڑا فنکار تصور نہیں کر پائیں جو صاحب ثروت تھے۔ فیاض رفعت، ٹالستائی کی مثال پیش کرتے ہیں اور زور دے کر کہنے کی بھی کوشش کی جاتی ہے کہ عالمی ادب میں ٹالستائی کی تحریریں ہمیشہ زندہ رہیں گی مگر ٹالستائی خاصا دولت مند تھا۔ اب اس پر عصمت آپا صرف یہ کہہ کر چپ ہو جاتی ہیں کہ "وہ زمانہ اور تھا شاید اب ایسا نہیں ہے" اس لئے اگر فطری اختلافات کی گنجائش نہ ہو تو گفتگو مدح سرائی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ آپ بھلے ہی بعض نکات سے متفق نہ ہوں لیکن یہ انٹرویو ہمیں متاثر ضرور کرتا ہے۔

اخیر میں خواجہ احمد عباس سے تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔ حالانکہ مئی، جون، جولائی 1987ء کے شمع ر سشماہی کے شماروں میں قسط وار شائع ہونے پر مختلف مکتبۂ فکر کے لوگوں نے اسے بہت پسند کیا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ خواجہ احمد عباس کی تہہ دار شخصیت کے حوالے سے کبھی اتنی تفصیلی گفتگو نہیں کی گئی تھی۔ عباس جہاں بڑے فکشن نگار کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں وہیں انہیں ملک کے اہم ترین صحافی اور ذہین فلم ساز کی حیثیت سے بہت احترام کے ساتھ تسلیم کیا جاتا ہے۔ فیاض رفعت نے اس گفتگو کے آغاز کے بعد فیاض بھی اتنے کھو گئے ہیں کہ کبھی کبھی آپ محسوس کریں گے کہ وہ کوئی کہانی کہہ رہے ہیں اور زندہ کردار ہمارے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ حالانکہ عباس جیسی شخصیت سے، بہت دیانت داری کے ساتھ گفتگو کا سلسلہ کوئی آسان کام نہ تھا۔ جب آپ کے سامنے کوئی ایسی شخصیت ہو، جس کے ہر پہلو پر تفصیلی گفتگو ہو سکتی ہے اور سمندر کی گہرائیوں کا اندازہ لگانا بھی آسان نہ ہو تو آپ صرف پھیلتے ہی جائیں گے۔ عباس سے متعلق بیدی نے تبصرہ کیا تھا کہ "ایک چیز جس نے عباس صاحب کے سلسلے میں مجھے ہمیشہ حیرت میں ڈالا ہے۔ وہ ہے ان کے کام کرنے کی حیرت انگیز طاقت اور قوت! کہانی لکھ رہے ہیں اور ناول بھی، قومی یا بین الاقوامی سطح پر بھی فلم بنا رہے ہیں، اور صحافت کو بھی سنبھالے ہوئے ہیں۔ بلٹز کا آخری صفحہ تو بہر حال لکھنا ہی ہے۔ کسی اہم لیڈر کی سوانح بھی ہو گئی۔ پھر کئی کمیٹیوں کا ممبر ہونا سماجی ذمہ داری کا ثبوت ہے اور یہ بات ممبر شپ تک ہی محدود نہیں۔ ہر جگہ پہنچیں گے۔ تقریریں بھی کریں گے پورے ہندوستان میں مجھے اس طرح کے تین آدمی دکھائی دیے۔ ایک پنڈت جواہر لعل نہرو، دوسرے بمبئی کے ڈاکٹر بالیگا اور تیسرے خواجہ احمد عباس۔"

عباس کے یہاں واقعی ہر سطح پر تنوع ہے۔ کبھی کبھی تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کی خدمات کے پیش نظر وقت کی وسعتیں ناکافی تھیں۔ یہ سچ ہے کہ مختلف خانوں میں تقسیم ہونے کے باوجود بنیادی طور پر تخلیق کار ہی رہے۔ ان کا تخلیقی عمل ہر جگہ صاف نظر آتا ہے۔ کبھی کبھی ان کے ادب کو محض اس لئے خارج کیا گیا کہ ان کا رجحان فلموں، کی طرف زیادہ تھا۔ حالانکہ ان کی فلمیں بھی عام ڈگر سے ہٹ کر تھیں۔ نئے موضوعات اور دل کو چھونے والے منظر آج بھی حساس دلوں میں محفوظ ہیں۔ اگر کوئی فنکار ترسیل کے لئے مختلف میڈیم کا استعمال کرتا ہے اور وہ ایسا کچھ کرنے کے اہل بھی ہوتا ہے تو اس کے سامنے فارمیٹ کا کوئی مسئلہ نہیں رہ جاتا۔ خواجہ احمد عباس کا شمار بھی ایسے ہی عظیم تخلیق کاروں میں کیا جاتا ہے۔ اگر فنکار کے پاس تخلیقی ترسیل کا مسئلہ نہیں ہو تو وہ اپنی بات کسی بھی انداز میں کہہ سکتا ہے۔ نام نہاد ناقدین نے خوجہ احمد عباس کو اس لئے بھی آڑے ہاتھوں لیا تھا کہ وہ بیک وقت کئی اصناف میں طبع آزمائی کر رہے تھے۔ مگر یہ بھی طے ہے کہ انہوں نے اپنی بات کہنے کے لئے جو بھی وسیلہ اختیار کیا اس میں نہ صرف وہ کامیاب رہے بلکہ انہوں نے اپنی الگ شناخت بھی قائم کی۔ فیاض رفعت نے خواجہ احمد عباس سے غیر رسمی گفتگو کی تھی اس لئے طبیعت کی موزونی کے اعتبار سے سوالات ابھرتے رہے اور گفتگو آگے بڑھتی رہی۔

فلم کے ارد گرد وہ زیادہ گھومتے رہے اور اسی دوران کبھی کبھی ادب بھی حاوی ہوتا رہا۔ بعض مقامات پر فیاض رفعت نے خواجہ احمد عباس کو کچھ اس طرح کریدنے کی کوششیں کی ہیں کہ بے ساختگی سے عباس صاحب ایسا واقعہ بیان کردیتے ہیں جسے سن کر ہم چونک جاتے ہیں۔ 1937ء سے فلم کے ریویو سے اپنے کیریر کی شروعات کرنے والے خواجہ احمد عباس، شانتارام سے لے کر راج کپور تک کا ذکر کرتے ہیں۔ فیاض رفعت نے تو خواجہ صاحب کے حوالے سے فلم کی تاریخ گڑھنے کا بھی کام کیا ہے۔ ادارہ کے بعد راج کپور کی شناخت بنی اور وہ بڑے فلم میکر ہوئے لیکن ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ بعض مصلحت کی بنا پر خواجہ احمد عباس جیسے لیجینڈ کے لئے فلم انڈسٹری نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ کم از کم عباس کا تھوڑا سا قرض ہی اتار دینا چاہیے۔ تھا۔ فیاض رفعت نے ایک طرح سے عباس کا تقابلی مطالعہ بھی پیش کیا ہے۔ جیسے ستیہ جیت رے کے مقابلے میں بھی انہیں اہم فلم ساز (شہر اور سپنا) تصور کیا گیا۔ حالانکہ صدر کا ایوارڈ حاصل کرنے کے بعد بھی خواجہ احمد عباس نے ستیہ جیت رے کی بھی فنکارانہ عظمت کو تسلیم کیا۔ جب کہ رے کی فلم "مہانگر" کو ایوارڈ اس لئے نہیں مل پایا کہ اس فلم میں مہانگر کے علاوہ سب کچھ تھا۔ خواجہ احمد عباس نے بہتوں کو فلم انڈسٹری میں مقام دلوایا۔ جس میں امیتابھ بچن کو سب سے اہم مانا جا سکتا ہے مگر نہ جانے کیوں جب امیتابھ یا ایسے دوسرے فنکاروں نے بلندیاں حاصل کرلیں انہوں نے کم از کم خواجہ احمد عباس جیسی تاریخی شخصیت کو دادا صاحب پھالکے کی طرح محفوظ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ خواجہ صاحب بھلے ہی انڈسٹری میں نئے لوگوں کے لئے راہیں ہموار کرتے رہے ہوں مگر کہا جاتا ہے کہ:

یہاں کسی کو کوئی راستہ نہیں دیتا
مجھے گرا کے اگر تم سنبھل سکو تو چلو

خواجہ احمد عباس اس انٹرویو میں پنڈت نہرو اور اندرا گاندھی کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ نہرو فیملی سے عباس کے تعلقات پر گفتگو کے دوران جب فیاض رفعت اس فیملی سے ان کی کچھ "زیادہ" ہی وابستگی کا ذکر چھیڑ دیتے ہیں تو خواجہ احمد عباس اس کی تردید کرتے وقت بتاتے ہیں کہ ان کی انگریزی کتاب 'ویٹ دی مین' میں انہوں نے اندرا گاندھی کی زبردست تنقید کی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ فلم انڈسٹری میں بھلے ہی اکثر مقامات پر خواجہ احمد عباس نے سمجھوتے کئے لیکن بقیہ تحریروں میں انہوں نے بہت صاف گوئی سے کام لیا ہے۔ اس کی زندہ مثالیں، آپ کو بلٹز کے آخری صفحے پر مل جائیں گی۔ ان کی صاف گوئی کو لوگ پسند بھی کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ خواجہ احمد عباس کے انتقال کے بعد بلٹز کی مقبولیت بہت کم ہو گئی۔ انہوں نے اکثر اپنی اسکرپٹ پر بننے والی فلموں کا اگر فلم ساز کے ذریعہ برا حشر ہوتے ہوئے دیکھا تو تسلیم کیا رد و بدل کے بعد اسکرپٹ متعلقہ ڈائریکٹر کی ہو گئی جب کہ فلمیں ہٹ ہونے پر یونٹ کا ہر شخص کریڈٹ لینے سے گریز نہیں کرتا۔

بہر کیف! فیاض رفعت کے اس انٹرویو نے یہ ثابت کیا ہے کہ اگر کسی اہم ترین شخصیت سے آپ گفتگو کریں تو آپ کا مطالعہ تو وسیع ہونا ہی چاہیے ساتھ ہی آپ کے پاس اپنا وژن بھی ہونا چاہئے۔ میڈیا میں اب یہ بیماری عام ہو گئی ہے کہ انٹرویو لینے والا عموماً کوئی ایسا شخص ہوا کرتا ہے جو میڈیا کی ضروریات سے نابلد ہوتا ہے۔ ساتھ ہی موضوعاتی اعتبار سے بھی مفلوک الحال ہوتا ہے۔ آپ خود بھی مطالعہ کریں تو ستائش کرنی ہوگی کہ فیاض رفعت نے بیدی، عصمت اور عباس سے گفتگو کے دوران اپنی سطح پر بھی کچھ ایسے نکات پیش کئے ہیں جن پر الگ سے بھی تفصیلی گفتگو ہو سکتی ہے بلکہ میں تو کہوں گا کہ بیدی، عصمت اور عباس کے علاوہ فیاض رفعت بھی اس کتاب کے حوالے سے اپنی باتوں میں زندہ رہیں گے۔ ایک مکمل باخبر تخلیق کار اور میڈیا کے لوازمات سے وابستہ شخص ہی اتنی چابکدستی کے ساتھ یہ فریضہ انجام دے سکتا ہے۔ فیاض رفعت بے باک گفتگو کرنے والے شخص ہیں اور کہیں کوئی ترسیل کا مسئلہ بھی حائل نہیں ہونے دیتے۔ اس لئے گفتگو کے دوران وہ سامنے والی شخصیت کو کریدنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ وہ اپنے ساتھ اپنے حصار میں رہنے والے افراد کے جذبوں کو بھی گھٹک نہیں بننے دیتے۔

★★★★★

# توقیر عباس توقیر (پاکستان)

توقیر عباس توقیر (پاکستان)

## محبت ہے کہ ہوس

پورے چاند کی رات تھی چاند اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا اور ستاروں کے درمیان چمکتا ہوا چاندیوں لگ رہا تھا کہ جیسے بہار کے موسم میں کسی گلشن میں کئی ادھ کھلی کلیوں میں ایک مکمل کھلا ہوا پھول خوبصورت لگتا ہے۔ رابعہ نے پچھلے کی طرح آج پھر اپنی ہوس کو بجھانے کے لیے آفتاب کو اپنی طرف مائل کرنے کی ناکام کوشش کی۔ رابعہ اپنی زندگی کے اکیسویں سال میں قدم رکھ چکی تھی۔ رابعہ اکیسویں صدی میں پرورش پانے والی جدید قسم کے خیالات کی حامل لڑکی تھی۔ رابعہ کی رنگت گوری پتلی سی ناک بھوری آنکھیں بھورے بال اور ہونٹ بھی قدرے باریک تھے۔

رابعہ نے کمپیوٹر سائنس میں انٹرمیڈیٹ آئی سی ایس کر کے اپنے تعلیمی کیریئر کو خیرباد کہا اور اپنی تمام تر توجہ باپ کے چھوڑے ہوئے کاروبار پر مرکوز کر دی۔ رابعہ کے والد کا نام مختار احمد اور والدہ کا نام حبیبہ تھا۔ مختار احمد اور حبیبہ لاہور کے ایک شاپنگ سنٹر میں بم بلاسٹ کے نتیجہ میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے تھے۔ حبیبہ تو موقع پر ہی اللہ کو پیاری ہو گئی تھی۔ لیکن مختار احمد تین دن لاہور کے میو ہسپتال میں داخل رہا اور چوتھے دن وہ بھی اپنی اکلوتی اولاد رابعہ کو اپنے وفادار غلام اللہ وسایہ کے سہارے چھوڑ کر قضائے الٰہی سے انتقال کر گیا۔

مرتے وقت مختار احمد نے اپنی جائیداد رابعہ اور اللہ وسایا کے بیٹے آفتاب کے نام کر دی۔ گرچہ آفتاب اللہ وسایا کا بیٹا تھا پھر بھی مختار احمد نے اسے اچھے ادارے میں تعلیم دلوائی میٹرک تک تو رابعہ اور آفتاب اکٹھے پڑھتے رہے میٹرک کے بعد رابعہ نے آئی سی ایس کیا۔ اور آفتاب نے بائیولوجی کے ساتھ انٹر کیا اور انٹری ٹیسٹ کلیئر کرنے کے بعد اب تک ایم بی بی ایس کا ایک سال بھی مکمل کر لیا تھا۔ مختار احمد اور حبیبہ نے اپنی زندگی میں رابعہ کے ساتھ ساتھ آفتاب کی تعلیم میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ آفتاب کو بھی اتنی ہی سہولیات سے نوازہ گیا جتنی کہ رابعہ کو میسر ہوئیں۔ رابعہ اور آفتاب جب میٹرک میں پڑھتے تھے تو اسی دوران ہی مختار احمد اور حبیبہ فوت ہوئے تھے۔ مختار احمد کی لاہور میں گلاس فیکٹری (شیشہ بنانے کا کارخانہ) تھا۔ جہاں پر خام مال سے شیشہ تیار کیا جاتا تھا۔ انٹر کرنے کے بعد رابعہ نے اسی فیکٹری کے کام کاج کو سنبھال لیا۔

آفتاب کے انٹری ٹیسٹ کے چند روز قبل ہی اللہ وسایا دل کے عارضہ کے باعث رابعہ اور آفتاب کو چھوڑ کر خالق حقیقی سے جا ملا۔ آفتاب رابعہ سے بارہ دن بڑا تھا۔ آفتاب کی ماں نے اس کی پیدائش کے وقت ہی اپنی جان خالق حقیقی کو دے دی تھی۔

مختار احمد نے آفتاب کی پرورش اور دیکھ بھال کے لیے ایک آیا کو مقرر کردیا۔ اللہ وسایا ہمیشہ آفتاب کو خوداری کا درس دیتا اور کہتا تم نے ہم پر کیے گئے مختار احمد کے احسانات کا قرض چکانا ہے۔ اور کبھی بھی نمک حرامی نہیں کرنی۔ یاد رکھنا بیٹا تم ملازم کے بیٹے ہو اور کبھی بھی خود کو اس جائیداد کا مالک نہ سمجھنا۔ آفتاب بھی اپنے باپ کی کی گئی نصیحت پر احسن طریقے سے عمل کرتا رہا۔ آفتاب اپنی سیرت اور اخلاق میں تو اچھا تھا ہی ساتھ ساتھ وہ شکل و صورت کے لحاظ سے پرکشش شخصیت کا حامل نوجوان تھا۔ آفتاب اپنے باپ کی طرح نہایت شریف اور ایماندار تھا۔ رابعہ اور آفتاب کا بچپن ایک ہی گھر میں گزرا تھا۔ دونوں ایک دوسرے کی عادات سے اچھے خاصے واقف تھے اور اک دوجے کی پسند ناپسند کا بھی بخوبی علم رکھتے تھے۔ رابعہ گزشتہ چند ماہ سے آفتاب کی پرکشش شخصیت کی دیوانی ہو گئی تھی۔ اس سے قبل ان دونوں کے درمیان ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔

گزشتہ کئی ماہ سے رابعہ اپنے شباب کی پیاس اور ہوس کو بجھانے کے لیے آفتاب کو اپنی طرف مائل کرنے کی ناکام کوششیں کر چکی تھی لیکن آفتاب نے اس کے ان منصوبوں کو بھی پایۂ تکمیل تک نہ پہنچنے دیا۔

ایک دفعہ یوں ہوا کہ رابعہ فیکٹری سے واپس آرہی تھی تو راستے میں گاڑی خراب ہو گئی اور اس جگہ دور دور تک ورکشاپ کا کوئی نام و نشاں بھی نہیں تھا۔ ابھی رابعہ نے کار کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ دو موٹر سائیکل سوار آئے اور انھوں نے رابعہ کو گن پوائنٹ کے رکھے موٹر سائیکل پر بٹھایا اور چل پڑے ابھی کچھ ہی فاصلہ طے ہوا تھا کہ اس نے ایک اور موٹر اس کے آنے کی آواز سنی تو رابعہ نے بچاؤ بچاؤ کوئی تو مری مدد کرے کی آوازیں لگانا شروع کر دیں۔ پیچھے آنے والے شخص نے آواز سن لی اور ان کا پیچھا شروع کر دیا اس دوران ایک نے رابعہ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تا کہ چلا نہ سکے۔ اتفاق سے پیچھے آنے والے موٹر سائیکل پر آفتاب ہی تھا۔ انھوں نے آفتاب پر ایک دو فائر کیئے خوش قسمتی سے بچ گیا۔ اس کے باوجود بھی آفتاب نے انکا پیچھا جاری رکھا تھوڑی دور جا کر وہ ایک گلی میں مڑ گئے آفتاب بھی انکے پیچھے ہولیا۔ آگے جا کر وہ رک گئے آفتاب بھی موٹر سائیکل سے نیچے اترا وہ دونوں آفتاب کو مارنے کے لیے آگے بڑھے تو آفتاب نے ان کو خوب آڑے ہاتھوں لیا اور اچھی خاصی دھلائی کی آخر کار وہ تنگ آ کر بھاگ نکلے۔ تب آفتاب نے رابعہ کو ساتھ لیا اور گھر آگیا۔ اس حادثے سے بچنے میں آفتاب کی مدد پا کر تو وہ مزید اس کی دیوانی ہو گئی۔ اور بلآخر اس نے آفتاب کو کہہ دیا۔

"آفتاب میں تم سے محبت کرتی ہوں، آئی لو یو سویٹ آفتاب۔ تمہاری پرکشش اور سحر انگیز شخصیت نے مجھے تمہارا دیوانہ بنا دیا ہے۔ تمہارے بغیر ایک پل گزارنا بھی صدی کے برابر لگتا ہے۔ میں تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی آفتاب۔"

آفتاب: "یہ تم کیا کیے جا رہی ہو؟ پلیز مجھے تنہا چھوڑ دو"

رابعہ مغربی طرز کی لڑکی تھی اور جلد سے جلد اپنی نفسانی خواہش کی تسکین کی تکمیل سے حاصل ہونے والی لذت سے لطف اندوز ہونا چاہتی تھی۔ یہ سب کچھ جاننے کے بعد آفتاب نے رابعہ سے کہا کہ پہلے مجھے ایم بی بی ایس تو کرنے دو پھر ہم شادی بھی کر لیں گے۔ مگر رابعہ کچھ سننے کو تیار نہیں تھی وہ کہتی تھی کہ نہ بابا نہ چار سال بہت طویل عرصہ ہے مجھ سے برداشت نہیں ہوتا بس شادی کرو گری وگری آتی رہے گی مگر آفتاب بضد تھا کہ شادی کروں گا تو گری حاصل کرنے کے بعد ورنہ نہیں۔

پھر ایک دن یوں ہوا کہ آفتاب ایک رات گھر آیا اور بہت تھکا ہوا تھا اور کمرے میں جاتے ہی اسے نیند آگئی اور وہ دروازہ بند کرنا بھول گیا۔ تقریباً رات کے ڈیڑھ بجے کا وقت تھا رابعہ کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو پیاسا محسوس کیا تو پانی کے لئے ساتھ والے کمرے سے پانی لینے گئی۔ اس نے دیکھا کہ آفتاب کا کمرہ کھلا ہوا تھا۔ اس کا کمرہ کھلا پا کر وہ اس کے کمرے میں چلی گئی اور جاتے ہی کمرہ لاک کر دیا۔ پہلے تو وہ کچھ دیر آفتاب کو سوتے دیکھ کر خدا جانے کن خیالات میں گم ہو گئی پھر اچانک وہ اس سے لپٹ گئی اور اس کے چہرے کو جگہ جگہ سے چومنا شروع کر دیا فوراً ہی آفتاب کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے اٹھتے ہی رابعہ کو ایک زور دار تھپڑ رسید کیا۔ اور اسے کمرے سے نکال دیا اور دروازہ بند کر دیا۔ رابعہ زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانے لگی۔ آفتاب آفتاب میری بات تو سنو

تم میرا یقین کیوں نہیں کرتے۔ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ پر آفتاب نے دروازہ نہ کھولا۔ آفتاب کو ساری رات نیند نہ آئی اور وہ سوچتا رہا کہ اب کیا کیا جائے۔ کافی سوچ بچار کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس کا یہاں سے جانا ہی بہتر رہے گا۔ پھر اس نے سامان باندھا اور ایک صفحہ لیا اور ایک تحریر رابعہ کے نام لکھی اور چلا گیا۔ وہ تحریر کچھ یوں تھی۔

آئی ایم سوری کہ میں گھر چھوڑ کر جا رہا ہوں مجھے امید ہے کہ تم میرا پیچھا نہیں کرو گی۔ اور مجھے یہ کچھ بھی سمجھ نہیں آئی کہ آپ کا میرے ساتھ یہ رویہ ہوس تھی یا محبت اور اگر محبت تھی تو بچی محبت میں جسم کوئی معنی نہیں رکھتا میڈم۔

☆☆☆☆☆☆

# بندر

زبیر حسن شیخ

ایک دنیا جانتی ہے کہ بندر انتہائی شریر، زیرک اور اعلیٰ درجہ کا نقال واقع ہوا ہے...... ہم نے لفظ بندر کی کنہ جاننے کی بہت کوشش کی.... اس کا کوئی نہ کوئی سرا لٹکنے کے عمل سے وابستہ نظر آتا ہے.... اگر لٹکنا ہی بندر کا موجب بنا ہے تو پھر دور جدید میں کیا دلدار اور کیا سرمایہ دار، کیا حکومت اور کیا سیاست اور کیا سیاست دان، ان میں سے اکثر کو دنیا نے لٹکتے دیکھا ہے.... لیکن اس بنا پر انہیں بندر تو نہیں کہا جا سکتا.... تقریباً تمام معروف زبانوں میں بندر کا استعمال محاوروں میں کثرت سے پایا جاتا ہے... جس سے اسکی قدر و قیمت ثابت ہوتی ہے...... جبکہ شعرائے کرام نے اس پر قلم اٹھانے سے گریز کیا ہے.... خاصکر غزل کی زمین بندروں کے لئے تنگ کردی گئی ہے... البتہ ہزل میں اسکی تفنن طبع کا خیال رکھا گیا ہے، اور اس کی شرارتوں کو آئینہ دکھایا گیا ہے..... غزل گو شعراء نے تشبیہ اور استعارے میں تو اسے کہیں جگہ نہیں دی، اور نہ ہی تلمیح کے ضمن میں ہی اس کا ذکر کرنا مبارک سمجھا.... بلکہ رقیب روسیاہ کو بھی اس سے تشبیہ کے قابل نہ سمجھا.... گرچہ بطور قاصد یہ بہت کام آتا پھر بھی کبوتر کو فوقیت دی.... بلکہ یہ ایک اچھا رازداں ثابت ہو سکتا تھا.... اور اگر ایسا ہوتا تو مرزا کے اس لازوال شعر کی شرح ہی کچھ اور ہوتی کہ ..... ذکر اس پروش کا اور پھر بیاں اپنا..... بن گیا رقیب آخر تھا جو رازداں اپنا.... اگر محبوب کی کسی ادا کو شعراء حضرات بندر سے تشبیہ دیتے تو قافیہ تنگ ہو جاتا..... اور مونث و مذکر کا فرق کرنا مشکل ہو جاتا، ہاں یہ اور بات کہ غزل کے نئے معنی ضرور لکھے جاتے... ویسے تو شعراء حضرات نے جھینگر تک کو اپنے نوک قلم سے سرخرو کیا ہے۔ اور اسے قیصر کا پیارا بھی قرار دیا..... اور گدھے سے لے کر گھوڑے تک کو اپنے اشعار سے نوازا ہے۔ "اسپ تازی مجروح شود بہ زیر پالاں" اور "طوق زریں بر گردن خری" دیتم کو بھلا کون نہیں جانتا.... جمہوریت میں اسکی زندہ مثالیں ہر روز دیکھنے مل جاتی ہے... نیز کبوتر سے لے کر کبک دری، بلبل و عندلیب اور طوطے سے لے کر پروانے تک کو صنائع و بدائع کے جھولوں میں جھلایا ہے، فن عروض سے انکے ذکر کو نکھارا ہے اور بحر رجز ہو یا رمل ہر ایک میں انہیں غوطہ دیا ہے..... لیکن بے چارے بندروں کے ایسے نصیب کہاں... اچھا ہی ہوا، ورنہ غزل اپنی چال بھول کر اچھل کود کرنے لگتی ...

بندر کو شعراء حضرات نے خراج تحسین پیش کیا ہو یا نہ کیا ہو البتہ محققوں اور سائنسدانوں کا یہ پیارا رہا ہے.... بلکہ طبیب حضرات کے لئے بندر انسانوں سے زیادہ قابل اعتبار رہا ہے، اور یہ اسے تختۂ مشق بنا کر جراحی کے تمام داؤ پیچ آزماتے رہتے ہیں.. بلکہ یہ واحد جانور ہے جو دنیا کا ستایا ہوا ہے، اور دنیا نے اسے کچھ یوں چڑچڑا اور بد مزاج بنا کر رکھ دیا ہے کہ یہ مسکراتا بھی ہے تو نقالی کرتا ہے... ان سب کے باوجود بندر نے کبھی احتجاج درج نہیں کیا ہے، ان تمام معاملات میں یہ واقعی انسان سے یک گونہ مماثلت رکھتا ہے، اور "ربط خاص" بھی.... بندر کے سب سے بڑے شیدائی جناب ڈارون رہے ہیں.... جو خراج عقیدت ڈارون اور انکے معتقدین نے بندر کو پیش کی ہے، اس نے بندر کو خوشی سے پاگل کر رکھا ہے..... تب سے انکی اچھل کود قابل دید ہے.... ہمارے خیال میں ڈارون سے قبل بندر اتنا اچھلتے نہیں ہونگے، اور نہ انکے رشتہ دار اسقدر کودتے ہونگے..... برخلاف شعراء حضرات انہوں نے تو ان سے رشتہ داریاں تک نباہی ہیں..... پتہ نہیں کیوں چینی اور جاپانی انکے دشمن جاں واقع ہوئے ہیں، اور انکا بھیجا چبانے سے بھی دریغ نہیں کرتے..... ایک دنیا جانتی ہے کہ ڈارون کے علاوہ، بلکہ ڈارون سے زیادہ بندر سے عقیدت رکھنے والے ہندوستان میں پائے جاتے ہیں، اور اکثر لوگ اسے پوجتے بھی ہیں..... یہ تو اچھا ہے کہ گائے کی طرح بندر سے کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ پر پابندی عائد نہیں ہوئی ہے اب تک ... لیکن... سرکار کو کب کیا درکار.... کسے پتہ..... یہ سب پڑھکر انہیں شاید پابندی کا خیال آجائے.. اور کچھ عجب نہیں کہ وہ جاپان سے قطع تعلق بھی کرلے، چین سے تو ویسے بھی کوئی خاص تعلق کبھی نہیں رہا... لیکن وہ ایسا نہیں کریں گے، کیونکہ جاپانی اور چینی حضرات تو بندروں کے علاوہ چوہے اور سانپ بھی ڈکار لئے بغیر نگل جاتے ہیں.... جبکہ یہ سب جانور بھی ہندوستان میں عقیدت سے پوجے جاتے ہیں اور انکے باقاعدہ مندر بنائے گئے ہیں........ اسکے باوجود آج بھی ہندوستان میں کسی سیاست دان کو بندر یا سانپ یا چوہا کہہ کر استعارے میں بلانا تو دور کی بات ہے، تشبیہ بھی نہیں دی گئی... عجب نہیں ایسا کہنے اور لکھنے والے شخص سے تمام القابات و اعزازات واپس لے لئے جائیں، اور اس شخص پر عزت ہتک کا دعویٰ بھی ٹھونک دیا جائے... جبکہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ بندر اور چوہا کہنے پر لوگ پھولے نہ سماتے... اسی لئے دہلی کے وزیر اعلیٰ جناب کجری وال نے کیا کچھ نہیں کہا، لیکن حرف مخالف کو بندر، چوہا، یا سانپ نہیں کہہ سکے، اور ان جانوروں سے تشبیہ دینے سے گریز کرتے آئے ہیں.. عزت ہتک کے دعوے سے ڈر کر نہیں، بلکہ وہ انہیں اس عزت کے لائق بھی نہیں سمجھتے.... بندر کے محاوروں کی زندہ مثال اس جدید دور میں بھی دیکھنے ملتی ہے.... بلکہ کہیں کہیں تو مجسم نظر آتی ہیں.. امریکہ کے مسٹر ٹرمپ کی بندر بھبکی کو ہی لے لیجیے..... انہیں دیکھ کر کسی کو بھی اپنا عہد طفلی یاد آجاتا ہوگا... اور چڑیا گھر کا وہ منظر بھی.... جب بندر اونچائی پر چڑھ کر خوب شور مچاتا ہے، اور عجیب و غریب منہ بناتا ہے..... جہاں تک بندر بانٹ کی بات کیجیے تو برصغیر کی سیاسی جماعتیں اسکی زندہ کہہ لیں یا مردہ، بہر حال مثال تو پیش کرتی ہی ہیں..... اہل عرب آج تک اس محاورے کو سمجھ نہ سکے کہ بندر کی دوستی جی کا جنجال ہوتی ہے، اور وہ انہیں سے دوستی روا رکھتے ہیں جو جمہوریت کی صلیب اٹھائے قارون اور ہامان کے پیروی کرتے ہیں ... اور رہے اسلامی قوانین سے انحراف کرنے والے اور اسلام کا نام بدنام کرنے والے تو بندر کیا جانے ادرک کا سواد کی مثال ثابت آتی ہے....

بندر کے اوصاف گنانے اگر بیٹھیں تو کسی جا بیٹھا نہ جائے..

مہذب انسانوں کی طرح ان کے صرف نقائص ہی قابل ذکر ہیں...... پتہ نہیں کس کس سے اسکی کیسی کیسی مناسبت و مطابقت قائم ہو سکتی ہے..... ویسے انسانوں کے مقابلے بندروں کا اتحاد دیکھنے لائق ہوتا ہے... اور مسلمانوں کے مقابلے میں تو انکا اتحاد بہت بہتر اور قابل تقلید ہے، لیکن یہ تو بندر سے بھی گئے گزرے ہیں..... ویسے بندر دوسرے جانوروں کو دیکھ کر بہت چیخ پکار کرتا ہے... اسکا نظارہ عصر حاضر کے اکثر و بیشتر "ٹی وی ٹاک شو" میں دیکھنے ملتا ہے.... خوانچہ فروشوں اور تھکے ہارے مسافروں کا دشمن رہا ہے بندر، برصغیر کے کسی بھی شہر کی بلدیہ کو دیکھ لیجیے ... گٹھری بردار مسافر سے اسے خدا واسطے کا بیر ہے... ریلوے اسٹیشنوں پر اسکا نظارہ دیکھنے لائق ہوتا ہے.... میکشوں کو اس سے اور اسکو میکشوں سے بلکل ڈر نہیں لگتا..... یہ میکشوں کو دیکھ کر کچھ نہیں کرتا... پتہ نہیں کیوں... بس آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لئے رہ جاتا ہے...... ویسے اداکاروں میں یہ نمایاں نظر آتا ہے... جبکہ اساتذہ کو یہ اکثر بچوں میں نظر آتا ہے..... انسانی تاریخ میں صنف نازک کا بندر سے لگاؤ تو بلکل بھی ثابت نہیں ہے، اور مرد حضرات کا معاملہ بھی ان سے کچھ الگ نہیں، الا یہ کہ یہ اپنے بچوں کی خاطر بندر کی اچھل کود کو برداشت کر لیتے ہیں... البتہ بچوں میں بندر کے لئے ایک خاص کشش پائی جاتی ہے..... جو کبھی سن بلوغ کو پہنچتے ختم ہو جایا کرتی تھی... لیکن دور جدید میں تو یہ حال ہے کہ اکثر ضعیفی بلکہ بستر مرگ تک یہ کشش باقی رہتی ہے.. اس کارنامہ کے لئے اہل مغرب خود کو لائق تحسین سمجھتے ہیں..... گرچہ جناب ڈارون کی ذہنی خلش نے اہل مغرب کو بہت متاثر کیا اور پھر انہوں نے بندر کو اپنا جد امجد چن لیا، لیکن انہوں نے بھی محاوروں کی گود میں بندر کو بٹھا کر خوب اچھل کود مچائی ہے..... انگریزی کا مشہور و معروف محاورہ ہے جس کا آسان سا ترجمہ ہم نے زبان یار میں جب کیا تو کچھ یوں سامنے آیا کہ... سینگ جتے دو گے تو بندر ہی ہاتھ لگے گا..... لیکن دنیائے سیاست کے علاوہ اسکی مناسبت اور مطابقت ہمیں کہیں اور نظر نہیں آئی...... صرف موجودہ جمہوری سیاست اسکی مکمل عکاسی کرتی ہے..... دانائے دہندگان کو اس پر ضرور غور کرنا چاہیے..... بندر اور ڈگڈگی کا رشتہ چولی دامن کا رشتہ ہے... اور بندر بغیر ڈگڈگی، اور ڈگڈگی بغیر بندر کے بلکل ایسے لگے ہے جیسے جمہوری سیاست بغیر سرمایہ داری، اور سرمایہ داری بغیر سیاست کے.... اب ان میں بندر کون اور ڈگڈگی کون ہے یہ جاننا کوئی ایسا مشکل کام نہیں رہا.... عوام بے چاری اس بندر بانٹ میں کچھ سمجھنے سے قاصر ہے.. بلکہ بڑے بڑے دانشور بھی اب یہ سمجھ نہیں پاتے..... الغرض بندر کے بارے میں سوچنے سے ہی ذہن میں اچھل کود شروع ہو جاتی ہے..... پتہ نہیں اسکے متعلق اسقدر پڑھنے سے کیا ہوگا.....

☆☆☆☆☆

# شاہ نے اے پی میں این ڈی آر ایف کے نئے کیمپس کا افتتاح کیا

## این ڈی آر ایف نے بہت کم وقت میں نہ صرف بھارت بلکہ پوری دنیا میں اپنی معتبریت میں اضافہ کیا ہے، این ڈی آر ایف کے 20ویں یوم تاسیس کی تقریب میں وزیر داخلہ کا خطاب

حیدرآباد۔مرکزی وزیرداخلہ امیت شاہ نے این ڈی آر ایف کے نئے کیمپس کا وجئے واڑہ میں افتتاح کیا۔ساتھ ہی انہوں نے این ڈی آر ایف کے 20ویں یوم تاسیس کی تقریب میں بھی حصہ لیا،انہوں نے این ڈی آر ایف کی 10ویں بٹالین کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ این چندرابابو نائیڈو، نائب وزیرداخلہ پون کلیان اور ریاستی وزراء بھی موجود تھے۔ امیت شاہ کا دورہ اہمیت کا حامل ہے کیونکہ وہ وشاکھاپٹنم اسٹیل پلانٹ کے لیے 11,400 کروڑ روپے کا اعلان کرنے کے اگلے دن اے پی کے دورہ پر پہنچے۔اس موقع پر آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این چندرابابو نائیڈو، امورداخلہ کے مرکزی وزیر مملکت بنڈی سنجے کمار، داخلہ سکریٹری گووند موہن اور این ڈی آر ایف کے ڈائرکٹر پیوش آنند سمیت متعدد معززین بھی موجود تھے۔

اپنے خطاب میں امور داخلہ اور امداد باہمی کے مرکزی وزیر جناب امت شاہ نے کہا کہ قدرتی آفات کے وقت این ڈی آر ایف کام آتا ہے اور جب انسانوں کے ذریعہ لائی گئی آفت (مین میڈ) کی بات ہو تو نریندر مودی حکومت کام آتی ہے۔انہوں نے کہا کہ 2014 سے 2019 کے 5 سال میں مین میڈ ڈیزاسٹر نے بے پناہ صلاحیت کی حامل ریاست آندھرا پردیش کا برا حال کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ ضائع کیے گئے ان پانچ برسوں کی ترقی کے نقصان کی بھرپائی کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر این چندر بابو نائیڈو جی کی جوڑی 3 گنا رفتار سے آندھرا پردیش کی ترقی کر رہی ہے۔ شاہ نے کہا کہ ایک جانب چندر بابو جی انتظامی، مالی اور ترقی کے روڈ میپ کے نظریے سے آندھرا پردیش کو دن دونی رات چوگنی رفتار سے آگے بڑھا رہے ہیں، وہیں دوسری جانب وزیر اعظم مودی جی نے گذشتہ 6 مہینوں میں 3 لاکھ کروڑ روپے سے زائد کی سرمایہ کاری اور امداد آندھرا پردیش کے لیے ارسال کی ہیں۔انہوں نے کہا کہ حال ہی میں وزیر اعظم مودی کی صدارت میں مرکزی کابینہ نے وشاکھاپٹنم میں اسٹیل پلانٹ کے لیے 11 ہزار کروڑ روپے کی مدد کو منظوری دی ہے۔ اس فیصلے سے آندھرا پردیش کا فخر مانے جانے والے وشاکھاپٹنم اسٹیل پلانٹ کا طویل عرصے تک چلنا یقینی ہوگیا ہے۔وزیر داخلہ نے کہا کہ امراوتی دارالحکومت کا تصور جناب چندر بابو نائیڈو جی نے پیش کیا تھا اور وزیر اعظم مودی جی نے اس کا بھومی پوجن کیا تھا، تاہم سابقہ حکومت کی مدت کار کے دوران اس پورے پروجیکٹ کو ایک طرح سے درکنار کردیا گیا تھا۔

امت شاہ نے کہا کہ گذشتہ چھ مہینوں میں، وزیر اعظم نریندر مودی نے امراوتی کو ریاستی دارالحکومت کے طور پر جناب چندرابابو نائیڈو کے ویژن کو عملی جامہ پہنانے کی کوششوں کو تیز کیا ہے اور ایچ یو ڈی سی او اور عالمی بینک کے ذریعے امراوتی پروجیکٹ کے لیے 27,000 کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔ انہوں نے اس امر کو اجاگر کیا کہ نئے ریلوے زون کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے، اور پولاورم سے پانی، جو آندھرا پردیش کی لائف لائن سمجھا جاتا ہے، 2028 تک ریاست کے کونے کونے تک پہنچ جائے گا۔ شاہ نے 1600 کروڑ روپے کی لاگت کے حامل ایمس ہسپتال پروجیکٹ کے آغاز بھی ذکر کیا اور وشاکھاپٹنم کو سبز ہائیڈروجن بنانے کا ایک مرکز بنانے کی غرض سے 2 لاکھ کروڑ روپے کے بقدر کی سرمایہ کاری منصوبے ساجھا کیے۔ مرکزی وزیرداخلہ اور امداد باہمی کے وزیر امت شاہ نے کہا کہ گذشتہ چھ مہینوں میں آندھرا پردیش کے لیے تقریباً 1.2 لاکھ کروڑ روپے کے شاہراہ اور بنیادی ڈھانچے کے پروجیکٹوں کو منظوری دی گئی ہے۔ شاہ نے تصدیق کی کہ وزیر اعظم مودی کی قیادت میں مرکزی حکومت آندھرا پردیش کی تیز رفتار ترقی کو یقینی بنانے کے لیے چندرابابو نائیڈو کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے۔

مرکزی وزیرداخلہ نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں گزشتہ ایک دہائی کے دوران نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ڈیزاسٹر مینجمنٹ (این آئی ڈی ایم) کے ذریعے آفات سے نمٹنے میں اہم پیشرفت ہوئی ہے۔انہوں نے گرام پنچایتوں، پولیس اسٹیشنوں، این سی سی، اور اسکاؤٹس کیڈٹس سے لے کر حکومت ہند تک ہموار تال میل کی اہمیت پر زور دیا تاکہ زمینی سطح پر آفات سے نمٹنے کے موثر انتظام کو یقینی بنایا جا سکے۔ شاہ نے ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے نقطہ نظر، طریقہ کار اور مقاصد میں انقلابی تبدیلی متعارف کرانے کا سہرا وزیر اعظم مودی کے سر باندھا۔انہوں نے کہا کہ پچھلے دور کے ریلیف پر مبنی نقطہ نظر کو بچاؤ پر مرتکز نقطہ نظر کے ساتھ بدل دیا گیا ہے، جس نے 2014 کے بعد سے ایک جامع تبدیلی کی نشاندہی کی، جس سال مودی جی وزیر اعظم بنے تھے۔ اس تبدیلی میں ردعمل سے فعال حکمت عملیوں کی جانب ایک قدم بھی ملاحظہ کیا گیا ہے، جس کا واضح ہدف آفات کے دوران اور زیادہ سے زیادہ نقصانات کو کم کرنے کے دوران صفر ہلاکتوں کو حاصل کرنا ہے۔ شاہ نے اس مقصد کی سمت کام کرنے میں این ڈی آر ایف، این ڈی ایم اے اور این آئی ڈی ایم کے درمیان ہم آہنگی کے ساتھ تعاون کو تسلیم کیا، زیادہ موثر آفات سے نمٹنے اور جانوں کے تحفظ کو یقینی بنایا۔

# دہلی سیاسی سرگرمیاں عروج پر، کجریوال نے شیلا دکشت کی تعریف کی

## کہا؛ وہ اچھی خاتون تھیں اور شرافت سے انتخاب لڑتی تھیں، پرویش ورما کو نشانہ بنایا

نئی دہلی۔دہلی اسمبلی انتخابات کو لے کر راجدھانی میں سیاسی سرگرمیاں اپنے عروج پر ہیں۔ سبھی پارٹیوں کے رہنما عوام کو اپنی طرف راغب کرنے کی جی توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کجریوال بھی اسی کام میں پوری طرح سرگرم ہیں۔ اس کے تحت ہفتہ کی شام عاپ کے سربراہ نے نئی دہلی علاقے میں تشہیری مہم میں حصہ لیا۔ اس دوران انہوں نے دہلی کی سابق وزیر اعلیٰ آنجہانی شیلا دیکشت کی شخصیت کی خوب تعریف کی۔ وہیں انہوں نے دوسری طرف پرویش ورما پر ووٹرس کو خریدنے کی کوشش کا الزام لگاتے ہوئے ان کی شدید تنقید کی۔ اروند کجریوال نے کہا کہ عوام بھلے چاہے جسے ووٹ دیں لیکن اسے نہیں دینا چاہیے جو ووٹ خریدنے کے لیے پیسے تقسیم کرتا ہو۔ ان کا اشارہ بی جے پی امیدوار پرویش ورما کی طرف تھا، جن پر عاپ نے خواتین کو 1100-1100 نقد دینے کا الزام لگایا ہے۔

کجریوال نے ایک نکڑ جلسہ میں کہا" میرا تو ایک اور کہنا ہے، میرے کو ووٹ مت دو، جس کو مرضی ووٹ دے دینا، لیکن اس کو ووٹ مت دینا جو 1100 میں ووٹ خریدنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کو مت دینا باقی کسی کو دے دینا۔ اپنی تقریر کے دوران اروند کجریوال نے سابق وزیر اعلیٰ شیلا دکشت کی تعریف بھی کی۔ انہوں نے پرویش ورما کو آئینہ دکھاتے ہوئے شیلا دکشت کی شخصیت کو سامنے رکھا۔

کجریوال نے کہا یہاں شریف لوگ رہتے ہیں، پڑھے لکھے لوگ رہتے ہیں، یہاں مہذب لوگ رہتے ہیں، امن پسند لوگ رہتے ہیں۔ میرے سے پہلے شیلا جی انتخاب لڑتی تھیں۔ وہ بھی اچھی اور شریف خاتون تھیں، شرافت سے انتخاب لڑتی تھیں۔ قابل ذکر ہے کہ ہے کہ اروند کجریوال جب پارٹی بنانے کے بعد پہلی مرتبہ انتخابی میدان میں اترے تھے تو انہوں نے شیلا دکشت پر کئی الزامات لگائے تھے۔ اس وقت انہوں نے ان کے خلاف کافی تیکھے الفاظ کا استعمال کیا تھا۔ لیکن سال در سال گزرنے کے بعد شیلا دکشت کی بہترین شخصیت کا اثر کجریوال پر بھی ہونے لگا ہے اسی لیے مخالف پارٹی میں ہونے کے باوجود وہ ان کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکے۔ ویسے اس مرتبہ دہلی اسمبلی انتخابات میں اروند کجریوال کو پرویش ورما کے علاوہ شیلا دکشت کے بیٹے سندیپ دکشت کا بھی سامنا ہے۔ اس وجہ سے یہ مقابلہ کافی دلچسپ ہوتا ہوا نظر آرہا ہے۔

# بہار: کٹیہار میں گنگا ندی میں کشتی حادثہ، 3 افراد کی ڈوب کر موت، 10 لاپتہ

کٹیہار میں گنگا ندی کے گولا گھاٹ کے پاس اتوار کی صبح بڑا کشتی حادثہ پیش آیا ہے۔ کشتی الٹنے سے 3 لوگوں کی موت ہوگئی ہے جبکہ 4 سنگین حالت میں اسپتال میں داخل کرائے گئے ہیں۔ وہیں 10 لوگ اب بھی لاپتہ بتائے جا رہے ہیں۔ مقامی لوگوں کے مطابق پران پور، بدھ نگر اور کشن پور گاؤں کے لوگ کشتی پر سوار تھے جو ضلع کے امداباد تھانہ علاقہ کے گدائی دیارہ علاقے میں گنگا ندی میں الٹ گئی۔ کشتی حادثہ کی اطلاع ملنے پر مقامی پولیس اور انتظامیہ کی ٹیم موقع پر پہنچی۔ واقعہ کے بارے میں بتایا جا رہا ہے کہ یہ حادثہ اس وقت ہوا جب صبح میں سبھی لوگ کشتی پر سوار ہو کر کھیت کھلیان کی طرف فصلوں کی دیکھ بھال اور کھیتوں میں مزدوری کرنے جا رہے تھے۔ اسی دوران اچانک کشتی کا توازن بگڑ گیا اور یہ گنگا ندی میں الٹ گئی۔ حادثے کے بعد مسافروں میں ہنگامہ اور چیخ وپکار مچ گئی۔ موقع پر دیہی لوگوں کی بھیڑ جمع ہو گئی اور انہوں نے بھی ڈوب رہے لوگوں کو بچانے کی کوشش کی۔ حادثے کی بڑی وجہ کشتی پر صلاحیت سے زیادہ لوگوں کا سوار ہو جانا بتایا جاتا ہے۔ اطلاع کے مطابق یہ کشتی نہیں بلکہ ایک ڈینگی (چھوٹی کشتی) تھی۔ اوورلوڈنگ ہونے کی وجہ سے ڈگمگا کر ندی میں الٹ گئی۔ کشتی پر 17 افراد سوار تھے جس میں 3 کی موت ہوگئی جبکہ 4 لوگوں کو زیادہ پانی پینے کی وجہ سے بے دم حالت میں مقامی امداباد پرائمری ہیلتھ سینٹر میں داخل کرایا گیا ہے۔ لاپتہ 10 لوگوں کی تلاشی مہم جاری ہے۔

# سوشل میڈیا سے صحافت کے چیلنجز میں اضافہ: وائس چانسلر

دربھنگہ۔(یو این آئی) باوقار سندیپ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر سمیر کمار ورما نے میڈیا کو سماجی تبدیلی کا بردار قرار دیتے ہوئے کہا کہ سوشل میڈیا کے آنے سے صحافت کے سامنے چیلنجز ضرور بڑھے ہیں لیکن اس کی مطابقت برقرار ہے۔ وائس چانسلر مسٹر ورما نے اتوار کو معروف صحافی آنجہانی رام گووند پرساد گپتا کی 29ویں برسی کے موقع پر منعقدہ 'عصری صحافت کے چیلنجز' کے موضوع پر سیمینار سے بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سوشل میڈیا کے دور میں صحافت کے سامنے چیلنجز بڑھ گئے ہیں، لیکن اس کی مطابقت اب بھی باقی ہے۔ آج کا میڈیا تجارتی ڈھانچے میں تبدیل ہو چکا ہے۔ کمرشل ازم بڑھ گیا ہے۔ اس صورتحال میں درمیانی اور نچلی سطح کے صحافیوں کا کردار اہم ہو گیا ہے۔ سچ کو سامنے لانے کی ذمہ داری ان ہی کے اوپر ہے۔ مہمان خصوصی صحافی اور بینی پور کے ایم ایل اے ڈاکٹر ونے کمار چودھری نے کہا کہ صحافیوں کے لیے لکھنا سب سے بڑا چیلنج ہے۔ ایمانداری سے لکھی گئی خبروں کا اثر آج بھی نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ صحافت کے وجود کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ غیر جانبدارانہ صحافت ہی دور جدید کے چیلنجز کا خاتمہ کرے گی۔ صحافت کل بھی متعلقہ تھی اور آئندہ بھی رہے گی۔ صحافیوں کو صرف اپنی ذمہ داریاں نبھانی ہوں گی ورنہ سچ پیچھے رہ جائے گا۔ اعتبار میڈیا کا سرمایہ ہے۔ جب تک یہ زندہ رہے گا صحافت زندہ رہے گی۔ نقاد اور ادیب پروفیسر ڈاکٹر ستیش سنگھ نے کہا کہ مذہبی عدم برداشت کا جو ماحول پیدا ہوا ہے اس پر قابو پانا میڈیا کے لیے سب سے بڑا چیلنج ہے۔ اس کی تحقیقات کر کے اور سماجی ہم آہنگی قائم کر کے میڈیا اس چیلنج کو ختم کر سکتا ہے۔ اس سے صحافت کو ایک نئی جہت ملے گی۔ صحت مند معاشرے کی تشکیل صحافت کی ذمہ داری ہے۔ اس اہم ذمہ داری کو نبھانے سے صحافت کے چیلنجز کم ہوں گے۔ سینئر صحافی کنگلیش مشرا نے کہا کہ صحافت کے سامنے سب سے بڑا چیلنج قاری اور سامع کو جوڑنا ہے۔ اس کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ خبروں کو ایسے شعبے سے منسلک کیا جائے جس سے سماجی تبدیلی آ سکے۔ لوگ متاثر ہوں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ خبر کو آسان اور دلچسپ الفاظ میں پہنچایا جائے۔ سینئر صحافی وشنو کمار جھا نے کہا کہ قارئین اور ناظرین کو باندھ کر رکھنا ایک بڑا چیلنج ہے۔ اس جدید دور میں اگر صحافی خود کو اپ ڈیٹ نہیں کریں گے تو صحافت دھول ہو جائے گی۔

# راہل گاندھی کا پٹنہ میں رابڑی کی رہائش گاہ پر استقبال

پٹنہ میں کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے اپنے بہار کے دورے کے دوران راشٹریہ جنتا دل کے صدر لالو پرساد، تیجسوی یادو اور سابق وزیر اعلیٰ رابڑی دیوی سے ملاقات کی۔ رابڑی دیوی اور لالو یادو نے خود راہل گاندھی کا رابڑی کی رہائش گاہ پر استقبال کیا۔ یہ ملاقات تقریباً 30 منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے بعد تیجسوی یادو نے کہا کہ ہم نے راہل گاندھی سے کہا تھا کہ پروگرام ختم ہونے کے بعد ان کا پورا خاندان ان سے مل کر خوش ہوگا۔ تیجسوی یادو نے رابڑی کی رہائش گاہ پہنچنے والے راہل گاندھی کو بابا صاحب امبیڈکر کی تصویر پیش کی۔ دراصل راہل گاندھی اور تیجسوی یادو یہ بیانیہ قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ بی جے پی اور سنگھ پریوار مل کر آئین کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ 2024 کے لوک سبھا انتخابات کی تکمیل کے بعد راہل گاندھی کا بہار کا یہ پہلا دورہ تھا۔ انہیں رابڑی کی رہائش گاہ پر چنا اور چوڑا پیش کیا گیا، جو راہل گاندھی کو بہت پسند آیا۔ انہوں نے رابڑی کی رہائش گاہ میں بنے مندر کا بھی دورہ کیا۔ رابڑی کی رہائش گاہ پر پارٹی کی ریاستی اکائی کے کئی دیگر قائدین بھی ان کے ساتھ موجود تھے۔ راہل گاندھی نے رابڑی کی رہائش گاہ میں بنائے گئے 'گو شالہ' یعنی گائے خانے کا بھی دورہ کیا۔ اس کے بعد وہاں موجود لوگوں سے اس کی دیکھ بھال کے بارے میں معلومات بھی لی۔ امید کی جا رہی ہے کہ راہل کے اس دورے سے اس سال کے آخر میں ہونے والے اسمبلی انتخابات سے پہلے آر جے ڈی اور کانگریس کے تعلقات میں ایک پگھلاؤ آئے گا۔ اس ملاقات کے بعد یہ پیغام دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ انڈیا نامی اتحاد متحد ہے۔ کہیں کوئی بکھراؤ نہیں ہے اور تمام اتحادی پارٹیاں 2025 کے اسمبلی انتخابات ایک ساتھ لڑیں گے۔

# مہاراشٹر کے ضلع انچارج وزراء کا اعلان، پونے بیڑ انچارج اجیت دادا، پنکجا منڈے کی لاٹری

ممبئی۔(یو این آئی): مہاراشٹر اسمبلی انتخابات میں عوام نے مہایوتی کو زبردست اکثریت دی ہے۔ اس کے بعد دیویندر فڈنویس نے وزیر اعلیٰ کا حلف لیا، جب کہ ایکناتھ شندے اور اجیت پوار نے نائب وزرائے اعلیٰ کے عہدے کا حلف لیا۔ کابینہ میں بھی توسیع کی گئی۔ پچھلے کچھ دنوں سے سرپرست وزراء یعنی انچارج کے ناموں کا اعلان نہیں کیا گیا تھا۔ ایسے میں ہفتہ کی شام دیر گئے ضلع کے انچارج وزراء کے ناموں کا اعلان کیا گیا۔ نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کو پونے کے ساتھ بیڑ ضلع کی ذمہ داری ملی۔ کئی لوگوں کے نام حذف کر دیے گئے ہیں۔ سنتوش دیش مکھ کیس میں ان کے قریبی ساتھی والمک کراڈ کا نام سامنے آنے کے بعد اجیت پوار نے دھننجے منڈے کو وزیر انچارج کے عہدے سے دور رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کئی نئے چہروں کو انچارج وزراء کے طور پر کام کرنے کا موقع ملا ہے۔

گڑچرولی سے دیویندر فڈنویس، وزیر اعلیٰ، تھانے سے ایکناتھ شندے نائب وزیر اعلیٰ، ممبئی شہر سے ایکناتھ شندے نائب وزیر اعلیٰ، پونے سے اجیت پوار، بیڑ سے اجیت پوار، ناگپور سے چندر شیکھر باونکولے، امراوتی سے چندر شیکھر باونکولے، احمد نگر سے رادھا کرشن وکھے پاٹل، واشم سے حسن مشرف، سانگلی سے چندرکانت پاٹل، ناسک سے گریش دتاتریہ مہاجن، پالگھر سے گنیش نائیک، جلگاؤں سے گلاب راؤ پاٹل، ایوت محل سے سنجے راٹھوڑ، ممبئی مضافات سے آشیش شیلار، منگل پربھات لوڈھا۔شریک سرپرست، رتناگیری سے ادئے سامنت، دھولیہ سے جئے کمار راول جالنہ سے پنکجا منڈے، ناندیڑ سے اتل ساوے، چندر پور سے اشوک اوئیکے، ستارا سے شمبھوراج دسائی، رائے گڑھ سے ادیتی تٹکرے، لاتور شیویندر سنگھ بھونسلے، نندوربار سے مانک راؤ کوکاٹے، سولاپور سے جے کمار گورے، ہنگولی سے نرہری جھیروال، بھنڈارہ سے سنجے ساوکرے، اورنگ آباد سے سنجے شرساٹھ، عثمان آباد سے پرتاپ سرنائیک، بلڈانہ سے مکرند جادھو پاٹل سندھو درگ سے نتیش رانے، اکولا سے آکاش پھنڈکر، گونڈیا سے بابا صاحب پاٹل، کولہاپور سے پرکاش ابٹکر، مادھوری مسال شریک سرپرست، گڈچرولی سے آشیش جیسوال، وردھا سے پنکج بھوئیر (ایسوسی ایٹ گارڈ منسٹر)، پربھنی سے میگھنا بورڈیکر کا نام شامل ہیں۔

# سیف پر حملے پر اُدت راج کا تبصرہ، 'بی جے پی کے دور میں ممبئی-دہلی غیر محفوظ'

نئی دہلی: سیف علی خان پر ہوئے حملے پر کانگریس لیڈر ادت راج نے اتوار کو نیوز ایجنسی آئی اے این ایس سے خاص بات چیت میں دعویٰ کیا کہ جب سے بی جے پی حکومت اقتدار میں آئی ہے تب سے ممبئی اور دہلی بھی غیر محفوظ ہوگئی ہیں۔ انہوں نے حملے کے ملزم کے بنگلہ دیشی کنکشن پر کہا کہ ابتدائی طور پر یہ معاملہ چوری کا لگتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے جس بین الاقوامی گینگ کے تعلق کا شبہ تھا وہ مسترد ہو گیا ہے لیکن یہ واقعہ ملک میں سکیورٹی کے سوالات ضرور اٹھاتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ مافیا جیلوں سے اپنے نیٹ ورک چلا رہے ہیں۔ انہوں نے میڈیا سے اپیل کی کہ دنیا میں کئی مسائل ہیں لیکن ایک فرد پر ضرورت سے زیادہ توجہ دینا مناسب نہیں۔ اس کے ساتھ ہی، عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اور دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اروند کجریوال پر حملے کے معاملے پر ادت راج نے کہا، "آخر کجریوال پر ہی بار بار حملے کیوں ہوتے ہیں؟"

# جماعت اسلامی نے وقف (ترمیمی) بل 2024 سے متعلق 65 سوالات کے جوابات جے پی سی کو سونپے

نئی دہلی۔ جماعت اسلامی ہند نے جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی (جے پی سی) کی طرف سے اوقاف سے متعلق اٹھائے گئے سوالوں کے تحریری جواب سونپ دیے ہیں۔ میڈیا کو جاری ایک بیان میں جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر ملک معتصم خان نے کہا کہ وقف (ترمیمی) بل 2024 کے متعلق 4 نومبر 2024 کو جے پی سی سے جماعت کے وفد کی تفصیلی ملاقات کے بعد جماعت کو جے پی سی کی جانب سے 65 سوالات پر مشتمل سوالنامہ موصول ہوا تھا، جماعت کی جانب سے تحریری طور پر تمام سوالات کے جامع جوابات جے پی سی کو پیش کر دیے گئے ہیں۔ جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی طرف سے پوچھے گئے سوالات بنیادی طور سے آئین کی توضیحات، انتظامی اور قانونی ڈھانچے سے متعلق تھے۔ جے پی سی کے ممبران وقف کے مذہبی اور اس کے سیکولر پہلوؤں کے بارے میں جاننا چاہتے تھے۔ وہ یہ بھی معلوم کرنا چاہتے تھے کہ کیا وقف کی جائداد سماج کے سبھی فرقوں کو فائدہ پہنچا رہی ہیں یا اس کا فائدہ صرف مسلمانوں تک ہی محدود رہتا ہے۔ اس ضمن میں قانونی پیچیدگیاں، وقف کا استعمال کرنے والے افراد کا نظریہ، اوقاف پر غیر قانونی قبضہ اور وقف بورڈ کے کردار کے بارے میں سوالات پوچھے گئے تھے۔ جے پی سی کے ممبران نے کلکٹر کے اختیارات اور متعلقہ محکموں کے عملی کردار کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔ اس میں آئین اور وفاق کے درمیان ممکنہ محاذ آرائی کی طرف بھی اشارہ کیا گیا تھا۔ جے پی سی کے سوالوں میں وقف بورڈوں میں غیر مسلموں کو شامل کرنے، اس میں شفافیت اور نگرانی کے عمل میں سدھار لانے کے لیے اصلاحات پر بھی غور کیا گیا ہے۔ جے پی سی ممبران نے وقف کی ابتدا، اس کی تاریخ اور اس کی مذہبی حیثیت کے بارے میں بھی سوالات کیے۔ جماعت اسلامی کی طرف سے داخل کیے گئے تحریری جواب میں وقف (ترمیمی) بل 2024 کے بارے میں مسلم سماج کی گہری تشویش کو اجاگر کیا گیا۔ مسٹر ملک معتصم خان صاحب نے کہا کہ "وقف (ترمیمی) بل اوقاف کے تقدس اور اس کے اختیارات کو کمزور کرتا ہے، جبکہ نظام اوقاف کی مضبوطی مسلمانوں کی سماجی، معاشی اور مذہبی ترقی کے لیے نہایت ضروری ہے۔ نئے بل کا مسودہ وقف کے انتظامات کرنے والوں کے اختیارات کو کم کرنے والا، مسجدوں، قبرستانوں اور درگاہوں جیسے قدیم اور تاریخی اوقاف کے لیے خطرہ پیدا کرنے والا محسوس ہوتا ہے۔

# اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام مشاعرہ جشنِ جمہوریت کا انعقاد

## مشاعرہ ہمارا قومی، ثقافتی، سماجی اور تہذیبی ورثہ ہے: پروفیسر شہپر رسول

نئی دہلی۔"جس طرح جشنِ جمہوریت کو ہم قومی وراثت کے طور پر مناتے ہیں، اسی طرح مشاعرہ بھی ہمارا قومی، ثقافتی، سماجی اور تہذیبی ورثہ ہے۔ یہ ہماری گنگا جمنی تہذیب کا ایک اہم شناختی نشان ہے۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ مشاعرہ ایک ایسا اہم تہذیبی ادارہ ہے جہاں ہم گفت وشنید اور نشست و برخاست کے آداب سیکھتے ہیں۔ زندگی کے غیر معمولی تجربات، جو مختلف پہلوؤں سے جڑے ہوتے ہیں، ہمارے شعرا ان ہی مشاعروں میں پیش کرتے ہیں"۔ ان خیالات کا اظہار اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام جامع مسجد کے سامنے واقع اردو پارک میں منعقدہ مشاعرۂ جشن جمہوریت کے موقع استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے اکادمی کے وائس چیئرمین پروفیسر شہپر رسول صاحب نے کیا۔ انھوں نے ملک کے مختلف خطوں سے آئے تمام شعرا اور پنڈال موجود سامعین کا استقبال کیا۔ اس موقع پر انھوں نے گنگا جمنی تہذیب کا حوالہ دیتے ہوئے ملک میں منعقد ہونے والے مشاعروں کی نہ صرف اہمیت پر زور دیا بلکہ ان مشاعروں میں انسانی زندگی کے غیر معمولی اور گوناگوں تجربات پر بھی روشنی ڈالی۔ ناظم مشاعرہ معروف رائے بریلوی نے بھی مشاعرہ کی قومی وتہذیبی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ "مشاعرہ ہماری تہذیب کا ایسا جشن ہے جس کے لیے ہمیں اپنی ذمہ داری کا ثبوت دینا چاہیے"۔

مشاعرہ کی صدارت معروف شاعر اظہر عنایتی نے کی اور نظامت کی ذمہ داری نوجوان شاعر معروف رائے بریلوی نے انجام دی۔ وائس چیئرمین پروفیسر شہپر رسول، سکریٹری اکادمی محمد احسن عابد، صدر مشاعرہ اظہر عنایتی اور اکادمی کی گورننگ کونسل کے ممبران کے ہاتھوں شمع روشن کرکے باضابطہ مشاعرے کا آغاز ہوا۔ مشاعرہ جشن جمہوریت میں ڈاکٹر نواز دیوبندی، منیر ہمدم، ڈاکٹر طارق قمر، ڈاکٹر معید رشیدی، پروفیسر رحمٰن مصور، شکیل جمالی، اعجاز انصاری، مجیب شہزر، مصداق اعظمی، شمیم کوثر، خورشید حیدر اور عمر فرحت نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ مشاعرہ میں پیش کیے گئے منتخب اشعار قارئین کے لیے پیش ہے:

ہم نے روشن چراغ کر تو دیا
اب ہواؤں کی ذمہ داری ہے
(اظہر عنایتی)

ہم اندھیرے میں ہیں مگر دیکھو
دور تک روشنی ہماری ہے
(اظہر عنایتی)

بے خیالی میں بھی خیال اس کا
میرا کیا ہے، یہ ہے کمال اس کا
(ڈاکٹر نواز دیوبندی)

جب سے دیکھا ہے اس نے زمیں کی طرف
آسماں کی طرف دیکھتا کون ہے
(منیر ہمدم)

یقین مانو کہ اردو جو بول سکتا ہے
وہ پتھروں کا جگر بھی ٹٹول سکتا ہے
(معروف رائے بریلوی)

سلسلہ افواہ کا کیسے تھمے اس شہر میں
آپ کے ہمراز کے ہمراز کے ہم راز ہیں
(مصداق اعظمی)

جب لوگ مرے قتل کی تحقیق کریں گے
ممکن ہے کہ قاتل مرے اپنے نکل آئیں
(اعجاز انصاری)

میرے لیے نہیں تھی حواشی میں بھی جگہ
پھر یوں ہوا میں ان کے حوالے میں آ گیا
(پروفیسر رحمٰن مصور)

تمہارے زخم ہیں مرہم تمہی تلاش کرو
کسی کو زخم دکھانے سے فائدہ کیا ہے
(مجیب شہزر)

اپنی ذات سے آگے جانا ہے جس کو
اس کو برف سے پانی ہونا پڑتا ہے
(ڈاکٹر معید رشیدی)

سنا ہے رشتۂ جاں وہ عزیز رکھتا ہے
یہ بات ہے تو چلو سلسلہ نکالا جائے
(ڈاکٹر عمیر منظر)

آخر میں صدر مشاعرہ اظہر عنایتی کے منتخب اشعار کے ساتھ یہ مشاعرہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ مشاعرہ کے اختتام پر ناظم مشاعرہ معروف رائے بریلوی نے اس کامیاب اور پروقار مشاعرہ کے لیے سامعین اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ سال منعقد ہونے والے جشن جمہوریت کے مشاعرہ میں دوبارہ ملنے کے ارادہ کے ساتھ اس بزم کے اختتام کا اعلان کیا۔

# ایگری اسٹیک زراعت کے شعبے میں انقلاب برپا کر سکتا ہے: راجیو چاولہ

نئی دہلی۔(یو این آئی) ہندوستان کے زرعی شعبے کو، جو اس کی معیشت کا سنگ بنیاد ہے، عدم استعداد، ناکافی قرض، بازار تک رسائی، اور معیاری ان پٹس اور وسائل کی محدود دستیابی جیسے مسلسل چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا ہے زراعت کے لئے ڈیجیٹل پبلک انفرااسٹرکچر (ڈی پی آئی) کا تعارف یعنی ڈیجیٹل زرعی مشن کے تحت ایگری اسٹیک ایک مثالی تبدیلی کی نشاندہی کرتا ہے ایک جامع ڈیجیٹل ماحولیاتی نظام کے نقطہ نظر کے ذریعے ایگری اسٹیک نجی اختراع کو فروغ دیتے ہوئے کسانوں کے لیے قابل توسیع، بین تنظیمی تعاون اور جامع حل پیش کرتا ہے ان خیالات کا اظہار ایگری اسٹیک پروجیکٹ کے چیف نالج آفیسر اور ایڈوائزر راجیو چاولہ نے یہاں جاری ایک مضمون میں کیا۔انھوں نے کہا کہ ایگری اسٹیک ڈی پی آئی کو حکمرانی، خدمات کی فراہمی اور شمولیت کو بہتر بنا کر پورے زرعی ویلیو چین کو بڑھانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ ٹیکنالوجی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، اس کا مقصد ایک شفاف، موثر اور پائیدار ڈیجیٹل زرعی ماحولیاتی نظام کی تعمیر کرنا ہے۔ زرعی اسٹیک زراعت کے شعبے میں باہمی تعاون، توسیع پذیری، دوبارہ استعمال اور نجی اختراع کے بنیادی اصولوں پر بنایا گیا ہے۔ مسٹر چاولہ نے کہا کہ ایگری اسٹیک کے بنیادی حصے میں فارمر رجسٹری، جیوریفرنس ولیج میپس، اور فصلوں کی بوائی کی رجسٹری شامل ہیں۔ ڈیجیٹل شناخت یعنی کسانوں کا شناختی کارڈ (11 ہندسوں کا منفرد نمبر) کسانوں کے آبادیاتی اعداد وشمار، ان کی زمینوں اور موسمی فصلوں کے اعداد وشمار کی کلید ہے۔ فی الحال مارچ 2025 کے آخر تک 6 کروڑ کسانوں کا احاطہ کرنے کے منصوبے کے ساتھ، ملک بھر میں 1 کروڑ کسانوں کے لیے ڈیجیٹل شناخت فعال ہے۔انھوں نے کہا کہ 30 سے زیادہ سپورٹ رجسٹریاں، بشمول فصل کی رجسٹری، بیج کی رجسٹری، کیڑے مار ادویات کی رجسٹری وغیرہ، ملک بھر میں زرعی اعداد وشمار کو معیاری بنانے کے لیے جگہ استعمال کی جا رہی ہیں۔ اس وقت 14 سپورٹ رجسٹریاں مختلف استعمال کے معاملات جیسے فصل بیمہ، فصل کے رقبے کا تخمینہ، فصل کی خریداری وغیرہ کے قابل بنانے کے لیے فعال ہیں۔

# غازی آباد: لونی میں چار منزلہ عمارت میں شدید آتشزدگی

## ایک خاتون اور 3 بچوں کی جل کر موت

غازی آباد: 19 جنوری (پی این ایس) دہلی سے متصل غازی آباد کے لونی علاقے میں اتوار کی صبح ایک چار منزلہ عمارت میں شدید لگ گئی، جس کی زد میں آکر ایک خاتون اور 3 بچوں سمیت 4 کی دردناک موت ہوگئی۔ اس حادثہ میں ایک خاتون اور 6 سال کی بچی بھی بری طرح جھلس کر زخمی ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کے ساتھ موقع پر پہنچی پولیس نے آگ پر قابو پانے کے بعد لاشوں کو نکال کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ زخمیوں کو علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ غازی آباد پولیس سے ملی خبر کے مطابق آج صبح 7:00 بجے انہیں اطلاع ملی کہ تھانہ لونی علاقہ کے تحت کنچن پارک محلہ میں ایک مکان میں آگ لگ گئی ہے۔ پولیس کے ذریعہ فوراً فائر بریگیڈ کو اس کی اطلاع دی گئی۔ فائر بریگیڈ کے ساتھ موقع پر پہنچی پولیس نے مکان میں لگی آگ کو بجھانے کی کوشش کی۔ فائر بریگیڈ محکمہ نے بتایا کہ 4 کھمبا روڈ گلی نمبر-5، کنچن پارک تھانہ لونی غازی آباد کے ایک مکان میں آگ لگی تھی۔ فائر بریگیڈ کے اہلکاروں نے جائے وقوع پر پہنچنے پر دیکھا کہ آگ چار منزلہ مکان میں سکینڈ فلور پر لگی تھی۔ پتلی گلی ہونے کی وجہ سے فائر ٹینکر کو باہر کھڑا کر کے برابر کے مکانوں سے حوض پائپ پھیلا کر آگ بجھانے کا کام شروع کیا گیا۔ مکان کا زینہ بہت پتلا تھا اور اس میں سامان رکھے ہونے کی وجہ سے اوپر جانے میں کافی مشکلات ہوئی۔ وہاں موجود لوگوں نے بتایا کہ مکان میں کچھ لوگ پھنسے ہیں، اس کے بعد برابر کے مکانوں سے اوپر جا کر اس مکان کی دیواریں توڑی گئیں۔ پھر بعد آگ بجھائی گئی تو اس کے اندر سے ایک خاتون اور 3 بچوں کی لاش برآمد ہوئی۔ اس کے علاوہ ایک خاتون اور ایک بچی زخمی حالت میں ملی۔ مہلوکین کی شناخت شاہنواز کی اہلیہ گل بہار (32 سال)، جان محمد (9) ولد شاہنواز، شان (8) ولد شاہنواز، ذیشان (7) ولد شمشاد کے طور پر ہوئی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ اس تین منزلہ مکان میں نیچے والے فلور پر ماں-باپ رہتے تھے، بیچ میں شاہنواز کا کنبہ رہتا تھا اور اس سے اوپر والی منزل پر شاہنواز کا بھائی رہتا تھا۔ آگ بیچ کی منزل پر لگی تھی، جہاں مہلوک رہتے تھے۔ آگ لگنے کے بعد ماں-باپ نیچے سے باہر نکل گئے، دوسرے بھائی کے بچے اوپر سے نکل گئے۔ باقی لوگ باہر نکلنے میں ناکام رہے اور آگ کی زد میں آگئے۔

# انجمن جشن مولود کعبہ زیر اہتمام محفل مقاصدہ کا انعقاد

امروہہ (قیصر مجتبیٰ) ہر سال کی طرح اس سال بھی انجمن جشن مولود کعبہ محلہ حقانی کے زیر اہتمام محفل مقاصدہ کا انعقاد کیا گیا ہے۔ جسمیں مقامی شعرائے کرام کے علاوہ بیرونی شعرائے کرام نے شرکت کی۔ محفل میں رونق مسند مولانا سید سیادت نقوی صاحب قبلہ رہے، محفل کی صدارت مولانا ڈاکٹر شہوار حسین نے وافتتاح مولانا سید صفدر رضا صاحب امامی، تلاوت قرآن پاک مولانا قاری فرمان جعفری نے کی۔ نعت پاک ڈاکٹر جمشید کمال نے پیش کی۔ محفل کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر ناشر نقوی نے انجام دیئے۔

ظلمتیں کہتی ہوئی بھاگیں محمد آ گئے
سلسلے ناموس کے سب بکھر کر رہ گئے
پروفیسر ناشر نقوی

نبی کے چاہنے والوں کی یہ بھی خوبی ہے
سیاہ نجف میں اجالے سحر کے دیکھتے ہیں
ڈاکٹر جمشید کمال

جب بھی لبوں کی ربل پا نادعلی رکھی
مجھ کو کسی بھی راہ میں خطرا نہیں ہوا
تاجدار امروہوی

یہ بزم سخن جگمگائی نہ ہوتی
اگر انکی جلوہ نمائی نہ ہوتی
ڈاکٹر مبارک

خوشا نصیب کہ دیوار کعبہ کھل کے ہنسے سے
ولادت ہے علی کی آج کعبہ مسکراتا ہے
ڈاکٹر عاصم امروہوی

امروہہ میں علی کی چھٹی دھوم دھام سے
مولائیوں کے ذریعے منائی گئی ہے آج
فرقان امروہوی

اہل ولا میں ذکر یہ شام و سحر ہوا
مولی علی کے واسطے کعبے میں در ہوا
غفران راہل

جو آل محمد کا طرفدار نہیں ہے
اس دہر میں وہ صاحب کردار نہیں ہے
شاندار امروہوی

کیسے لکھوں تیرے صفات علی
تو ہے حلال مشکلات علی
اشرف فراز

اس منعقد مشاعرے میں تنویر حیدر، ڈاکٹر سید الحسن، تاجدار حسین، غفران مہدی نجمی، شاندار امروہوی، حکیم گلزار، شاندار مہدی، ندیم عباس، پپو، کاشف ضیا، مراد، ثمر مہدی، اقبال رضا، عروج مہدی، تاجدار عالم نے اپنا بھرپور تعاون کیا۔ محفل کے بعد انجمن جشن مولود کعبہ محلہ حقانی کے صدر جناب سید محمد ظفر نقوی نے اپنے سبھی مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

# پروفیسر وسیم بریلوی، صوفی جمیل اختر میموریل ایوارڈ کیلئے منتخب

بریلی (پریس ریلیز) قومی سطح کی ادبی تنظیم صوفی جمیل اختر لٹریری سوسائٹی کولکاتہ ممتاز غزل گو شاعر پروفیسر وسیم بریلوی کو صوفی جمیل اختر میموریل ایوارڈ 2025 سے سرفراز کرے گی۔ تنظیم کی جانب سے 25 / اگست کو لکاتہ میں منعقد کی گئی۔ ماہانہ میٹنگ کے دوران پروفیسر وسیم بریلوی کو 2025 کا ایوارڈ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ سوسائٹی ہر سال اردو سے متعلق کسی اہم شخصیت کی ادبی خدمات کے اعتراف میں صوفی جمیل اختر میموریل ایوارڈ دیتی ہے۔ سوسائٹی سے وابستہ کچھ ذمہ داران اور ممبران دیگر ممالک میں رہ کر ادبی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ 2025 کا ایوارڈ پروفیسر وسیم بریلوی کو 25 / جنوری کو کولکاتہ میں منعقد پروگرام کے دوران دیا جائے گا۔ پروفیسر وسیم بریلوی کو اس سے قبل بھی ملک اور بیرون ملک کی ادبی انجمنوں کی جانب سے درجنوں ایوارڈ مل چکے ہیں۔ ان کی اس نئی کامیابی کے لئے بریلی کے ادبی حلقوں میں اظہار مسرت کیا گیا ہے اور وسیم بریلوی کو مبارکباد پیش کی گئی ہے۔ ادارہ اُفق نو شاہجہاں پور کے صدر راشد حسین راہی نے پروفیسر وسیم بریلوی کو صوفی جمیل اختر میموریل ایوارڈ کیلئے منتخب ہونے پر اظہار مسرت کرتے ہوئے مبارکباد پیش کی ہے۔

# ملک اور سماج کے لیے خطرناک ہے انگریزی ذہنیت: ڈاکٹر دنیش شرما

ہاپوڑ: 19 جنوری (پی این ایس) اتر پردیش کے سابق نائب وزیر اعلیٰ اور راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر دنیش شرما نے حال ہی میں مدافرا (ہاپوڑ) میں منعقدہ وشو ہندی منچ کی ادبی اور ثقافتی پروقار تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور کئی اہم موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے خاص طور پر انگریزی ذہنیت پر تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ معاشرے اور ملک کے لیے خطرناک ہو سکتا ہے۔ جاپان، جرمنی، روس اور چین جیسے ممالک کی مثال دیتے ہوئے ڈاکٹر شرما نے کہا کہ ان ممالک نے اپنی قومی زبانوں کو اہمیت دی ہے جس کی وجہ سے وہ ٹیکنالوجی، سائنس اور سماجی ترقی میں آگے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک کو بھی اپنی زبان کو ترجیح دینی چاہیے۔ اس کے ساتھ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ ہندی زبان کے استعمال کے لیے ایک انقلاب کی ضرورت ہے اور یہ بچوں میں اقدار کو بیدار کرنے سے ہی ممکن ہے۔ ڈاکٹر شرما نے بچوں کی تعلیم پر بھی گہرے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج کل بچوں کو موبائل فون دیا جاتا ہے جس کے ذریعے وہ بری عادتیں سیکھتے ہیں۔ انہوں نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ اگر بچوں کو صحیح اقدار دی جائیں تو وہ زندگی بھر اچھے انسان بن سکتے ہیں۔ ڈاکٹر شرما نے کہا کہ "اگر اقدار کی تربیت نہ کی گئی تو ہمیں مستقبل میں اپنی زندگیوں پر رونا پڑے گا۔" انہوں نے یہ بھی کہا کہ بچوں کو رانی لکشمی بائی اور مہارانا پرتاپ جیسی متاثر کن کہانیاں سنائی جانی چاہئیں جس سے وہ قوم پرستی اور ثقافت سے روشناس ہوں گے۔ ڈاکٹر شرما نے انگلش اسکولوں کے خلاف کوئی بیان نہیں دیا لیکن انہوں نے خبردار کیا کہ اگر بچوں میں انگریزی ذہنیت پیدا ہوگی تو اس کا سماج اور خاندان پر برا اثر پڑے گا۔ انہوں نے کہا، "ہندی زبان رسومات کی زبان ہے کیونکہ یہ سنسکرت سے نکلتی ہے، اور اسی لیے ہندی میں تعلیم دی جانی چاہیے۔"

# ہم کو زندگی کے ہر شعبے میں کتاب الٰہی سے روشنی حاصل کرنی چاہئے: مفتی صدیق عالم

بھلسر، ایودھیا: آج ہمارے درمیان انتشار کی ایک وجہ ہمارے قول وفعل کا تضاد ہے، ہمیں ہر وقت اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ ہم لوگوں کو نیکیوں کا حکم دیتے رہیں اور خود کو فراموش کر دیں۔ سماج کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ داعی کی عملی زندگی عوام سے بہتر ہو مذکورہ خیالات کا اظہار مفتی صدیق عالم ندوی مہتمم مدرسہ سجادیہ عربیہ موئی نے نوبل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام جامع مسجد بھلسر میں منعقد محفل درس قرآن سے سورہ صف کی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جو وقت ہمیں میسر ہے ہم اسے غنیمت سمجھیں اور اپنا وقت دعوت دین کے لئے استعمال کریں، اس پرفتن دور میں ہمیں اپنی نسلوں کے ایمان وعقیدے کی فکر ہونی چاہئے، دنیاوی نیرنگیوں کو دیکھ کر ہم دھوکہ نہ کھائیں بلکہ قرآن مقدس سے اپنا رشتہ مضبوط کریں اور زندگی کے ہر شعبے میں کتاب الٰہی سے روشنی حاصل کرتے رہیں اللہ کا وعدہ ہے جو قرآن مقدس سے رہنمائی حاصل کرے گا اسے دنیا کی کوئی طاقت گمراہ نہیں کر سکتی۔ اس موقع پر مولانا شبیر احمد ندوی، مولانا شمیم ندوی، مولانا عارف بشیر ندوی، محمد نعمان کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے۔

# ملک کو آزاد کرانے کا پہلا دور 1768 میں مسلم قائدین نے شروع کیا تھا: مولانا محمد شاکر قاسمی

کانپور: شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام قاضی شہر حافظ وقاری عبدالقدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش کی سرپرستی میں اور اصلاح معاشرہ کمیٹی کے کنوینر مولانا ابوبکر ہادی قاسمی کی نگرانی میں ۲۶ / جنوری یوم جمہوریہ کے سلسلہ میں پندرہ پروگرام بعنوان "تحفظ آئین ہند اور ہمارے اسلاف کی قربانیاں" عشرہ منعقد ہو رہے ہیں، ان پروگراموں میں آئین ہند میں ہمارے جمہوری حقوق، ملک کے تئیں ہماری ذمہ داریاں اور فرائض کے بارے میں جانکاری دی جا رہی ہیں یوم جمہوریہ کے موقع پر مذکورہ پروگرام کو کرانے کا مقصد یہ ہے کہ ہماری نوجوان نسل میں ملک وقوم کے تئیں محبت اور مجاہدین قوم کے تئیں عزت واحترام پیدا کیا جانا ہے۔ آج اس اس سلسلہ کا چوتھا پروگرام مسجد حسین ٹھیکیدار قلی بازار کانپور میں بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ پروگرام کو خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد شاکر قاسمی استاذ جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور نے کہا کہ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ انگریزوں کے خلاف مسلح جدوجہد کا آغاز 1857 سے ہوا، یہ ایک غلط مفروضہ ہے جو جان بوجھ کر عام کیا گیا ہے تا کہ 1857 سے سو برس پہلے جس تحریک کا آغاز ہوا اور جس کے نتیجے میں بنگال کے سراج الدولہ نے، حیدر علی نے 1768 میں، سلطان ٹیپو نے 1791 میں، مولوی شریعت اللہ اور دادو میاں نے 1816ء میں اور سید احمد شہید نے 1831ء میں انگریزوں کے خلاف جو باقاعدہ جنگیں لڑیں وہ سب تاریخ کے غبار میں دب جائیں، اور اہل وطن یہ نہ جان سکیں کہ مسلمانوں کے دلوں میں انگریزوں کے خلاف نفرت کی چنگاری اس دن سے سلگ رہی تھی جس دن انہوں نے اپنے ناپاک قدم اس سرزمین پر رکھے تھے اور تجارت کے نام پر سیاسی اور فوجی اثر ورسوخ حاصل کر کے یہاں کے حکمرانوں کو بے دست و پا کر دیا تھا۔ سو سال تک مسلمان پوری طاقت اور قوت کے ساتھ اپنے علماء کی قیادت میں ان سے نبرد آزما رہے، یہاں تک کہ کم / مئی 1856 کو تحریک آزادی کی جدوجہد کا دوسرا دور شروع ہوا اور غیر مسلم اہل وطن نے بھی جدوجہد آزادی میں اپنی شرکت درج کرائی۔ جب ظلم کیا جا رہا تھا اسی وقت عقائد کو تباہ وبرباد کرنے کیلئے نصاب تعلیم بھی پیش کیا گیا، جس سے باشندگان ہند کے عقائد ونظریات تباہ وبرباد ہو کر رہ جائے لیکن بالآخر تمام مظالم کو برداشت کرتے ہوئے ہندوستان کے مجاہدین آزادی نے اپنا فطری حق حاصل کر لیا جس کو آزادی کہا جاتا ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے ملک کی آزادی، ملک کی سرحدوں اور جمہوریت کی حفاظت کریں۔ تقریب میں اہل مصلیان سمیت علاقائی لوگ موجود تھے۔ تقریب کا اختتام شہید ٹیپو سلطان ودیگر جنگ آزادی میں شہید ہونے والے مجاہدین کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ملک میں امن وامان کی دعا کے ساتھ ہوا۔

# امروہہ پریس کلب میں منعقدہ ایک روزہ ورکشاپ

امروہہ۔ نیو امروہہ ضلع پریس کلب کے زیر اہتمام منعقدہ ایک روزہ ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے پریس کلب آف انڈیا کے صدر گوتم لہری نے کہا کہ ہندوستان میں صحافیوں پر حملوں میں اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے صحافیوں میں فکر مندی لازمی امر ہے۔ صحافیوں کے تحفظ کے لیے قانون ہونا چاہیے ہم ہندوستان کے تمام زمروں کے صحافیوں کے لیے ایک خصوصی قانون بنوانے کی کوشش کر رہے ہیں تا کہ ان کے لیے اپنا کام کرنا آسان ہو جائے، انہوں نے اپنی صدارتی تقریر میں مختلف اضلاع کے صحافیوں سے کیلسا بائی پاس پر واقع تاج گارڈن کے ہال میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صرف مہاراشٹر حکومت نے صحافیوں کے لیے خصوصی قانون بنایا ہے لیکن اس پر کتنا عمل کیا گیا ہے، اس کا کوئی گوشوارہ نہیں ملا ہے اس کے علاوہ چھتیس گڑھ حکومت اس پر کام کر رہی ہے۔ سوشل میڈیا آج کے دور میں پرنٹ میڈیا آج بھی سب سے زیادہ سرٹیفائیڈ میڈیا ہے، جب کہ الیکٹرانک میڈیا بہت زیادہ پھیل چکا ہے لیکن اتنا اعتماد نہیں بنا سکا، انہوں نے یہ بھی کہا کہ آج بھی چھوٹے شہروں اور اضلاع میں اچھی اور سچی صحافت ہو رہی ہے۔ مہمان ذی وقار دی وائر کے سینئر رپورٹر مہتاب عالم نے کہا کہ رائٹرز ورلڈ میڈیا کے سروے کے مطابق آج ہندوستان کا عام شہری سوشل میڈیا کی خبروں پر ۷۰ فیصد انحصار کر چکا ہے جس کی وجہ سے دیہی صحافت کے لیے زمیں تنگ ہوتی جا رہی ہے جو کہ ایک مسئلہ ہے۔ کچھ غلط لوگوں کے آنے سے یہ وقار مجروح ہوا ہے لیکن آج بھی سچے اور اچھے صحافی ہیں جو پوری لگن اور خلوص سے اپنا کام کرتے ہیں، ان کی وجہ سے ہی صحافت کا وقار برقرار ہے۔ عوامی جذبات روزنامہ کے ایڈیٹر پنکج بہاردواج نے کہا کہ آج صحافت صفر کی طرف چلی گئی ہے اور اسے بچانا ہماری اخلاقی ذمہ داری ہے سماج کے ہر شعبہ میں تبدیلی آئی ہے صحافت بھی اس سے اچھوتی نہیں رہی صحافت کرنے والے کو کسی اور شعبے سے جڑنا چاہیے، انہوں نے صحافت کے گرتے ہوئے معیار کا ذمہ دار ایڈیٹرز کو ٹھہرایا جو اشتہارات لانے والوں کو رپورٹر بنا دیتے ہیں جبکہ حقیقی مصنف صحافی پیچھے رہ جاتے ہیں، سیکرٹری ڈاکٹر مہتاب امروہوی نے کہا کہ سوشل میڈیا نے انقلاب برپا کر دیا ہے۔ سوشل میڈیا سے خبروں کی پہنچ میں انقلاب ضرور آیا ہے لیکن سوشل میڈیا اپنا سرٹیفیکیشن نہیں بنا سکا۔ سی او نوگانواں سادات پنکج تیاگی نے کہا کہ اگر پولیس اور میڈیا پوری لگن اور ایمانداری، اقبال احمد خان جزب، اکبر سیفی، منو شرما ایڈووکیٹ، دلشاد خان، آنند چوہان، گورو شرمالی، وریندر سینی اور کئی دیگر صحافیوں اور دانشوروں نے شرکت کر کے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں صدر قمر حیدر نقوی نے سب کا شکریہ ادا کی

# شادی کے بعد دلہن نقدی، چاندی اور سونے کے زیورات لے کر فرار ہوگئی

بدایوں: 19 جنوری (پی این ایس) بدایوں میں ایک بار پھر لٹیری دلہن کی کہانی سامنے آئی ہے۔ جمعہ کو مندر میں شادی کے بعد دلہن نقدی، چاندی اور سونے کے زیورات لے کر فرار ہوگئی۔ تاہم اس کے ساتھ آنے والی ایک اور خاتون فرار ہونے کی کوشش میں پکڑی گئی۔ متاثرہ دولہے نے تھانے میں شکایت دی ہے اور کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ معاملہ اسوا تھانہ علاقہ کا ہے۔ اس تھانہ علاقے کے راوت پور گاؤں کے رہنے والے رمن پال نے پولیس کو شکایت دی ہے۔ الزام ہے کہ تقریباً 6 ماہ پہلے اسے ایک نامعلوم نمبر سے کال موصول ہوئی ایک خاتون فون پر بات کر رہی تھی۔ آہستہ آہستہ خاتون فون پر بات کرنے لگی اور بات شادی کے مرحلے تک پہنچ گئی۔ 17 جنوری کو خاتون اچانک آئی اور شادی کی بات کرنے لگی۔ اس کے ساتھ آئی دوسری خاتون نے شاہجہاں پور ضلع کے پٹنہ مندر میں شادی کرائی۔ شادی کا بندوبست کرنے کے نام پر ڈیڑھ لاکھ روپے لیے۔ شادی کا ویڈیو بھی سامنے آگیا ہے۔ دلہن مندر میں پھیرے لے رہی ہے۔ ویڈیو میں دولہا کے خاندان کی خواتین اور رشتہ دار بھی نظر آ رہے ہیں شادی مکمل ہونے کے بعد رمن پال خاتون اور دلہن کو اپنے گھر لے آیا۔ دلہن رات گئے سونا، چاندی اور نقدی لے کر فرار ہو گئی۔ صبح سویرے اس کے ساتھ آنے والی خاتون بھی فرار ہونے کی کوشش کر رہی تھی کہ رمن پال کے گھر والوں نے اسے پکڑ لیا۔ خاتون پہلے دلہن کو اپنی بیٹی کے طور پر متعارف کروا رہی تھی۔ اب وہ کہہ رہی ہے کہ وہ اس کی بہن کی بیٹی ہے۔ فی الحال رمن پال نے اس پورے واقعہ کے بارے میں تھانے کو اطلاع دی ہے۔ اس پورے واقعہ کی شکایت پولیس اسٹیشن میں بھی دی گئی ہے۔

دی گئی ہے خاتون پہلے دو والی ایک اور خاتون فرار ہونے کی کوشش میں پکڑی گئی۔ متاثرہ دولہے نے تھانے میں شکایت دی ہے اور کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ معاملہ اسوا تھانہ علاقہ کا ہے۔ اس تھانہ علاقے کے راوت پور گاؤں دلہن کو اپنی بیٹی کے طور پر متعارف کروا رہی تھی۔ اب وہ کہہ رہی ہے کہ وہ اس کی بہن کی بیٹی ہے۔ فی الحال رمن پال نے اس پورے واقعہ کے بارے میں تھانے کو اطلاع دی ہے۔ اس پورے واقعہ کی شکایت پولیس اسٹیشن میں بھی دی گئی ہے۔

## نئی مسجد میں نماز ادا کرنے والے 7 نمازیوں پر ایف آئی آر

بریلی: 19 جنوری (پی این ایس) اتر پردیش کے بریلی ضلع سے بڑی خبر آرہی ہے۔ یہاں پولیس نے نئی مسجد میں نماز پڑھنے پر 7 افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ جام ساونت شالی گاؤں میں، جو اتر پردیش کے بریلی ضلع کی تحصیل بہاری کے تحت آتا ہے، کچھ لوگوں نے چاردیواری بنائی، اس پر ٹین کا شیڈ ڈالا اور ایک نئی مسجد بنائی۔ اس کے بعد اس میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ اس کے بعد گاؤں کی ہندو برادری نے نماز پڑھنے کی مخالفت کی۔ جس کے بعد علاقے میں کشیدگی پھیل گئی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر تفتیش شروع کر دی۔ ہندو جاگرن منچ یوا واہنی کے ضلع صدر ہمانشو پٹیل نے الزام لگایا ہے کہ گاؤں کے سرپنچ کی اجازت سے لوگوں کو باؤنڈری وال پر ٹین شیڈ لگا کر نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی۔ انہوں نے ٹوئٹر پر نماز ادا کرنے والے لوگوں کا ڈرون شاٹ شیئر کیا۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ نماز پڑھنے کے لیے ضلع انتظامیہ سے اجازت نہیں لی گئی۔

# اٹاوہ: بجلی کرنٹ سے دو سگے بھائیوں کی موت

اٹاوہ: 19 جنوری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع اٹاوہ کے جسونت نگر تھانہ علاقے کے میرکھ پور پٹھیا گاؤں میں بجلی کرنٹ لگنے سے کھیت کی رکھوالی کر رہے دو سگے بھائیوں کی موت ہوگئی۔

اٹاوہ کے سینئر ایس پی سنجے کمار نے اتوار کو یہاں بتایا کہ یہ واقعہ ہفتہ کی شام اس وقت پیش آیا جب میرکھ پور پٹھیا میں اپنی فصل کی رکھوالی کر رہے دو سگے بھائی رام اوتار (63) اور آ گیا رام (57) ولد گنگا دین کی بجلی کرنٹ کی زد میں آ گئے۔ بڑا بھائی رام اوتار محکمہ پولیس اور چھوٹا بھائی آ گیا رام آرمی سے سبکدوش تھے۔ دونوں اپنے آبائی گاؤں میں ہی رہ کر کھیتی کسانی کا کام دیکھتے تھے۔ بتایا گیا کہ دونوں بھائی کھیت پر لگے ٹیوب ویل کے نزدیک فصل کی رکھوالی کر رہے تھے۔ اہل خانہ نے فوراً انہیں سیفئی میڈیکل یونیورسٹی پہنچایا۔ جہاں ڈاکٹروں نے دونوں کو مردہ قرار دے دیا۔ واقعہ پر محکمہ بجلی کے ایس ڈی او اروند کمار نے بتایا کہ کسان جانوروں سے بچاؤ کے لئے تار لگا رہے تھے۔ جس سے یہ حادثہ ہوا۔ انہوں نے محکمہ کی کسی غلطی سے انکار کیا ہے۔ پولیس وانتظامیہ معاملے کی جانچ میں مصروف ہیں۔

## مین پوری: منشیات اسمگلر گرفتار

مین پوری: 19 جنوری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع مین پوری کی تھانہ کراولی پولیس اور سرویلانس ٹیم نے اتوار کو ایک بین ریاستی گانجا اسمگلر کو 350 کلوگرام غیر قانونی گانجے کے ساتھ گرفتار کیا ہے۔ برآمد گانجے کی قیمت تقریباً 40 لاکھ روپے بتائی گئی ہے۔ ایس پی گنیش کمار ساہا نے میڈیا نمائندوں سے بات چیت میں بتایا کہ آج ایک مخبر کی اطلاع پر انچارج انسپکٹر کراولی دھرمیندر سنگھ چوہان نے پولیس ٹیم کے ساتھ بھوگاؤں۔ کراولی روڈ پر نانا مئوکٹ کے نزدیک ایک ٹرک کو پکڑا جس میں کثیر مقدار میں گانجا 13 بوریوں میں بھرا ہوا تھا۔ ٹرک ڈرائیور امریک ولد ماکھن سنگھ باشندہ گرام اوٹھیا تھانہ راجا ساسی ضلع امرتسر پنجاب سے سختی سے پوچھ گچھ کی گئی تو ٹرک ڈرائیور نے بتایا کہ بورے میں 50.03 کوئنٹل گانجا ہے جو میں اچھے پیسے کمانے کے لئے اڑیسہ سے پانی پت لے کر جا رہا تھا۔

## دیوبند میں خونریز تصادم؛ زمین کے تنازع پر دو فریقین میں فائرنگ، تین افراد زخمی

سہارنپور: 19 جنوری (پی این ایس) اتر پردیش کے دیوبند میں ہفتہ کی دوپہر اس وقت افراتفری مچ گئی جب مظفر نگر روڈ پر حلمری ٹول پر دو فریقوں کے درمیان خونریز تصادم ہوا۔ علاقے میں متنازعہ زمین پر نہ صرف دونوں فریقوں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی بلکہ کئی راؤنڈ فائرنگ بھی ہوئی۔ فائرنگ سے تین افراد زخمی ہوئے ہیں۔ یہی نہیں وہاں کھڑی کئی گاڑیوں میں توڑ پھوڑ بھی کی گئی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس فوراً موقع پر پہنچی اور زخمیوں کو ضلع اسپتال بھیج دیا۔ پولیس کے مطابق ہفتہ کی دوپہر میرگ پور گاؤں کے کچھ لوگ دیوبند قصبے میں حلمری چونگی کے قریب کچھ دکانوں کی زمین پر قبضہ کرنے آئے تھے۔ اطلاع ملتے ہی دوسرا فریق وہاں پہنچ گیا اور اس کے خلاف احتجاج کیا۔ اس دوران دونوں فریقوں میں ہاتھاپائی بھی ہوئی۔ معاملہ بڑھنے پر دونوں طرف سے شدید فائرنگ ہوئی۔ گولیاں لگنے سے تین افراد زخمی ہو گئے۔ ایک پارٹی گاؤں میرگ پور سے ہے، جب کہ دوسری پارٹی والمیکی بستی سے ہے۔ اس دوران کئی گاڑیوں کی توڑ پھوڑ کی گئی۔ اطلاع ملتے ہی مقامی پولیس اور ایس پی رورل ساگر جین فورس کے ساتھ موقع پر پہنچے اور حالات کو قابو میں کیا۔ دونوں فریقوں کے درمیان جھگڑے کی وجہ سے شاہراہ پر افراتفری مچ گئی۔ ایس پی رورل ساگر جین کا کہنا ہے کہ زمین پر قبضے کو لے کر تنازعہ چل رہا تھا۔ لڑائی میں تین افراد زخمی ہوئے ہیں۔ زخمیوں کو ضلع اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ دونوں فریقین نے ایک دوسرے کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی اور الزامات لگائے۔ فی الحال حالات معمول پر ہیں اور معاملے کی جانچ کی جا رہی ہے۔

# چیکنگ کے دوران نوئیڈا پولیس نے بدمعاش کا کیا انکاؤنٹر

## ملزم کو گولی مارنے کے بعد زخمی حالت میں کیا گیا گرفتار

گوتم بدھ نگر: 19 جنوری (پی این ایس) اتر پردیش کے گوتم بدھ نگر ضلع کے سیکٹر 126 تھانے میں ہفتے کی رات دیر گئے شرپسندوں کے ساتھ انکاؤنٹر ہوا، جس میں ملزم کو گولی لگنے کے بعد گرفتار کر لیا گیا۔ مجرم کو زخمی حالت میں اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ملزمان کے قبضے سے ایک غیر قانونی پستول اور مسروقہ موٹر سائیکل برآمد ہوئی ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق سیکٹر 126 تھانے کی پولیس پشتہ روڈ پر چیکنگ مہم چلا رہی تھی کہ اس دوران ایک نوجوان کو موٹر سائیکل پر آتے دیکھا گیا۔ پولیس نے اسے رکنے کا اشارہ کیا تو وہ بھاگنے لگا، جب پولیس نے اس کا پیچھا کیا تو اس نے فائرنگ شروع کر دی۔ پولیس نے جوابی فائرنگ کی جس میں ملزم نوجوان گولی لگنے سے زخمی ہوگیا۔ پولیس نے اسے گرفتار کر کے ہسپتال میں داخل کرایا۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے ایک غیر قانونی پستول، ایک زندہ کارتوس، کارتوس کے خول اور مسروقہ موٹر سائیکل برآمد کر لی۔ ملزم کی شناخت سورج تیواری عرف راہل کے طور پر کی گئی ہے۔ سورج دہلی کے تھانہ کالندی کنج کے جے جے کالونی کا رہنے والا ہے۔ ملزموں کے خلاف دہلی کے کئی تھانوں میں پہلے ہی مقدمات درج ہیں۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے اور مزید کارروائی کر رہی ہے۔

## نوئیڈا پولس نے یوم جمہوریہ کے پیش نظر چلائی چیکنگ مہم

## اے سی پی پروین سنگھ نے سیکورٹی کا لیا جائزہ

نوئیڈا: 19 جنوری (پی این ایس) اے سی پی فرسٹ نوئیڈا پراوین کمار سنگھ نے پولیس ٹیم کے ساتھ گارڈن گیلیریا، سیکٹر 37، جی آئی پی مال، بس اسٹینڈ، بوٹینیکل گارڈن اور پولیس اسٹیشن سیکٹر-39 علاقے کے تحت پرہجوم مقامات پر حفاظتی انتظامات کا معائنہ کیا۔ اس دوران پولیس نے مشکوک گاڑیوں اور افراد کو روک کر ان سے پوچھ گچھ کی اور چیکنگ کی۔ اے سی پی نے ڈیوٹی پر تعینات پولیس اہلکاروں کو یوم جمہوریہ کے پیش نظر حفاظتی انتظامات کو سخت رکھنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ پی آر وی مسلسل گشت کرے اور گاڑیوں کی باقاعدہ چیکنگ کو یقینی بنایا جائے۔

# سی ایم نے مونی اماوسیہ کی تیاریوں کا جائزہ لیا

## مہاکمبھ: وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے موراری باپو اور چند انند سے کی ملاقات

لکھنؤ/مہا کمبھ نگر۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اتوار کو مہا کمب نگر پہنچے۔ انہوں نے 29 جنوری کو مہا کمب میں منعقد ہونے والے مونی امواسیہ تہوار کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ وزیر اعلیٰ نے ارائیل میں واقع پرمارتھ آشرم نکیتن میں سوامی چدانند سرسوتی اور کہانی سنانے والے موراری باپو سمیت کئی سنتوں سے ملاقات کی۔

وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اتوار کو مہا کمب نگر پہنچے۔ انہوں نے 29 جنوری کو مہا کمب میں منعقد ہونے والے مونی امواسیہ تہوار کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ وزیر اعلیٰ نے ارائیل میں واقع پرمارتھ آشرم نکیتن میں سوامی چدانند سرسوتی اور کہانی سنانے والے موراری باپو سمیت کئی سنتوں سے ملاقات کی۔ وزیر اعلیٰ شنکراچاریہ اور دیگر سنتوں سے ملاقات کریں گے اور اس تقریب سے متعلق تجاویز لیں گے۔ وزیر اعلیٰ کا ہیلی کاپٹر دوپہر 12 بجے کے قریب اریل میں اترا۔ وہاں سے وہ پرمارتھ نکیتن کیمپ پہنچے اور سوامی چدانند منی سے ملاقات کی۔ اس کے بعد سیاحتی نمائش، او ڈی او پی، واک تھرو گیلری، پولیس گیلری، کانسٹی ٹیوشن گیلری کا مشاہدہ کیا گیا۔ اس کے بعد آئی سی سی سی میں مونی اماواسیہ اور کابینہ کے اجلاس کی تیاریوں کا جائزہ لیا جائے گا۔

چیف منسٹر سوامی گرو شرانند سے سیکٹر 9 میں کرشنی آشرم اور سیکٹر 17 میں آچاریہ بڑا کے صدر اور وزیر سے ملاقات کریں گے۔ اس کے بعد وزیر اعلیٰ سیکٹر 17 میں ہی سوامی واسودیوانند سرسوتی، شنکراچاریہ سوامی نشلانند سرسوتی، شنکراچاریہ سوامی سدانند سرسوتی سے ملاقات کریں گے اور میلے کے انعقاد کے حوالے سے تجاویز لیں گے۔ اس کے بعد تقریباً 15.5 بجے، وہ بامرولی ہوائی اڈے سے لکھنؤ کے لیے روانہ ہوں گے۔

وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پرمارتھ نکیتن کیمپ ایریل میں دنیا کے مشہور قومی سنت موراری باپو جی کی کہانی میں شرکت کی۔ یہاں پرمارتھ نکیتن کے صدر سوامی چدانند سرسوتی سوامی سنتوشداس جی (ستوا بابا) نے سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ جی کا استقبال کیا۔ مانس گیان گنگا کے بہاؤ کو سمیٹنے اور باطنی روحوں کے سنگم کو برقرار رکھنے کے لیے دنیا کے مختلف ممالک کے سادھوؤں نے حصہ لیا۔

سی ایم یوگی نے کہا کہ پریاگ راج کی مقدس سرزمین پر مہاکمبھ کے الٰہی موقع پر پرمارتھ نکیتن کے ذریعہ منعقد کی جانے والی قابل احترام باپو کی کہانی میں آنے کی مجھے خوش قسمتی ملی۔ آج میں نے دیکھا کہ پریاگ راج کے تمام گھاٹ مقدس عقیدت مندوں سے بھرے پڑے ہیں۔ یہ ہندوستان کا منظر ہے جو ذات پات سے پاک ہندوستان کا پیغام دے رہا ہے۔ یہ ہندوستان کے اتحاد کا پیغام دے رہا ہے۔ یہ منظر متحدہ ہندوستان کی راہ ہموار کرنے کا پیغام دے رہا ہے۔

مجھے باپو کی کئی کہانیوں میں حصہ لینے کا موقع ملا۔ ہر کہانی میں کچھ نیا اور دلچسپ ہوتا ہے۔ ہری لامحدود ہے، ہری کی کہانی لامحدود ہے۔ انہوں نے کہا کہ پریاگ کی سرزمین پر اکشے وت ہے، سرسوتی کا کنواں بھی ہے، ناگواسوکی کا مقدس مندر بھی ہے، مہارشی بھاردواج جی کا آشرم بھی ہے اور مقدس تروینی کا سنگم بھی ہے، آپ سب اس کے شکر گزار ہیں۔ اس پاک سرزمین پر خوش آمدید انہوں نے کہا کہ کہانی کا پیغام قومی یکجہتی کا پیغام ہونا چاہیے۔ متحدہ ہندوستان کا پیغام ہونا چاہئے، شمال۔جنوب، مشرق۔مغرب کے اتحاد کا پیغام ہونا چاہئے۔ آپ سب کو متحد ہندوستان کا پیغام لینا چاہیے۔

موراری باپو نے آج کی مانس کتھا کا آغاز منگل بھون امنگلہاری چوپائی سے کیا۔ مانس کتھا ذہنی آنکھوں کو زندہ کرنے اور بیدار کرنے کا ایک الٰہی ذریعہ ہے۔ مانس کتھا اپنے آپ میں ایک عظیم کمبھ ہے۔ سنگم میں نہانے کے لیے ہمیں اپنے جسم اور دماغ، مہا کمبھ کو لانا پڑتا ہے۔ کہانی کے سنگم میں نہانے کے لیے ہمیں اپنے اندر کی آنکھوں کو ساتھ لانا پڑتا ہے۔ کہانی کے سنگم میں نہانے کے لیے صرف جسم ہی نہیں دماغ بھی لانا پڑتا ہے۔ کہانی کے مہا کمبھ میں نہانے کے لیے نہ صرف کمال بلکہ حکمت بھی لانی پڑتی ہے۔ باپو نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے جسم، دماغ اور بے پناہ عقیدت کے ساتھ مہا کمبھ میں نہانے آئیں۔ صرف وہی جو طاقت اور حکمت لاتا ہے کمبھ میں داخل ہو سکتا ہے۔

پرمارتھ نکیتن کے صدر سوامی چدانند سرسوتی جی نے کہا کہ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ ہمیں مقدس مقام پریاگ مہا کمب میں آنے کا موقع مل رہا ہے۔ ہر چھ سال کے بعد ایک اردھا کمبھ آتا ہے، ہر 12 سال بعد ایک کمبھ آتا ہے اور جب 12 کمبھ ہوں تو مہا کمبھ آتا ہے۔ اگلا مہا کمبھ 2170 میں ہوگا۔ شاید کسی کو ہم سے پہلے اور ہمارے بعد ایسا موقع ملے۔ ہمیں سنگم کے کنارے سنگم کے قدموں میں ضم ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ ہمیں یہ موقع اس لیے ملا ہے کہ ہماری زندگی ایک سنگم بن جائے۔

سوامی جی نے کہا کہ قابل احترام باپو کے قدموں میں بیٹھنا بھی ایک کہانی ہے۔ کہانی ہمیں سننے اور عقیدت کا فائدہ دیتی ہے۔ یہ سننے سے لے کر ہتھیار ڈالنے کا سفر ہے۔ اگر کوئی سنتے ہوئے رب کے سامنے سر تسلیم خم کر دے تو یہ سنگم ہے۔ سوامی جی نے کہا کہ آج ہندوستان کے عظیم فرزند مہارانا پرتاپ جی کی برسی ہے۔ اس نے گھاس کی روٹیاں کھا کر اپنے ملک کو بچانے کے لیے کئی لڑائیاں لڑیں۔ وہ اپنے چیتک پر 208 کلو وزنی تلوار لیے بیٹھا اپنی قوم کے لیے لڑتا رہا۔ یہ ہندوستان کی خوش قسمتی ہے کہ ہم ایسے عظیم انسانوں کی سرزمین پر پیدا ہوئے۔

# ریاست کے بجلی ملازمین اور پنشنرز پر شکنجہ کسنے کی تیاری

## بجلی میٹر ہوا لازمی، لاکھوں لوگ ہوں گے متاثر

لکھنؤ: 19 جنوری (پی این ایس) ریاست کے بجلی ملازمین اور پنشنرز پر شکنجہ کسنے کی تیاریاں ہیں۔ اب ان کے لیے میٹر لگانا لازمی ہوگا۔ میٹر نصب نہ ہونے کی صورت میں ٹیرف پلان میں طے شدہ اوسط 400 یونٹس کے بجائے زیادہ سے زیادہ 800 یونٹس ماہانہ ریٹ ادا کرنا ہوں گے۔ ٹیرف کے تعین سے متعلق نئے معیارات میں اس کے لیے واضح انتظام کیا گیا ہے۔ یہ اطلاع ملتے ہی بجلی ملازمین میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ اگر یہ شق لاگو ہوتی ہے تو ایک لاکھ سے زیادہ بجلی ملازمین، انجینئرز اور ریٹائرڈ اہلکار متاثر ہوں گے۔ نئی شق کو نجکاری سے بھی جوڑا جا رہا ہے۔

ریاست میں پاور کارپوریشن اور مختلف کارپوریشنوں میں تقریباً 73522 اہلکاروں کی پوسٹیں ہیں۔ 28 ہزار سے زائد پنشنرز ہیں۔ اب تک جونیئر انجینئر کو اے سی لگانے کے لیے 888 روپے ماہانہ اور 500 روپے فی اے سی اضافی ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اب ریگولیٹری کمیشن کی جانب سے ٹیرف کے تعین کے لیے نئے معیار (ملٹی ایئر ٹیرف ریگولیشن) کا مسودہ جاری کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ تمام ملازمین اور پنشنرز کے لیے 31 دسمبر 2025 تک میٹر لگانا لازمی ہوگا۔ اگر ٹیرف پلان میں میٹر نصب نہیں ہے تو فی صارف بجلی کی اوسط کھپت 400 یونٹ سمجھی جاتی ہے۔ نئی تجویز میں یہ شق ہے کہ اگر میٹر 31 دسمبر 2025 تک نہیں لگایا گیا تو اوسط یونٹ کو دگنا سمجھا جائے گا اور متعلقہ اہلکاروں سے LMV 1 کیٹیگری کا زیادہ سے زیادہ ریٹ وصول کیا جائے گا۔ وہیں ایک جونیئر انجینئر کو 888 روپے ماہانہ، اسسٹنٹ انجینئر کو 1092 روپے، سپرنٹنڈنٹ انجینئر کو 1626 روپے، چیف انجینئر کو 1836 روپے، کلرک کو 540 روپے اور چوتھے درجے کے ملازم کو 444 روپے ماہانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اے سی لگانے کے لیے فی اے سی 500 روپے اضافی ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اگر نیا پروویژن منظور ہوتا ہے، تو جونیئر انجینئر (جے ای) کو اے سی لگانے کے لیے 1400 روپے کے بجائے 5,000 روپے ادا کرنے ہوں گے۔ فی الحال اوسط یونٹ 400 سمجھا جاتا ہے۔ اگر اسے معیار کے مطابق دوگنا سمجھا جائے تو ہر ملازم اور پنشنر کو زیادہ سے زیادہ 800 یونٹس یعنی اوسطاً 6.50 روپے فی یونٹ ادا کرنا ہوں گے۔ اس طرح جہاں اب تک بجلی کے اہلکار 1400 روپے ادا کرتے تھے وہیں انہیں تقریباً 5000 روپے ادا کرنے ہوں گے۔ اسی طرح دیگر اہلکاروں کو بھی ادائیگی کرنی ہوگی۔

توانائی کی تنظیموں کا الزام ہے کہ نیا مسودہ نجی گھروں کے دباؤ پر تیار کیا گیا ہے۔ اب تک کارپوریشنز کو متعلقہ افسران اور اہلکار خود چلا رہے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام تر کوششوں کے باوجود انجینئرز، اہلکاروں حتیٰ کہ پنشنرز کی رہائش گاہوں پر ابھی تک بجلی کے میٹر نہیں لگائے جا سکے۔ نجکاری مستقبل میں ہونے والی ہے۔ ایسے میں اہلکاروں کی جگہ پر بل کی وصولی میں کوئی رکاوٹ نہ آنے کو ذہن میں رکھتے ہوئے نیا مسودہ تیار کیا گیا ہے۔ توانائی کی تنظیموں نے یہ بھی کہا ہے کہ ریگولیٹری کمیشن کو اپنی آئینی حیثیت کو مدنظر رکھنا چاہیے اور نجی ہاؤسز کے دباؤ کے سامنے نہیں جھکنا چاہیے۔

# دہلی سے آ رہی تیز رفتار ڈبل ڈیکر بس پلٹ گئی، 30 سے زائد افراد زخمی، ایک کا ہاتھ کٹا

لکھنؤ: 19 جنوری (پی این ایس) اتوار کی صبح 10 بجے دہلی سے آ رہی ایک ڈبل ڈیکر بس لکھنؤ کے پارہ میں بکھونیا موڑ پر کنٹرول کھو کر پلٹ گئی۔ حادثے کے بعد بس میں سوار مسافروں نے چیخ و پکار شروع کر دی۔ وہاں افراتفری مچ گئی۔ لوگوں نے پولیس کو حادثے کی اطلاع دی۔ اس کے بعد جائے حادثہ پر لوگوں کی بھیڑ جمع ہوگئی۔ پولیس نے لوگوں کی مدد سے مسافروں کو بس سے باہر نکالا۔ اب تک موصول ہونے والی معلومات کے مطابق اس واقعے میں 30 مسافر زخمی ہوئے ہیں۔ سبھی کو اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ انسپکٹر پارس ناتھ سنگھ کے مطابق مسافروں کو نکالا جا رہا ہے۔ بعض افراد کی حالت تشویشناک ہے۔ اس حادثے میں کچھ بچے شدید زخمی بھی ہوئے ہیں۔ متاثرہ بس کے مسافروں کے مطابق ڈرائیور شراب کے نشے میں گاڑی چلا رہا تھا۔ تیز رفتاری کے باعث گاڑی اپنا توازن کھو بیٹھی۔ اس واقعہ میں ایک مسافر کا ہاتھ کٹ جانے کی بھی خبر ہے۔

# آبادی کنٹرول قانون ہندوستان کے روشن مستقبل کی بنیاد ہے: گوپال رائے

لکھنؤ: 19 جنوری (پی این ایس) وشو ہندو رکھشا پریشد کے قومی صدر گوپال رائے کی قیادت میں اتوار کو لکھنؤ کے گومتی نگر سے 1090 چوراہا، یوپی درشن، لوہیا پارک سے وشال کھنڈ 2 چوک تک یہ پیدل مارچ منعقد کیا گیا۔ اس میں ہندو اور مسلم نوجوانوں کے ساتھ ہزاروں کارکنوں نے بھی جوش و خروش سے حصہ لیا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے گوپال رائے نے کہا آبادی میں اضافہ ہندوستان میں ایک سنگین مسئلہ بن گیا ہے۔ 1947 میں ملک کی آبادی 33 کروڑ تھی لیکن 2024 میں یہ تقریباً 144 کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔ بھارت نے آبادی کے لحاظ سے چین جیسے ملک کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ ہندوستان میں اس کا براہ راست اثر بے روزگاری، تعلیم، صحت کی سہولیات اور قدرتی وسائل پر پڑتا ہے۔ وسائل پر دباؤ اور بے روزگاری، بڑھتی ہوئی آبادی کے ساتھ مل کر بنیادی خدمات جیسے پانی، خوراک، توانائی اور ہسپتالوں پر دباؤ ڈال رہی ہے۔ طبی سہولیات نہ ہونے سے لوگوں کو علاج کروانے میں مشکلات کا سامنا ہے جبکہ روزگار کے مواقع نہ ہونے کی وجہ سے بیروزگاری اور معاشی صورتحال خراب ہو رہی ہے۔ اگر اس پر بروقت قابو نہ پایا گیا تو اس کے تمام سماجی، اقتصادی اور ثقافتی پہلوؤں پر گہرے منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ اس مسئلے کو ایک عوامی تحریک بنائیں اور آبادی کنٹرول قانون کی حمایت میں آواز بلند کریں۔ یہ قانون معاشرے کی بہتری کے ساتھ ساتھ ملک کے استحکام اور ترقی کے لیے بھی ضروری ہے۔ ہندوستان میں رہنے والے نوجوانوں کو یکساں مواقع، تعلیم، خوراک، لباس اور مکان اسی وقت دستیاب ہو سکتے ہیں جب آبادی کو کنٹرول کیا جائے۔ آبادی پر کنٹرول کے بغیر وسائل کی کمی کی وجہ سے ان بنیادی ضروریات کو پورا کرنا مشکل ہو جائے گا۔ مسٹر رائے نے واضح کیا کہ اس مارچ کا بنیادی مقصد حکومت کو یہ پیغام دینا ہے کہ آبادی کنٹرول قانون ہی ملک کے موجودہ اور مستقبل کے مسائل کا حل ہے۔ اگر اس قانون پر جلد عمل درآمد نہ کیا گیا تو یہ تحریک مزید وسیع شکل اختیار کر سکتی ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی پالیسیوں کی تعریف کرتے ہوئے مسٹر رائے نے کہا کہ ان کے دور حکومت میں مذہب اور ترقی کے درمیان توازن ہے۔ اتر پردیش نے مذہبی سیاحت کے فروغ اور ثقافتی ورثے کے تحفظ کے ذریعے قومی اور بین الاقوامی سطح پر ایک نئی شناخت بنائی ہے۔ لیکن اب حکومت کو آبادی کنٹرول قانون پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے ملک میں نوجوانوں کو روزگار نہیں مل رہا، ہسپتالوں میں مریضوں کو وقت پر بستر نہیں مل رہے، بچوں کو تعلیم نہیں مل رہی۔ قدرتی وسائل محدود مقدار میں دستیاب ہیں اس لیے آبادی پر قابو پانے کا قانون لانا ضروری ہے۔ تاکہ سب کو یکساں حقوق مل سکیں۔

## سنبھل: انعامی بدمعاش گرفتار

سنبھل: 19 جنوری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع سنبھل میں پولیس نے 25 ہزار روپے کے انعامی بدمعاش کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس ذرائع نے اتوار کو بتایا کہ تھانہ بہجوئی کی پولیس نے گذشتہ دن تھانہ علاقے کے سنبھل بہجوئی روڈ ریلوے کراسنگ سے پچیس ہزار روپے کے انعامی ملزم ضلع میرٹھ کے تھانہ لساڑی کے تحت پہلوان کالونی مسجد کے نزدیک ہمایونگر باشندہ سرفراز کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس ذرائع نے آگے بتایا کہ سرفراز کا مجرمانہ ریکارڈ ہے۔

# سائیکل سے بینک لوٹنے آیا تھا بی ایس سی کا طالب علم، ویڈیو میں قید

## ملزم نے خود بتایا کس لئے کرنی تھی لوٹ

کانپور: 19 جنوری (پی این ایس) اسٹیٹ بینک آف انڈیا کانپور کی گھاٹم پور ٹاؤن برانچ کے منیجر، کیشیئر اور گارڈ نے مل کر نقاب پوش شخص کو پکڑ لیا جو بینک لوٹنے آیا تھا۔ واردات کو انجام دینے کے لیے سائیکل پر آئے نقاب پوش نے تینوں پر تیز دھار ہتھیاروں سے حملہ کر کے زخمی کر دیا۔ زخمی ہونے کے باوجود تینوں نے لٹیرے کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ گرفتار ملزم پتارا کے سنجیت پور گاؤں کا رہنے والا ہے اور بی ایس سی تھرڈ ایئر کا طالب علم ہے۔ ملزم سے ایک پستول بھی برآمد ہوا ہے۔

بینک کی قصبہ برانچ کے منیجر وریندر پرتاپ سنگھ نے بتایا کہ ہفتہ کی صبح بینک معمول کے مطابق کھلا اور وہ کیشیئر پرن ناتھ شکلا، سیکورٹی گارڈ سنیل کمار، غلہ منڈی، ہنومنت وہار کے رہنے والے اور خاتون ملازم سپنا کے ساتھ کماری اپنے روزمرہ کے کاموں میں مصروف ہو گئیں۔ تقریباً 10:45 بجے، چہرے کا ماسک پہنے ایک شخص بینک میں داخل ہوا اور ایک گارڈ کے چہرے اور گردن پر چاقو سے وار کیا۔ نوجوانوں کو گارڈ سے لڑتے دیکھ کر برانچ منیجر وریندر اور کیشیئر پرن ناتھ شکلا نے نوجوانوں کو پکڑنے کی کوشش کی۔ اس دوران حملہ آور نے ان پر بھی حملہ کر کے زخمی کر دیا۔ تاہم زخمی ہونے کے بعد بھی تینوں نے ہمت نہیں ہاری۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک جاری رہنے والی لڑائی کے بعد سب نے مل کر حملہ آور پر حملہ کیا، اسے رسی سے باندھ کر پولیس کو اطلاع دی۔ اطلاع ملتے ہی ڈی سی پی ساؤتھ آشیش سریواستو اور اے سی پی گھاٹم پور رنجیت کمار فورس اور فرانزک ٹیم کے ساتھ موقع پر پہنچے اور ملزم کو گرفتار کر لیا۔ زخمی بینک ملازمین کو سی ایچ سی لے جایا گیا جہاں ابتدائی طبی امداد کے بعد ڈاکٹر نے شدید زخمی گارڈ اور ڈا کو ہلیٹ ریفر کر دیا۔

دریں اثنا، بینک منیجر اور کیشیئر کو نجی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ لٹیرے کی شناخت لاویش مشرا کے طور پر ہوئی ہے جو کسان اودھیش مشرا کا بیٹا ہے، جو سنجیت پور پتارا کا رہنے والا ہے۔ وہ فی الحال تیواری ہوٹل کے قریب دھرم پور بمبا میں مقیم ہیں۔ پولیس اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ اس نے اکیلے ہی ڈکیتی کی منصوبہ بندی کی یا کسی نے اس کی مدد کی۔

کانپور کے گھاٹم پور میں اسٹیٹ بینک آف انڈیا کی شاخ کو لوٹنے کی کوشش کرنے والے بی ایس سی کے طالب علم لاویش مشرا کا فون پولیس نے ضبط کر لیا ہے۔ پولیس ذرائع کا کہنا ہے کہ ابتدائی تفتیش سے معلوم ہوا ہے کہ ملزمان نے سوشل میڈیا سے حاصل ہونے والی معلومات کو استعمال کرتے ہوئے بینک ڈکیتی کی منصوبہ بندی کی۔ ڈکیتی، بنانے، چلانے اور حملہ کرنے کے لیے جسم کے اعضاء کے بارے میں معلومات اکٹھی کیں۔ پولیس جائے وقوعہ کے قریب موبائل ایکٹیوٹی کے ذریعے ملزمان کی شناخت کرتی ہے، اسی لیے ڈکیتی کے لیے جاتے وقت موبائل گھر میں ہی چھوڑ دیا تھا۔ گاؤں کے لوگوں نے کہا کہ لاویش پاگل ہے۔ وہ اپنا زیادہ تر وقت موبائل پر ریلز دیکھنے میں گزارتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ کسی سے زیادہ اختلاط نہیں کرتے تھے۔ ایسے میں پولیس اب اس کے موبائل کے سوشل اکاؤنٹس کے ساتھ گوگل، یوٹیوب، فیس بک وغیرہ سمیت دیگر اکاؤنٹس کو بھی چیک کر رہی ہے۔ ڈی سی پی ساؤتھ کا کہنا ہے کہ حملہ آور نے بینک میں داخل ہونے کے فوراً بعد جس طرح گارڈ پر حملہ کیا، اس سے صاف ہے کہ وہ ایک منصوبہ بنا کر آیا تھا۔ فی الحال اس کی کوئی مجرمانہ تاریخ نہیں ملی ہے اور نہ ہی اس کا گاؤں یا علاقے میں کسی سے کوئی جھگڑا ہوا ہے۔ ایسے میں قیاس کیا جا رہا ہے کہ انہیں یہ خیال سوشل میڈیا پر چل رہی ریلز کے ذریعے آیا ہوگا۔ اس لیے پولیس اب اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہی ہے۔ ہوش میں آنے کے بعد پولیس نے ملزم سے پوچھ گچھ کی۔ ملزم نے پولیس کو بتایا کہ وہ ایک ہی بار میں کروڑ پتی بننا چاہتا تھا۔ ملزم نے ڈکیتی کی ویڈیو یوٹیوب پر دیکھی تھی۔ جس کے بعد بینک لوٹنے کا منصوبہ بنایا گیا۔ پولیس فی الحال ملزم سے پوچھ گچھ کر رہی ہے۔

معلومات کے مطابق لاویش کے خاندان میں کل چار افراد ہیں لیکن ان میں سے کسی کا بھی بینک اکاؤنٹ نہیں ہے۔ والدین کے علاوہ ملزم نوجوان کے خاندان میں ایک بڑا بھائی ابھے ہے جو دہلی میں ایک فیکٹری میں کام کرتا ہے۔ کھیتی باڑی کے ساتھ ساتھ والد کپڑے بھی بیچتے ہیں۔ والد نے بتایا کہ لاویش پتارا میں واقع ہردیوی کالج سے بی ایس سی فائنل ایئر کا طالب علم ہے۔ ہفتہ کی صبح تقریباً 9-10 بجے وہ اپنی سائیکل پر یہ کہہ کر گھر سے نکلا کہ وہ ناگیلن پور مندر جا رہا ہے۔ اہل خانہ نے اس بارے میں لاعلمی کا اظہار کیا کہ وہ بینک کیسے پہنچا۔ معاملے کی تہہ تک پہنچنے کے لیے پولیس نے اس کے ایک ساتھی کو بھی حراست میں لے لیا ہے اور اس سے پوچھ گچھ کر رہی ہے۔

# دیہی علاقوں میں صحافت پُر خطر کام: گوتم لہری

مراد آباد/امروہہ: 19 جنوری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع مراد آباد و امروہہ اضلاع میں منعقدہ میڈیا سمیلن میں مقررین نے کہا کہ اب دیہی علاقوں میں صحافت خطروں بھرا کام ہے۔ صحافی تحفظ قانون بنانے کی ضرورت ہے۔ پریس کلب آف انڈیا کے صدر گوتم لہری اتوار کو امروہہ کے پروگرام میں شریک ہوئے تھے۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں صحافیوں کی سیکورٹی کے پیش نظر الگ سے کوئی قانون نہ ہونے سے میڈیا نمائندوں پر حملوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہم کوشاں ہیں کہ میڈیا نمائندوں کے لئے خصوصی قانون بنایا جائے تاکہ ان کو اپنا کام کرنے میں آسانی ہو۔ پریس کلب آف انڈیا صدر نے کہا کہ صرف مہاراشٹر حکومت نے میڈیا نمائندوں کی سیکورٹی کے لئے خصوصی قانون بنایا ہے اس پر کتنا عمل کیا جاتا ہے اس کا کوئی صحیح نمبر نہیں ملتا۔ جبکہ چھتیس گڑھ سرکار اس پر کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کے سوشل میڈیا کے زمانے میں پرنٹ میڈیا ہی سب سے مصدقہ ہے جبکہ الکٹرانک میڈیا جتنا مشہور ہوا ہے اتنا اپنا بھروسہ نہیں بنایا پایا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مخالف حالات کے باوجود آج بھی چھوٹے شہروں اور اضلاع میں اچھی اور سچی صحافت ہو رہی ہے۔ خبر کو تلاش بین کے بعد بھیجتے ہیں۔ سینئر صحافی مہتاب عالم نے کہا کہ رائٹر ولڈ میڈیا کے سروے کے مطابق آج ہندوستان کا عام شہری 70 فیصدی سوشل میڈیا کی خبروں پر منحصر ہو گیا ہے جس کی وجہ دیہی صحافت کے لئے اسپیس کم سے کم ہوتا جا رہا ہے جو تشویش کا باعث ہے۔ صحافت میں بھی کچھ غلط افراد کے آنے سے ان وقار کو ٹھیس پہنچی ہے لیکن آج بھی سچے اور اچھے صحافی ہیں جو اپنے کام کو پوری ایمانداری اور لگن سے کرتے ہیں۔ ان کی وجہ سے ہی صحافت کا وقار قائم ہے۔ دینک پبلک اموشن کے ایڈیٹر ڈاکٹر پنکج بھاردواج نے کہا کہ آج کی صحافت صفر کی جانب چلی گئی ہے۔ جس کو بچانا ہم سب کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔ حالانکہ سماج کے ہر طبقے میں تبدیلی آئی ہے۔ اس سے صحافت بھی نہیں بچ سکی۔ حالات سے ہار ماننے والے لوگ صحافت کے شعبے میں نہ آئیں۔ وہ کوئی کاروبار کریں۔ انہوں نے صحافت کے گرتے معیار کے لئے ایڈیٹروں کو ذمہ دار بتاتے ہوئے کہا کہ وہ اشتہار لانے والوں کو بھی رپورٹر بناتے ہیں۔ جبکہ حقیقی صحافی کہیں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ ڈاکٹر مہتاب امروہی نے کہا کہ سوشل میڈیا سے خبروں تک رسائی میں انقلاب ضرور آیا ہے لیکن سوشل میڈیا اپنی ساکھ قائم نہیں رکھ سکا۔

# پریاگ راج میں دنیا کا سب سے بڑا مذہبی اجتماع: جے ویر سنگھ

## ڈرون شو کی تھیم 24 جنوری کو یوم اتر پردیش، 25 جنوری کو قومی یوم سیاحت اور 26 جنوری کو یوم جمہوریہ کے موقع پر مختلف مواقع پر تیاریاں کی گئیں

لکھنؤ: 19 جنوری۔ محکمہ سیاحت کی جانب سے پریاگ راج میں دنیا کا سب سے بڑا مذہبی اجتماع اور ایک خصوصی مہا ڈرون شو کا انعقاد کیا جائے گا۔ میک ان انڈیا ڈرون تروینی سنگم کے آسمان پر روایت اور ٹیکنالوجی کا منفرد سنگم پیش کریں گے۔ ڈرون شو کے ذریعے مہا کمبھ کی روحانی کہانی کو ایک نئی اور منفرد شکل میں پیش کیا جائے گا۔ یہ ڈرون شو 24، 25 اور 26 جنوری کو منعقد کیا جائے گا، اس کے لیے مختلف تھیم کا انتخاب کیا گیا ہے۔ یہ اطلاع ریاست کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے بتایا کہ مہا ڈرون شو کے تحت 24 جنوری کو یوم اتر پردیش، 25 جنوری کو قومی یوم سیاحت اور 26 جنوری کو یوم جمہوریہ کے موقع پر شو کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ سمندر منتھن کی عظیم الشان کہانی، جس میں 14 جواہرات پیدا ہوئے، کو بھی ڈرون شو کے تحت دکھایا جائے گا۔ اس کے علاوہ بھگوان شیو کی بہادری جس نے دنیا کو بچانے کے لیے زہر پیا۔ ایک اور سیاق و سباق میں، کمبھ کلش، جس کے قطرے گرنے سے مہا کمبھ کے آغاز ہوا۔ جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ ڈرون شو کی تین روزہ مدت کے دوران 2500 ڈرون مختلف مذہبی اور متعلقہ تصاویر پیش کریں گے۔ یوم اتر پردیش کے موقع پر شام کو ڈرون شو مفت ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ 4000 ہیکٹر کے رقبے پر پھیلے ہوئے میلے کو 2000 ہیکٹر کے دائرے میں آنے والے عقیدت مندوں کو دیکھا جائے گا۔ اس ڈرون شو کے ذریعے آسمان پر مہا کمبھ کا ایک خوبصورت منظر دیکھایا جا سکے گا۔ محکمہ سیاحت نے ڈرون شو کے لیے تقریباً مکمل تیاریاں کر لی ہیں۔ ڈرون شو کے ذریعے مہا کمبھ کو دیوی اور عظیم الشان بنانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ مہا کمبھ کے آغاز سے ہی عقیدت مند نئے میک ان انڈیا ڈرون سے لطف اندوز ہو سکیں گے۔

## آر ڈی ایس او کیمپس میں آر پی ایف اور ٹریفک پولیس کی جانب سے گاڑیوں کی چیکنگ

لکھنؤ۔ آر ڈی ایس او احاطے میں غیر مجاز/غیر مطلوب افراد کو داخل ہونے سے روکنے کے لیے RPF۔ 19 جنوری 2025 کو، اتر پردیش اسٹیٹ ٹریفک پولیس کے تعاون سے، کیمپس میں مختلف مقامات پر ٹریفک/گاڑیوں کی چیکنگ کی۔ ٹریفک پولیس کی جانب سے کل 50 باہری گاڑیوں کے آن لائن چالان کیے گئے۔ تقریباً 50 افراد کو سمارٹ ڈرائیونگ کے حوالے سے مشاورت بھی دی گئی۔ ہر ایک کے پاس گاڑی کے کاغذات، DL ہونا چاہیے۔ آپ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ آپ اپنی حفاظت کے لیے حفاظتی بیگ رکھیں اور ہیلمٹ پہنیں۔

## نہر ٹوٹنے سے 150 ایکڑ گندم کی فصل ڈوب گئی

فتح آباد، 19 جنوری (یو این آئی) ہریانہ کے فتح آباد ضلع کے بھٹو علاقے میں اتوار کو کھیتری مائنر کینال ٹوٹ گئی، جس کی وجہ سے تقریباً 150 ایکڑ زراعت زیر آب آ گئی۔ موصولہ اطلاع کے مطابق گاؤں گدلی سے گزرنے والی کھیتری نہر اتوار کی دوپہر آر ڈی 74000 آر کے قریب اچانک ٹوٹ گئی۔ جیسے ہی لوگوں کو اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے محکمہ آبپاشی کو اطلاع دی جس کے بعد بیگھر ہیڈ سے نہر کو بند کر دیا گیا تاہم بیگھر سے یہاں تک نہر میں پانی ہونے کی وجہ سے پانی کا بہاؤ کھیتوں کی طرف جاری ہے۔ محکمہ آبپاشی کے جے ای منجیت بینیوال نے ٹیم کے ساتھ موقع پر پہنچ کر شگاف کو ختم کرنے کا کام شروع کیا۔ زیادہ پانی بھرنے کے باعث شگاف 70 فٹ چوڑا ہو گیا۔ جس کی وجہ سے تقریباً 150 ایکڑ گندم کے کھیتوں میں پانی بھر گیا۔ اس وقت خلا کو پر کرنے کا کام تیز رفتاری سے جاری ہے۔

## ممتاز کالج میں گولڈن جبلی تقریبات میں تعلیمی کانفرنس کی تیاریوں پر غور

لکھنؤ 19 دسمبر: ممتاز پی جی کالج میں آئڈو (الائنس فار اکونامک اینڈ ایجوکیشنل ڈیولپمنٹ آف انڈر پریولیجڈ) دہلی کے ساتھ ممتاز کالج کے عہدے داران اور اساتذہ کی ایک میٹنگ ہوئی۔ اس میٹنگ میں آئندہ 8 فروری ممتاز کالج کے گولڈن جبلی تقریبات کے تحت ہونے جا رہی تعلیمی کانفرنس کی تیاریوں غور و خوض کیا گیا ساتھ ہی آئڈو کی جانب سے کالج کیمپس میں ایک کامن اسٹڈی سینٹر کے قیام کی بھی تجویز پیش کی گئی۔ اس اہم میٹنگ میں اقلیتی اداروں میں تعلیم و تعلم کے انتظام پر بھی اظہار فکر کیا گیا۔ آئڈو کے سی ای او اختر محمود نے اپنی تنظیم کی طرف سے کالج میں مختلف پروگراموں اور کامن سینٹر کی تجویز پیش کی۔ اس سے قبل ممتاز پی جی کالج کے مینیجر سید اطہر نبی ایڈوکیٹ نے مہمانوں کا استقبال کیا اور ان کا مختصر تعارف بھی پیش کیا۔ وفد نے کالج کا معائنہ کیا اور کالج کے منتظمین کی ستائش کی۔ اس موقع پر کالج کی مجلس منتظمہ کے سینئر عہدے داران ڈاکٹر عمار انیس نگرامی اور سید بلال نورانی بھی موجود رہے۔ دیگر حاضرین میں آئڈو کے سپروائزر محمد عمیر، ممتاز پی جی کالج کے سابق پرنسپل ڈاکٹر عبدالرحیم، کارگزار پرنسپل ڈاکٹر شازیہ صدیقی، پراکٹر ڈاکٹر محمد سلمان خان، ایڈیشنل پراکٹر ڈاکٹر شاہین جمال سمیت دیگر اساتذہ ڈاکٹر زید ایچ علوی، ڈاکٹر لیاقت علی، ڈاکٹر یاسر انصاری، ڈاکٹر محمد آل احمد غیر تدریسی اسٹاف میں محمد ارشاد (سینئر) محمد حامد اور محمد آصف موجود رہے۔